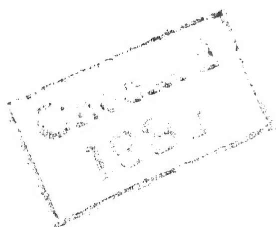


تخلقوا باخلاق اللہ

المنتہ للہ کہ ترجمہ رسالہ الکلم الروحانیہ فی الحکم الیونانیہ

المسماۃ بہ

اخلاق انسانیہ

مترجمہ

مولوی سید عبد الغنی صاحب وارثی عظیم آبادی بہاری مصنف

تنقیح حقوق نسوان ــ و مترجم کتاب یوذاسف و بلوہر

محمد بشیر الدین خان مالک مطبع کی اہتمام سے منشی محمد ابراہیم خان کی مطبع شمسی آگرہ میں طبع ہوئی

سنہ ۱۹۰۶ء

تخلّقوا باخلاق اللہ

المنۃ للہ کہ ترجمہ رسالہ الکلم الروحانیہ فی الحکم الیونانیہ

المسماۃ بہ

اخلاقِ انسانیہ

مترجمہ

مولوی سید عبدالغنی صاحب وارثی عظیم آبادی بہاری مصنف

تنقیح حقوق نسواں — و مترجم کتاب یوذاسف و بلوہر

محمد بشیر الدین خان مہتمم کی اہتمام سے محمد عبد الرحیم خان کی مطبع شمسی آگرہ میں طبع ہوا

سنہ ۱۹۰۶ء

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

دیباچہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً

یہ کتاب جسکا ترجمہ سلیس و عام فہم اُردو مین ہدیہ ناظرین کیاجاتا ہے
علم آداب و اخلاق کی بہت ہی مفید و کارآمد تصنیف ہے۔
ہندوستان کے لوگون نے تو شاید اسکا نام ہی نہ سنا ہو۔ اور مصر کے
فاضل مصطفےٰ قبانی دمشقی جنہون نے اس کتاب کو صحیح کر کے چھپوایا اور
اپنی اس خدمت سے اسلامی دنیا کو اپنا ممنون منت بنایا ہے مقدمہ
مین لکھتے ہین کہ "یہ کتاب (الکلم الروحانیہ فے الحکم
الیونانیہ) باوجود مشہور آفاق ہونے کے نادر الوجود تھی۔ مینے
اسکا کوئی نسخہ کسی شخص کے پاس دیکھا اور نہ پبلک درسگاہون مین پایا
صرف دمشق کے مدرسہ مین ایک بہت ہی کہنہ بدخط نسخہ نظر آیا۔ مینے
فوراً اوسکی نقل لی اور بعض فاضلون سے تصحیح کرائی۔ اور پھر عیون الانبار

شوارد الادب ترجمہ مشاہیر الفلاسفہ اور بدایۃ الاوائل سے حکماء کے اقوال و اسماکی تصحیح کی - اسکے بعد مجھے افلاطون کے کچھ اقوال ملے جو قسطنطنیہ مین چھپے ہین مگر اونکے مؤلف کا نام نہین معلوم ہے - مینے اس کتاب کو جامع بنانے کے خیال سے اقوال مذکورہ مین سے بھی ایسے اقوال درج کئے ہین جو اسمین نہ تھے اور اون کو خطوط قوسیہ کے اندر لکھا ہے "

عربی کتاب کا مولف حکیم ابو الفرج ابن ہندو ہے جسکا حال عربی ایڈیشن مطبوعہ مصر سے ترجمہ کرکے تھوڑے اضافہ کے ساتھ آیندہ درج کیا جاتا ہے - یہ کتاب سنہ ۱۹۰۰ء مین شمس العلماء مولٰنا محمد شبلی نعمانی کے پاس حیدر آباد مین براہ راست بذریعہ ڈاک کے پہنچی - حسن اتفاق سے اوسی دن مینے اسکو دیکھا اور ترجمہ کرنے کا ارادہ کیا - مولٰنا نے نفع رسانی خلق کے لحاظ سے جو روز ازل سے انکے خمیر مین ہے ترجمہ کرنے کے لئے بے دریغ اپنا نسخہ اس ناچیز کے حوالہ فرمایا - جسکے لئے مجھپر انکا دلی شکریہ واجب ہے - ترجمہ تو مینے تھوڑے ہی عرصہ مین کرلیا تھا لیکن چھپوانے کا سامان نہ ہونے کے باعث اسوقت تک وہ طاق نسیان پر پڑا ہوا تھا -

اب کہ خداوند تعالی نے اشاعت کے اسباب مہیا کردیے وہ ترجمہ **اخلاق انسانیہ** کے نام سے پبلک کے سامنے پیش کیا جاتا ہے خلاق عالم سے دعا ہے کہ اسکو قبولیت کا خلعت عطا فرماے اور خلائق کو اس سے فائدہ پہنچانے - اور ناظرین سے التجا ہے کہ میری لغزشون اور خطاؤن سے مخلصانہ مجھے مطلع کرین کہ طبع ثانی مین انکی اصلاح کردون اور انکو معاندانہ نکتہ چینی و حرف گیری کا ذریعہ نہ بنائین ؎

والعذر عند کرام الناس مقبول

راقم

عبدالغنی وارثی -

حیدرآباد - دکن

۱۸ - فروری سنہ ۱۹۰۶ء



مولف کا حال



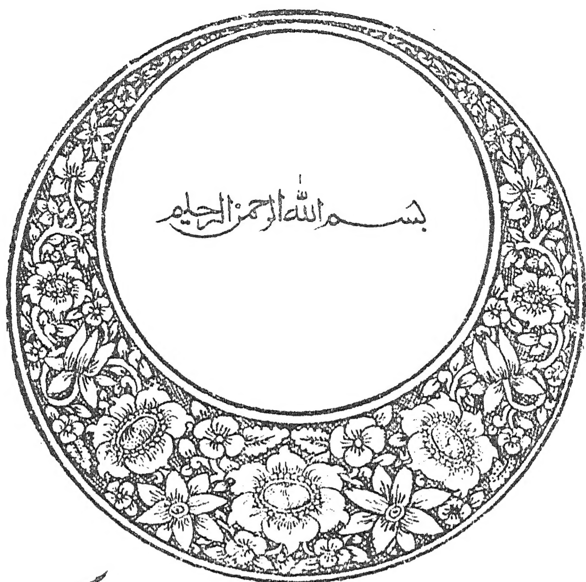
کتاب عیون الانباء فی طبقات الاطباء مین لکہا ہے کہ استاد سردار فاضل ابوالفرج علی بن الحسین بن ہندو علوم حکمیہ امور طبیہ اور فنون ادبیہ مین بہت بڑے ممتاز لوگون مین سے تہے۔ انکی عبارت خوب وحیرت انگیز تہی۔ اور اشعار مرغوب وعبرت خیز۔ اور تصانیف مشہور اور فضائل زبان زد خلایق تہے۔ انشا مین انکو خاص ملکہ تہا۔ اور منشی کی خدمت بہی حکومت کے ساتہہ انہون نے انجام دی تہی۔ انہون نے فن طب اور علوم حکمیہ شیخ ابوالخیر حسن بن سوار بن بابا المعروف بہ ابن الخمار سے حاصل کئے اور انکی شاگردی کی اور انکے جلیل القدر شاگردون اور صاحب فضیلت تلامذہ مین سے تہے۔

ابومنصور ثعالبی نے اپنی کتاب یتیمۃ الدہر مین انکی عبارت کی فصاحت وبلاغت اور انکے عربی اشعار کی جودت وجدت کی تعریف کی اور سعی آفرینی کی ماہرانہ داد دی ہے۔

ابوالفرج بن ہندو کی تصنیفات یہ ہین (۱) **المقالہ** جس کا نام **مفتاح الطب** ہے۔ یہ کتاب دس باب مین اپنے شائق علم بھائیون کے لئے تالیف کی ہے (۲) **المقالۃ المشوقۃ فی المدخل الی علم الفلسفہ** (۳) کتاب **الکلم الروحانیہ فی الحکم الیونانیہ**۔ (جسکا ترجمہ ہدیہ ناظرین ہے) (۴) اشعار کا دیوان (۵) **رسالہ ہزلیہ** یہ چار سو بیس ۴۲۰ ہجری مین رہگزاے عالم آخرت ہوئے جیسا کہ کشف الظنون مین لکھا ہے۔

مترجم کہتا ہے کہ فوات الوفیات مین یہ بھی لکھا ہے کہ ابن ہندو نے ابتدائی کتابین نیشاپور مین علی بن الحسین سے پڑہی تہین۔ اور عضد الدولہ کے دفتر مین کاتبانِ انشا مین سے تہے۔ انکی وفات جرجان مین واقع ہوئی۔ انکے مزاج مین ایک قسم کا سودا تہا۔





استاد ابوالفرج علی بن حسین بن ہندو رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین

کہ

میرے دوست با اخلاص گرامی قدر عالی منزلت ابو منصور ابراہیم
بن علی نے (اللہ اونکی بزرگی کو اوسی طرح بڑہائے جسطرح کہ اونکو ادب سے
دلچسپی عطا کی ہے) مجھسے درخواست کی کہ حکماء یونان کے وہ
اقوال جو ضرب المثل کا کام دیتے اور نوادر روزگار مین شمار ہوتے
ہین مین ایک جگہہ جمع کردون — اور انکے فلسفہ سے جو غامض

وتفسیر الفہم سے تعرض نہ کرون - اس لئے میننے حکماء یونان کے عمدہ عمدہ اقوال جو بروقت فراہم ہو سکے یا جو خود مجھے یاد آگئے جمع کر دئے جنمین سے اکثر کے قائل بتا دیئے گئے ہین اور مغلق و مبہم کلمات کی توضیح بھی کر دی گئی ہے میننے اس کتاب کو **الکلم الروحانیہ من الحکم الیونانیہ** کے نام سے موسوم کیا ہے اور امید کرتا ہون کہ اللہ تعالے کی توفیق سے لفظاً معنی کے موافق اور اسم مسمے کے مطابق ہوگا -

کلام افلاطون

بُرون کی صحبت مین نہ بیٹھو کیونکہ اگر تم اُنکے شر سے محفوظ رہے تو وہ تمپر احسان دہرینگے - اپنی اولاد کو اپنے طور وطریق سیکھنے پر مجبور نہ کرو کیونکہ وہ ایسے زمانہ کے لئے پیدا ہوئے ہین جو تمہارے بعد آنے والا ہے - کام مین تیزی نہین بلکہ خوبی مدنظر رکھو کیونکہ لوگ کام کی مدت نہین پوچھتے وہ تو عمدگی ہی کو دیکھتے ہین - جب اقبال آتا ہے تو خواہشین عقل کے تابع ہو جاتی ہین اور جب ادبار آتا ہے تو عقل

خواہشون کی مطیع ہو جاتی ہے۔ ورگذرادنی کو اتناہی بگاڑتی ہے جتنا
اعلی کو بناتی ہے **مولف کہتا ہے** کہ ابوالطیب متنبی نے یہی مضمون
لیکر کہا ہے و وضع الندی فی موضع السیف للفتی مضرکوضع
السیف فی موضع الندی ۔ (ترجمہ جہان تلوار سے کام لینا چاہئے
دہان بخشش سے کام لینا ویسا ہی ہے جیسا تلوار کو نیام مین رکھہ دینا) **افلاطون کہتا ہے**
کہ ادمی جب تک کہ اپنے بدخواہون کا خیرخواہ نہو اسکی نیکی کمال کو نہین پہونچی
رئیس کا جب اقبال ہوتا ہے تو صنعتون کو گران پایہ بناتا ہے اور جب
ادبار ہوتا ہے تو دشمن اُسے سُبک جانتے ہین۔ شریف کے حملے سے
بچو جب وہ بھوکا ہو اور کمینہ سے جب وہ آسودہ ہو۔ کمینون کے رئیس
ہونے سے رئیسون کا مرجانا زیادہ آسان ہے۔ جس نے اپنے نفس
کو قابو مین نہ رکھا وہ بہت سے لوگون کو کیا قابو مین رکھے گا۔ اگر چاہتے
ہو کہ لوگ تمکو ہمیشہ دوست رکھین تو اپنے اخلاق درست کرو۔ آدمی کو
اپنی صورت آئینہ مین دیکھنی چاہیئے اگر اچھی ہو تو بد چلنی کو اسمین ملانا اور
بُری ہو تو دو بُرائیون کو ایکجا کرنا بُرا سمجھے۔ جاہلون سے صواب کا وقوع
مین آنا ویسا ہی ہے جیسا عالمون سے خطا کا۔ بدحالی مین افلاس کے

مشورہ سے بچو کیونکہ وہ کوئی نیک مشورہ نہ دیگا۔ آدمی کو جب اپنی بساط
سے بڑھکر دنیا ملجاتی ہے تو لوگون کے ساتھہ اس کا برتاو بُرا ہوجاتا ہے
بُرے کی صحبت مین نہ بیٹھو کیونکہ تمھاری طبیعت اسکی خوبو چرالیگی
اور تم کو خبر نہوگی۔ آپنے کسی کام مین عقلمند کی پیروی سے الگ نہو
اس لئے کہ اگر مطلب نہ حاصل ہوگا عذر تو ہاتھہ آجائیگا مولف کہتا ہے
کہ کسی شاعر نے اسی مضمون کو خوبی سے ادا کیا ہے۔ ؎

لِاُبْلِغَ عُذْرًا اَوْ اَنَالَ رَغِیْبَةً مبلغ نفسٍ عُذْرَهَا مثل مُنْجِحِ

ترجمہ شعر ؎

یا مین معذور رہون گا یا پاؤنگا مرام عذر معقول بھی ہے نیل مرام

افلاطون کہتا ہے کہ آدمی کی طبیعت ہی اُس کی سب سے مخلص دوست
ہے اور اُسکے ہمسر کی خاطر اُسی نہین چھوڑتی۔ نیک کی موت خود اُسکے
لئے راحت ہے اور بد کی اورون کے لئے مولف کہتا ہے کہ
اسی کے قریب قریب وہ مقولہ ہے جو افلاطون سے مین کسی اور سے
منقول ہے کہ عاقل پر رونا چاہئے جب وہ مرے اور بیوقوف پر جبتک
کہ نہ مرے۔ افلاطون۔ عاقل کو خوشگوار غذا کے وقت ناگوار دوا کو

یاد کر لینا چاہیے - تمکو بمقابلہ اپنے دشمن کی چال کے جو تمہارے خلاف
مین ہو اپنی ہی چال سے جو اسکے خلاف مین ہو زیادہ خوف کرنا چاہیے
بادشاہ پر نشہ حرام ہے اسلئے کہ وہ سلطنت کا نگہبان ہے اور نگہبان
کے لئے نگہبان کی احتیاج بدنما ہے - کسی بادشاہ کی خدمت مین رہو
تو تمہاری سلامتی اسی مین ہے کہ نہ اُسکے جانور پر سوار ہو اور نہ ایسے شخص
کو نوکر رکھو جو اسکی خدمت کے سزاوار ہو - عاقل کو چاہیے کہ اپنی بھلائی
کے لئے آدمی کو چُن لے جسطرح صاف ستھری زمین کاشت کے لئے
منتخب کرتا ہے - شریف اپنے سارے شناساؤن کو لیکر اوپر چڑھتا ہے
اور کمینہ صرف اپنی جان کو لیکر - جنپر ہمنے مہربانی کی ہے انکو ہماری اولاد
پر مہربانی کرنی چاہیے - ظالم بادشاہ کا زمانہ عادل بادشاہ سے کوتاہ ہوتا
ہے اسلئے کہ ظالم خراب اور عادل درست کرتا ہے اور بمقابلہ درستی کے
خرابی بہت جلد ہو جاتی ہے - ظالم کو ڈھیل دیجاتی ہے یہانتک کہ
عمارت کے ستونون کو ہاتھ لگانا اور شریعت کی نیو کو ڈہانا چاہتا ہے
پس اسوقت اسکی مدت قریب آجاتی ہے - ظالم کے ظلم کی انتہائی
حالت یہ ہوتی ہے کہ جسکو اُس سے سروکار نہ ہو اسپر ہاتھ ڈالنا چاہے

اور اسکے ستانے سے فائدہ نہ اٹھائے اُسپر بھی پاس سے راحت کی امید رکھے - ہر اچھی صنعت کا بازار کسی نہ کسی وقت کسی قوم مین مندا پڑجاتا ہے البتہ امانت کا ہر قسم کے لوگون مین چلن ہے اور جسمین یہ صفت ہوتی ہے اسکی بزرگی مانی جاتی ہے - نہایت یہ ہے کہ جو برتن خشک کرنے والا نہین ہوتا وہ اور برتنون سے قیمتی ہوتا ہے - بدحالی مین آدمی جسقدر فروتنی کرے اُسی انداز سے خوشحالی مین اُسکی مدد کرو - اپنے بادشاہ کے پاس ڈہیں دیے ہوئے رہو کیونکہ تم ہی اسکے بڑے کام ہو اور نہ تمہیں اسکا دارومدار ہے - فتح شریفون کے پاس گنہگارون کی سفارشی ہے - تمہارا دشمن جب تمہارے قبضہ مین آگیا تو تمہارے دشمنون کے زمرے سے نکلکر تمہارے دعاگویون مین شامل ہوگیا - جو شخص تمسے خوش ہوکر تمہاری تعریف مین وہ خوبیان بیان کرے جو تم مین نہین ہین وہ تمسے ناراض ہوکر تمہارے متعلق وہ برائیان ظاہر کرے گا جو تم مین نہین ہین - عمدہ صفت جنمین پائی جاتی ہے ان کو وہ ایک دوسرے سے محبت کے ساتھہ ملاتی ہے اور بری صفت جنمین پائی جاتی ہے اُنکو باہمی نفرت وعداوت کے ساتھہ متفرق

کر دیتی ہے - کیا تم نہین دیکھتے کہ سچا اپنے سے دوستی کرتا ہے اور راحت پاتا ہے اور ایسا ہی ثقہ ثقہ سے اور خوش اخلاق خوش اخلاق سے اور برعکس اسکے جھوٹا جھوٹے سے بغض رکھتا چور چور سے ڈرتا اور ان مین سے ہر ایک اپنے ساتھی کے سایہ سے بھاگتا ہے -

بُرائی کو کان دھر کر سننے والا بھی بُرائی کرنے والے کا شریک ہے کسی شاعر نے کہا ہے ؎

والسامع الذم شریک لہٗ والمطعم المأکول کالآکل

ترجمہ شعر

سننے والا قول بد کا مثل قائل ہے رکیک — ہے کھلانیوالا کھانے والے کا گویا شریک

اقبالمند سلطنتوں سے دشمنی نہ کرو اور اپنے دلوں مین انکا استقلال جاگزین ہونے دو ورنہ انکے اقبال کے باعث تمہارے دل صاحب ادبار ہو جائینگے - بادشاہ کا اپنے مخلصوں کی بُرائی چاہنا اور جو اُسکے معاملہ کے واقف کار ہوں اُنکے مشورہ کو ہیچ سمجھنا اسکے ادبار کی دلیل ہے -

معاف کر دینے کے بعد گناہ پر عتاب کرنا احسان کو ذلیل کرنا ہے -

شیخی اسکا نام ہے کہ آدمی اپنے آپکو اُس رتبہ مین رکھے جسکا اُسکو حق

نہین ہے اور خود اپنی ذات اور دوسرون سے اسکے لوازمات کا طالب ہو۔ اور فروتنی یہ ہے کہ بغیر اسکے کہ اسکی منزلت مین کوئی کمی واقع ہو اپنے آپ کو اپنی منزلت سے کم درجہ پر رکھے۔ محتاج جب ... ریس کرے گا تو اُس شخص جیسا ہوگا جس کو ورم ہو اور لوگون کو باور کرانا چاہے کہ موٹا ہے اور اپنے ورم کو چھپاے۔ مولف کہتا ہے کہ ابوالطیب متنبی کے پیش نظر یہی کلام تھا جو اُسنے کہا ہے ؎

أُعِيذُهَا نَظَرَاتٍ مِنْكَ صَادِقَةً ۔۔۔ أَنْ تَحْسَبَ الشَّحْمَ فِيمَنْ شَحْمُهُ وَرَمُ

ترجمہ ؎

چشم بد دور نگاہین سچی ۔۔۔ شحم وا ماس ہے کیون مخفی

افلاطون۔ جھوٹ کا ایک نقصان یہ ہے کہ جھوٹا واقعی صورت کو جو محسوس ہوتی ہے بھول جاتا اور وہمی جھوٹی صورت کو ذہن مین جما لیتا اور اسی پر اپنے کام کی بنیاد قائم کرتا ہے اسلئے اسکا کھوٹ آپ سے آپ ظاہر ہو جاتا ہے۔

مولف کہتا ہے۔ کہ اسی مضمون کے قریب قریب اشعب الطامع کی نقل ہے کہ اُس سے کسی نے پوچھا کہ تیرا لالچ کس حد تک پہنچا ہے

اس نے کہا کہ مین بچون سے جھوٹ موٹ کہہ دیتا ہون کہ فلان جگہہ شادی ہے اور جب وہ دوڑتے ہین تو مین بھی اس لالچ سے انکے پیچھے ہو لیتا ہون کہ شاید واقع مین شادی ہو افلاطون جس کا بگاڑ زور پکڑ گیا ہو اسکی مدد نکرو ورنہ قبل اسکے کہ تم اسکو درستی کیطرف لاؤ وہ تمکو بگاڑ کی طرف کھینچ لیجاوے گا۔ آدمی کا دل جب مضبوط ہوتا ہے تو وہ عقل پر بھروسہ کرتا ہے اور جب کمزور ہوتا ہے تو تقدیر پر۔ لوگون کا تین کیا ہوا جسقدر مال واپس ہوگے اسکی کچھ گو نہ اپنی مروت ضایع کروگے جب کسی سلطنت مین قاضیون اور طبیبون سے بے پروائی جایز رکھی گئی تو سمجھہ لینا چاہیئے کہ اُسپر ادبار آچکا اور زوال قریب ہے بخیلون کے لیے بڑے سے بڑے گناہ سے درگذر کرنا چھوٹی سی چھوٹی نعمت کا بدلہ دینے سے بہت آسان ہے اگر تم جاننا چاہو کہ کس طبقہ کے لوگون مین تمہارا شمار ہے تو غور کرو کہ تم کس قسم کے لوگون کو بیلا سبب دوست رکھتے ہو۔ علم نفس کا زنگ ہے اور جب تک کوئی چیز زنگ سے پاک نہو اسپر رنگ نہین چڑھتا۔ جب کسی پر مصیبت آوے تو اسکو اُن بڑی بڑی مصیبتون پر غور کرنا چاہیئے جو بہتیرے لوگون پر آئی ہین

تاکہ اس کا غم کم ہو - تمکو یہ دعا کرنی چاہیئے کہ خدا انکو تمہارے دوستون سے
بچاے کیونکہ ان سے بچنا تمہارے امکان مین نہین ہے - رذیل
رنجیدہ کر کے دھنکا لیجاتے ہین اور شریف بہت زیادہ آدبھگت سے -
ایسی باتون پر تمہاری مدح سرائی کرنے والا جو تم مین نہین ہین کسی اور
سے مخاطب ہے اور تمہارے ذمہ نہ اُسکا جواب ہے نہ ثواب - تمسے
کم علم کی راے تمہارے لئے تمہاری ذاتی راے سے بہتر ہے -
کیونکہ وہ تمہاری نفسانیت سے خالی ہے - مظلوم کی داد رسی عادل
ہی سے ہوتی ہے اور جس نے اُسپر ظلم کیا ہے اُس سے تو شاید ہی
پورا حق پاسکے - حکمت مردون کا سرنامہ ہے - جسم کی درستی کا
خیال رکھو کہ یہ جان کا آلہ ہے - حق آشکارا ہے - سونے چاندی مین
اگر کوئی بزرگی ہوتی تو ان سے تانبا ہرگز نہ خریدا جاتا - اپنی جہالون کا لحاظ
رکھو اور اپنی قرابت کی نگہداشت کرو - عدل کو آرایش اور پارسائی کو
پوشاک بناؤ مراد کو پہونچو گے - کتاب جب مصنف سے جدائی ہوئی
تو قدر دانون اور نفع رسانون کے پاس پہونچنے سے پہلے ضرور ہے کہ
جاہلون کے ہاتھ مین پڑے جو اسکو چھوٹی نگاہ سے دیکھین اور راستے

سے لکھنے والے پر تہمتین دہرین جسطرح بیچہ کمظرف لوگون کی گالیان اور طعنے بچے کہاتا ہے - آدمی کو اپنے دوست کے مالدار ہوجانے کی آرزو نہ کرنی چاہیئے ورنہ وہ اسپر فوقیت جتایگا بلکہ اسکی یہ آرزو ہونی چاہیئے کہ دونون ایک حال مین ہون - افلاطون سے کسی نے پوچہا کہ آدمی اپنے دشمن سے کیونکر انتقام لے؟ اس نے کہا کہ اپنی ذات مین فضیلات بڑہا کر - اور افلاطون کہتا ہے کہ جب کسی نو عمر کو گناہ کرتے دیکہو تو اسکے انکار کی گنجایش رہنے دو تاکہ وہ تنگ آکر ڈہٹائی پر نہ آجاے - تہوڑی بہلائی کو حقیر نہ سمجھو کیونکہ بہلائی تہوڑی بہی بہت ہے -

افلاطون نے اپنے شاگردون سے کہا کہ "جب تم ادب آموزی سے تہک جاؤ تو عجیب و غریب قصون سے اپنی مجلسون کو تر و تازہ کرو تاکہ تمہارے دلون کی کلیان کہلجائین" افلاطون سے کسی نے پوچہا کہ مجہے کیونکر معلوم ہو کہ مین حکیم ہوگیا؟ اس نے کہا کہ جب تم اس حالت کو پہونچو کہ جو رائے تم دو اسپر تمکو گہمنڈ نہو اور گناہ کے وقت تمکو غصہ جامہ سے باہر نہ کردے - اور پوچہا گیا کہ تجارت کیا ہے؟ اسنے کہا کہ لالچ کے ساتھ مال جمع کرنے پر حریص ہوتا اور قناعت کا کم ہوجانا اور پوچہا گیا کہ تمہاری خدمت

کون کرتا ہے؟ اسنے کہا کہ جو تمہارے مخدوم ہین وہی میرے خادم ہین
مولف کہتا ہے کہ خادمون سے اسکی مراد شہوت و غضب کے
قوتین ہین - اور اس سے پوچھا گیا کہ آدمی کیا تدبیر کرے کہ محتاج نہ ہو؟
اسنے کہا کہ اگر مالدار ہو تو میانہ روی اختیار کرے اور محتاج ہو تو ہمیشہ کام
مین لگا رہے - جو شخص بغیر نیکی و احسان کے تمہارا شکریہ ادا کرے اسکے
ساتھہ جلد نیکی و احسان کرو ورنہ ستایش پلٹ کر نکوہش ہو جائیگی -
جو چھٹپن مین لفظون سے مالامال ہوا وہ بڑا ہو کر معنون کا کنگال ہوا -
مولف کہتا ہے کہ اسکا مقصود اُس شخص سے ہے جو کم عمری مین
لغات اور اسکے متعلقات سیکھہ کر بہاری بھرکم بننا چاہتا ہے - افلاطون
کا قول ہے کہ حلم و قار کو پورے طور پر برتنا اور نفس کو ناپسندیدہ امر کے
پیش آنے یا پسندیدہ کے نہ ملنے پر صبر پر جمائے رکھنا ہے - شریر
آدمیون کی برائیون کو بادشاہون کی تقرب کا ذریعہ بناتے ہین اور
نیک غیرون کی نیکیون کو - مصیبتون مین اپنے آپکو بے صبری کے
حوالہ کر دینے اور اسکی موذی چالین سیکھنے سے صبر کی پیروی زیادہ تر
آسان ہے - تین شخصون پر رحم کرنا چاہیئے - اس عاقل پر جسپر جاہل حکمران

ہو - اُس کمزور پر جو زور آور کے قبضہ مین ہو اور اُس شریف پر جو کمینہ کے طرف راغب ہو - عاقل کو چاہیئے کہ اپنے بادشاہ کے ساتھہ بحری مسافر کی طرح رہے جسکا جسم ڈوبنے سے بچا ہی رہے تو دل خوف سے ہرگز نہین ہٹتا - شریر آدمی لوگون کی برائیون ہی کوتاکتے ہین اور انکی خوبیون کو چھوڑ دیتے ہین جسطرح مکھی جسم کی خراب ہی جگہہ مین بیٹھتی اور اچھی کو چھوڑ دیتی ہے - اپنے دشمن کو حقیر نہ سمجھو ورنہ تمھارے اندازہ سے زیادہ بلائین تمپر آپڑینگی - نوکر رکھنے مین امانت اور کام کی پوری لیاقت کے سوا کسی کی سفارش ہرگز قبول نہ کرو - جو تمھارے وعدہ کو خوبی کے ساتھہ برداشت کریگا وہ تمھاری سختیون کو بھی خوبی کے ساتھہ جھیلے گا - عاقل کو چاہیئے کہ اپنا مقصد حاصل کرنے مین نرمی اختیار اور فضولیات سے احتراز کرے کیونکہ جونک آہستگی کے ساتھہ جسقدر خون چوستی ہے مچھر بے چینی اور شور وغل کے ساتھہ اسقدر خون نہین پیتا - جب تمھارا دشمن تمسے مشورہ لے تو اسکو صحیح مشورہ دو کیونکہ جب اسنے تمسے مشورہ لیا تو تمھارا دشمن نہ رہا دوست ہوگیا - بناوٹ ابتدا مین زور ون پر ہوتی ہے اور اصالت انتہا مین - ہر چیز مین عدل کی ایک ہی صورت ہوا

کرتی ہے اور ظلم کی بہت سی صورتین ہوتی ہین اسی لئے ظلم کرنا آسان ہے اور عدل کرنا دشوار ہے انکی مثال صحیح اور غلط نشانہ کی ہے کیونکہ ٹھیک نشانہ لگانے کے لئے مشق وعادت کی ضرورت ہے اور غلط کے لئے کسی چیز کی نہین - بادشاہ گویا دریا ہین جنسے ندیان نکلتی ہین اگر وہ شیرین ہے تو یہی اور وہ شور ہے تو یہی - بخیل جسقدر مال مین بخل کرتا ہے اسیقدر آبرو مین سخاوت - جو غصہ مین ہو اس سے تکرار نہ کرو اسلئے کہ وہ شورش پر اڑ رہے گا راہ راست پر نہ آئے گا -

اوروں کی لغزش پر خوش نہ ہو کیونکہ تمکو اسکی خبر نہین کہ زمانہ تمکو کیا نیرنگیان دکھائیگا - عقل وحق کو اپنے امام بناؤ انکے ساتھ ہمیشہ آزادی سے بسر کروگے - جب آدمی مین رسوائی کی شرم اور محنت ومزدوری کی برداشت نہ رہی تو اسکے لئے چوری کرنی آسان ہے - تمہارے ہمنشینون مین سب سے زیادہ ضرر رسان تمکو بانس پر چڑہانے والا لالچ دلانے والا اور تمسے پست ہمت ہے - کسی شخص کو اُس مرتبہ کے اعتبار سے نہ دیکھو جسپر زمانہ نے اسکو پہنچایا ہے بلکہ اسکی واقعی قیمت کے لحاظ سے کیونکہ اسکا طبعی مقام یہی ہے - جسنے فضیلت کیلئے علم سیکھا وہ اُسکی

ناقدری سے ملول نہ ہوگا اور جسنے نفع حاصل کرنے کے لیئے وہ اہل علم کی ناقدری سے علم کو چھوڑکر ایسا کام کرے گا جسمین نفع ہو۔ نقل ہے کہ افلاطون نے ایک جوان کو دیکھکر جسکو ترکہ مین بہت سامال اور زمینین ملی تھین اور اُسنے اُنہین تلف کردیا تھا کہا کہ ہمنے تو دیکھا تھا کہ زمین آدمی کو ہڑپ کرجاتی ہے اور یہ آدمی ہی زمینون کو ہڑپ کرگیا۔

جسمانی لذتون مین جو کمی واقع ہوتی ہے وہی معرفت کی لذت بڑہتی ہے

جو چیز تمسے چلی گئی اسکا سوچ نہ کرو بلکہ جو باقی رہگئی ہے اسکی حفاظت کرو

نفس کا شرف یہ ہے کہ پسندیدہ و ناپسندیدہ دونون کو ایک طرح سے قبول کرے۔ جسطرح پہلی سیڑہی تمکو زمین سے جدا کرتی ہے اوسیطرح بھلائی کی ابتدا ہی تمکو برائی سے الگ کرتی ہے۔ حکمت کی مثال اس سیپ کے موتی کی سی ہے جو سمندر کے اندر ہے اسلیئے وہ ماہر غوطہ زنون ہی کے ذریعہ سے ہاتھہ آسکتا ہے۔ آرام و اطمینان ہی کی حالت مین احتیاط سے کام لو کیونکہ جب مصیبت آجاتی ہے تو کم ایسا ہوتا ہے کہ احتیاط فائدہ دے

سبسے بدبخت وہ ہے جو دوسرون کے لئے جمع کرنے کا اہتمام کرے۔

مولف کہتا ہے کہ مین نے فارس کے باوا آدم کیومرث کی کتاب

عقل ابدی مین یہ جملہ لکھا دیکھا ہے کہ "اے انسان اپنی بیوی کے شوہر کے لیے مال جمع نہ کر" افلاطون کہتا ہے کہ اپنی زندگی مین اپنے دوستون کا محتاج ہونے سے بہتر ہے کہ بعد مرگ اپنے دشمن کے لیے مال چھوڑ جائے افلاطون سے پوچھا گیا کہ عشق کیا چیز ہے؟ اسنے کہا کہ خالی نفس کی بے سمجھے حرکت - صاحب ادب کو چاہیئے کہ بے ادب کو مُنہ نہ لگائے جیسا ہوشیار لیکو مدہوش سے تکرار کرنی زیبا نہین - افلاطون سے کسی نے سوال کیا کہ آدمی اپنے دشمن کو کیونکر غم مین مبتلا کر سکتا ہے؟ اُسنے کہا کہ اپنے نفس کی اصلاح کے ذریعہ سے - اور اسی کا قول ہے کہ خدا کا خوف کامیابی کی چوٹی ہے اور پرہیزگاری فضائل کی کنجی - بدکاری ذلیل چوپایون کی خاصیت ہے قوم کی ہلاکت اور اسکا بدلا کیا جانا - نفسانی خواہشین فکر کی ضد ہین - دنیا کو چھوڑتے وقت اُسکا قلق نہ کرو - بادشاہ کو عمر کے لحاظ سے نہین بلکہ خصلت کے لحاظ سے منتخب کرنا چاہیئے کیونکہ کبھی بڈھے مین وہ خصلتین نہین ہوتین جنکا ہونا لازمی ہے اور جوان مین ہوتی ہین صفت جو بادشاہ مین سب سے پہلے تلاش کیجاتی ہے وہ سچائی ہے کیونکہ امید رکھنے والون کی رغبت اور ڈرنے والون کی دہشت اِسی پر موقوف ہے

جسطرح بڑی عمارتوں مین کبھی گونج جواب دیتی ہے - حالانکہ وہان کوئی نہین ہوتا اسیطرح آدمیون مین بعض کی صورت تو آدمیون کی سی ہوتی ہے مگر وہ آدمی نہین ہوتے - نقل ہے کہ ایک دن افلاطون بیٹھا تھا اور چارون طرف سے شاگرد اُسکو گھیرے ہوئے تھے - مگر ارسطوطالیس نہ تھا اسوقت افلاطون نے کہا اگر میری بات کوئی سننے والا ہوتا تو مین تقریر کرتا - لوگون نے کہا جناب آپکے اردگرد ایکہزار شاگرد تو موجود ہین - اس نے کہا کہ مین ہزار جیسا ایک چاہتا ہون - ایک شاعر نے اسی مضمون کو لیکر خالد بن زید کے مرثیہ مین کہا ہے ؎

یَا عَیْنُ فَابْکِی خَالِدًا اَلْفٌ وَیُدْعیٰ وَاحِدًا

ترجمہ شعر

چشم تر اشکون کے موتی کرتو خالد پر نثار نام کو تھا ایک لیکن کام مین تھا وہ ہزار

افلاطون کہتا ہے کہ حق رسان و انصافور مین فرق یہ ہے کہ حق رسان تو ہر حقدار کا حق جو اُسکے ذمہ ہے عطا کرتا ہے اور انصافور وہ ہے جو ہر حقدار کو اسکا حق اورون سے دلواتا ہے - جو شخص زمانہ کے ساتھ اچھی طرح پھرے اور اُسکو زمانہ نہ پھیرے وہی کامل رہنما (ایڈر) ہے

فروعات پر اسکی نظر پڑتی ہے جسکو اصول حفظ ہون اور پہل کی لذت وہی جانتا ہے جسنے پہل کو چکہا اسکا نفع جانا اور اسکی خوبی کو پہچانا ہے -

افلاطون سے کسی نے پوچھا کہ عاقل کب گہبراتا ہے ؟ اسنے کہا کہ جب تم اسکو جاہل کے پاس رہنے کہو - کسی نے پوچھا کہ کیا عاقل کو جاہل سے باتین نہ کرنی چاہئیں ؟ اسنے کہا کہ ہان جب اسکے فکر کی ریاضت منظور ہو - اسکا قول ہے کہ اعتدال ہر چیز مین ایک ہی ہوتا ہی اور جو اعتدال سے بڑہا وہ بہت ہے - بادشاہ تین قسم کے ہوتے ہین - طبیعی - اختیاری - حسی طبیعی وہ ہے جسکو وراثت کے ذریعہ سے سلطنت ملے - اختیاری (انتخابی) وہ ہے جسکو خواص وعوام منتخب کرین - اور حسی وہ ہے جو غلبہ وغضب سے بادہ بن بیٹھے اور ان تینون مین افضل اختیاری ہے اسکے بعد طبیعی اسکے بعد حسی - اور اگر طبیعی حق کا پابند ہو تو وہ سب سے افضل ہے اور حسی گو حق رسان ہو تاہم تیسرے مرتبہ مین ہے کیونکہ غاصب ہے نفس کا جسم مین ہوتا اور جسم کے ساتہہ اسکا اتحاد ویسا ہی ہے جیسا کہ آفتاب کی روشنی کا آسمان وزمین کی درمیانی کے ساتہہ تعلق کیونکہ اگر یہ فضا نہو تو آفتاب کی روشنی بہی نہ رہے اور جب ملگئین تو روشنی نے آفتاب کی چمک دمک دکہائی - افلاطون نے ایک نوجوان جاہل وسخت مغرور کو دیکہکر اس سے کہا کہ مین چاہتا ہون

کہ جیسا تو اپنے گمان مین ہے ویسا ہی مین حقیقت مین ہون اور میرے دشمن ویسے ہون جیسا تو حقیقت مین ہے۔ نقل ہے کہ افلاطون نے ایک وبائی شہر کو اپنا وطن بنایا تو لوگون نے اُس سے اسکا سبب پوچھا اس نے کہا کہ اسلیے کہ نفسانی خواہشون سے اگر نفس کی مضرت کے خیال سے مدد گار ہون تو جسم کی مضرت سے بچنے کو خواہی نخواہی رکھون گا اور اسکا قول ہے کہ شرف کا دوست رکھنے والا وہی شخص ہے جو علم پر غور و خوض کرنے مین نفس کو تھکا ڈالے۔ ایک نوجوان نے اس سے پوچھا کہ اسقدر زیادہ علم تمنے کیونکر حاصل کیا؟۔ اسنے کہا کہ جتنی شراب کا تو نے ناس کر دیا اُس سے زیادہ تیل مینے خرچ کیا ہے۔ افلاطون کا مقولہ ہے کہ۔ اچھی صورتین جو ادب سے خالی ہون سونے کے برتن ہین جنمین سرکہ ہو۔ سخی وہی ہے جو شریف کو سوال سے بچانے کے لئے بے مانگے دے۔ بادشاہ وہ نہین ہے جو غلامون اور عامیون کا بلکہ شریفون کا مالک ہو۔ اور مالدار وہ نہین ہے جو مال جمع کرے بلکہ جو مال کا انتظام کرے۔ اس چھوٹی چیز کو ہرگز حقیر نہ سمجھو جو بڑھ سکتی ہے تن آسانی مین اور کچھہ نہین تو بُری عادتین آجانے کا احتمال ہی اُسکی بُرائی

کو بس کرتا ہے - جب تمہارا مخاطب شریف ہو تو تمہارا ایک کلمہ اس سے
زیادہ کہنا اُسکی اُجرت مین ایک درہم بڑہانے سے زیادہ اسکو محبوب ہوگا
عالم کا عطیہ خدا کی بخششون کے مشابہ ہے کہ بیدریغ بخشنے سے
نہیں گٹھتا بلکہ عطا کرنیوالے کے پاس جون کا تون موجود رہتا ہے -
علم کی ایک فضیلت یہ ہے کہ جسطرح تم اور چیزون مین دوسرون سے کام
لیتے ہو اسمین کسی سے تم کام نہین لے سکتے اسکی خدمت تو تمکو خود ہی
کرنی ہوتی ہے اور نہ اور جمع کی ہوئی چیزون کیطرح اسکو تمسے کوئی چہین سکتا
ہے - شریف کے ساتھ احسان کرنا اسکو بدلہ دینے پر آمادہ کرتا ہے اور
کمینہ کے ساتھ اسکے دوبارہ سوال کرنے کا باعث ہوتا ہے - کسی
شخص کی کسی بات کو جب ناپسند کرو تو اسکو اپنی نظر سے نہ گراو اور اسکے
سارے اخلاق پر نظر دوڑاؤ اس لئے کہ ہر شخص کے لئے خدا کا کوئی نہ کوئی
عطیہ ہے جس سے وہ خالی نہ ہوگا - جب تم کسی شخص کے دوست ہوئے
تو تمپر اسکے دوست کا دوست ہونا واجب ہے مگر اسکے دشمن کا دشمن ہونا
ضرور نہین ہے کیونکہ یہ تو اسکے نوکر پر فرض ہے نہ کہ اسکے ہمسر پر -
نوجوان کی سعادت ہے کہ اسکی کوئی فضیلت کمینہ پن مین تکمیل کو نہ پہونچے

نفس کو برُے کام سے باز آنے کا عقل مشورہ دیتی ہے اور اگر وہ نہین مانتا تو اسکو چھوڑتی نہین کیونکہ اسمین غصہ نہین ہے بلکہ اسے مناسب ترین وقت جسمین اسکو کام کرنا چاہیئے اور پسندیدہ ترین پہلو جو اس (نفس) مین پایا جاتا ہے بتا دیتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ جو عقل پر بھروسہ کرتا ہے اسکے ساتھ یہ ہمیشہ بھلائی کرتی رہتی ہے - تم جسکی نوکری کرتے ہو اگر وہ مضبوط دل کا ہے تو اس کے اہالی موالی کو ناراض کر کے اس کو راضی رکھو اور اگر کمزور دل کا ہے تو اسکو ناراض کر کے اسکے نوکر چاکر کو راضی رکھو - پورا آزاد وہی ہے جو بھلائی کی سختیان جھیلے - بحث کرنے والون مین سے اگر فریقین حق کے جویا ہین تو بحث مین باہم لڑائی نہین ہونے کی کیونکہ دونون کا مقصود ایک ہے اور اگر غلبہ کے خواہان ہین تو لڑائی ہوگی اسلیے کہ دونون کے دو مقصود ہین اور ہر فریق چاہے گا کہ ایک دوسرے کو اپنے مقصود کیطرف کھینچ لائے -

جب ظالم بُرائی پر آتا ہے تو آدمی اسکو روکنے سے تھک جاتا ہے پس اگر معاف کرنا چاہے تو اُسپر غصہ کو بھڑکاتا اور اسکے بارہ مین غصہ کو راہ دیتا ہے جو اسکو مآل اندیشی سے روکتا ہے اور اسوقت عقل نفس سے چھپ جاتی

ہے اور اس حال مین نفس اس تاریک مقام جیسا ہو جاتا ہے جو آفتاب
کی روشنی سے محروم ہے - جب زمانہ مین خرابی آتی ہے شریف خصلتین
بے قدر و مضر اور کمینہ خصلتین قابل قدر و مفید ہو جاتی ہین اور محتاج کے
خوف سے الدار کا خوف زیادہ تر سخت ہوتا ہے - سخی مرتے وقت بخیلون
پر ہنستے ہین اور بخیل افلاس کے وقت سخیون پر آوازہ کستے ہین - ہر وقت
و ہر حال مین امید و آرزو کے گھوڑون پر سوار نہو کیونکہ اکثر یہ آدمی کو آسانی
سے برائی کیطرف لیجاتے ہین - غصہ و خواہش نفسانی اور نفس کے
کل صفات کی ایک خاص مقدار ہے جسمین آدمی کی حالت درست رہتی
ہے اور جہان اُس مقدار مین زیادتی ہوئی کہ آدمی برائی کیطرف آیا کیونکہ غصہ
کی مثال نمک کی سی ہے جو کھانون مین ڈالا جاتا ہے اگر وہ انداز سے ہوتا
ہے تو کھانے کو بامزہ کرتا ہے اور زیادہ ہوتا ہے تو خراب کرتا ہے اور
یہی حال سب قوتون کا ہے - زندگی مین علم تا ل کی جستجو کروگے تو لوگون کے
سردار بنجاوگے کیونکہ آدمی یا خواص ہین یا عوام خواص فضل و کمال سے بزرگ
سمجھینگے اور عوام مال و منال سے - اس عالم کی لذت محنت کی مزدوری
ہے اور اگر لذت نہوتی تو نہ لوگ کھاتے پیتے اور نہ عورتون کے پاس جاتے

کیونکہ ایسا ہوتا کہ عورتون کے پاس صرف وہی جاتا جسکو اولاد کی خواہش ہوتی اور کہانا وہی کہاتا جسکو زندہ رہنے کی آرزو ہوتی اور ان باتون مین کوئی لذت نہ ہوتی تو بہت سے آدمی نہ عورتون کے پاس پہٹکتے اور نہ کہانے کہے۔ نیتون کو نیتون کا حال معلوم ہوتا ہے اور دلون کو دل دیکہتے ہین اور ایک مین جو کچہ ہوتا ہے اسکو دوسرا سمجہہ جاتا ہے۔

سب سے بُری باتین یہ ہین۔ چغلخوری مین سچائی۔ معذرت مین تنگ طلبی شرافت کے باعث سوال نہ کرنیوالے کے ساتہہ بُخل۔ اور جس کے شر کا کہٹکا نہ ہو اسکی سر ہو جانا۔ باکمال نفس خوشی سے بالاتر ہوتا ہے اور ہمکو جو کسی چیز سے خوشی ہوا کرتی ہے اسکا سبب یہ ہے کہ ہم اسکی خوبیون ہی کو دیکہتے ہین اسکی بُرائیون پر نظر نہین ڈالتے اور باکمال نفس اسکی ساری باتون پر غور کرتا ہے اسلئے اس عالم مین اسکی بہلائیان اور بُرائیان ملکر برابر ہو جاتے اور انمین سے کوئی صفت دوسرے پر غالب نہین آتی ہے نفس جو جسم کا تابع ہو جاتا ہے اسکی مثال ویسی ہی ہے کہ سوار جب کمزوری سے گہوڑے کو اپنے قابو مین نہین رکہہ سکتا تو اسکی باگ چہوڑ دیتا ہے یہانتک کہ جس ضرورت کیلئے اسپر سوار ہوا تہا اس سے

بھی الگ ہو جاتا ہے اور وہ گھوڑا یا کلیل کرنے یا چرنے مین لگ جاتا ہے
اور بے کمال آدمی کو اس جانور کیطرح نفس کو چھوڑ دینے مین آرام ملتا ہے
اور اکثر دنیا کا مدار اسی چلن پر ہے - بادشاہ کی دانائی اپنے سے نیچے والون
کی سیاست مین ہے - رعایا کی اپنے سے اوپر والون کی روک تھام
مین اور کاتبون (سکریٹریون معتمدون) وحاکمون کی بڑی دانشمندی کے
ساتھ اپنے سے اوپر اور اپنے سے نیچے والون کے ربط وضبط مین
بناوٹ کرنے والون اور اپنے سے تقرب چاہنے والون کو دیکھو اگر
وہ لوگون کی مضرتون کو تمہارے پاس آنے کا ذریعہ بنائین تو ان کی
جس بات سے تمکو نفع پہونچے اسکو قبول کرو اور ان سے پرہیز کرو
اور اگر تمہارے پاس آنے کا وسیلہ عدل و اصلاح کو بنائین تو ان باتون
کو قبول کرو اور دل مین ان سے خوف وہراس رکھو - جس آئینہ مین
انسان اپنے اخلاق کو معائنہ کرسکتا ہے وہ انسان ہی ہے کہ انمین جو
تمہارے دوست ہین ان سے تمہاری خوبیان معلوم ہوتی ہین اور جو
دشمن ہین ان سے برائیان - اس عالم مین کامل حسن وقبح تو عقلی ہی
قوتون کی ترکیب مین ہین اجزا جسم ورخسار کے ترکیب مین نہین ہین

عاقل آدمی دوست کے سبب سے خسارہ مین نہین رہتا کیونکہ اگر وہ عالم فاضل
ہے تو اس سے اسکی زینت ہے اور اگر کم فہم وجاہل تو اسکے ذریعہ سے
جاہلون سے اپنی آبرو بچا ئیگا اور تحمل کی مشق بہم پہونچالے گا کسی شخص
مین جو اوصاف ہون انسے زیادہ نہ بیان کرو کیونکہ وہ خود اسکو سچ سمجھ
لیگا اس لئے جو صفت تم اسمین زیادہ کروگے وہ تمہارا نقص شمار ہوگا -
کسی امر کا ارتکاب نہ کر بیٹھو جبتک کہ اسکے متعلق عقل و خواہش نفسانی
مین صلح نہ کرا لو کیونکہ محض عقل تم پر سخت گیری کرے گی اور صرف خواہش
تمکو ہلاکت مین ڈالے گی - آپنے محسن اور اپنے دائن سے خندہ روی
کے ساتھ ملو کیونکہ یہ تمہارے آقا ہین - قوت غضبیہ کی حرکت خوف کے
مقابلہ مین اور قوت فکریہ کی حرکت علتہ کے مقابلہ مین ہوتی ہے اور
انہین قوتون سے انسان کے تینون طبقون پر حکمران ہوتی ہے -
چنانچہ اعلی طبقہ پر دلیل سے - اوسط درجہ کے لوگون پر رغبت سے اور
نیچے درجہ کے لوگون پر رُعب سے - آدمی کی بیحیائی یہی ہے کہ جو
حالتین اسپر طاری ہوتی ہین انہین سے اکثر کی صورتون کو اسکی قوت
فکریہ نہین دیکھ سکتی اور اُن کو کم وزن سمجھکر آگے بڑھا دیتی ہے کیونکہ اسنے

انکی مقدارون پر گہری نظر نہین ڈالی ہے - جب مناظرہ مین تمہاری دلیل سبز ہوگی تو اگر وہ شریف کے مقابلہ مین ہے تو وہ تمہاری تعظیم و توقیر کرے گا - اور اگر کمینہ کے مقابلہ مین ہے تو وہ تمکو تکلیف پہونچائے گا اور تمسے کینہ رکھے گا - جب تم اپنے دشمن سے برائی کرنا چاہو تو اسکے اخلاق کو دریافت کرو تمکو معلوم ہو جائے گا کہ سب کامل نہین ہین ضرور ہے کہ انمین کچھہ نقص بھی ہو - بس اسکی کمزور سمت سے اپنی تدبیر کو پہونچاؤ کبھی خالی نہ جائے گی - حاسد وہ ستمگر ہے جو تمہاری اُس نعمت کو جس پر اسے رشک ہے جب چھین نہ سکا تو اسنے حسرت و افسوس کو تمہاری طرف روانہ کیا - اور "صحیفہ صغرا" مین جو بتخانہ کے قربانیون مین پڑھا جاتا ہے ایک بات یہ بھی درج ہے کہ حسد کسی سے دور نہین ہوتا مگر اسی صورت مین کہ لوگ اسپر رحم کرین - سخی مال جمع کرتے وقت بخل کرتا ہے اور اسوقت اسپر سوال گران گذرتا ہے کیونکہ جمع کرنے کا رستہ اور ہے اور خرچ کرنے کا اور - ہر شخص پر جو سوال کو پورا نہ کرے بخیل ہونے کا گمان نہ کرو کیونکہ دینے مین کبھی وہ بھی رکتا ہے جو لوگون سے بچنا چاہتا ہے اور جو لوگون کا اپنے پاس آنا اور اس دروازے کا کھول دینا جسکا بند کرنا

اسکے اختیار مین نہین ہے ناپسند کرتا ہے اور جسکو مجبوراً لوگون سے
معذرت اور اپنے نفس کی حمایت کرنی پڑتی ہے اس لیئے وہ مناسب
سمجھتا ہے کہ ان راہون کے دروازے اپنے اوپر بند کر دے کسی
چیز کی معرفت (شناخت) اور اُسکے علم (دانست) مین فرق یہ ہے کہ
معرفت اُس بات کی یاد دلا دینی ہے جسکو تم بھول گئے ہو اور اسکا علم
تمہارے ذہن مین اس چیز کی ایسی بات کا نقش ہونا ہے جسکا تصور
اسکے پیشتر تمکو نہوا تھا۔ سب سے جلد اس خطا سے نقصان پہونچتا ہے جو
کشتی مین بادشاہون کی مجلسون مین اور لڑائیون کی کشاکش مین واقع
ہوتی ہے۔ جس غلام کی قوت شہوانیہ قوی ہو اسکو نہ خرید و کیونکہ اس کا
آقا اور ہے اور نہ غصہ ور کو کیونکہ وہ تمہاری غلامی مین بے چین رہے گا
اور نہ زور آور رائے والے کو کیونکہ وہ تمسے چالین چلے گا۔ بلکہ ایسا
غلام ڈھونڈ ہو جو فرمانبرداری مین خوب دل کو مرغوب۔ جسم کا مضبوط۔
مسرت سے مربوط۔ اور شرم کا پتلا ہو۔ معقولات کا نقش دشواری سے
جمنے کا نام ہٹ دہرمی ہے جسکا سبب یا تو اُس تیزی کی زیادتی ہے جو
انسان مین ہوتی ہے یا طبیعت کا بھدا پن ہے اسی لیئے وہ راستے کو

نہین مانتا جس چیز کی تمنے تعریف کی ہو اسکی ہرگز مذمت نہ کرو الا سخت تحمل کر لینے اور عمدہ برتاؤ سے کام لینے کے بعد کیونکہ اُسکے بارہ مین تمسے جو زیادتی ہوئی ہے اسکے تم پابند ہو۔ جاندار کا تخیل جسقدر قوی ہوگا اُسیقدر راے کی پیروی سے اسکے نفع کی اور خواہش کی پیروی سے اسکے ضرر کی قوت زیادہ ہوگی اور یہی وجہ ہے کہ نیک کردار آدمی حیوانون مین افضل اور بد اطوار بدتر ہے۔ اگر تم کسی کی طبیعت کا پتہ لگانا چاہو تو اس سے مشورہ کرو دیکھو بس تمکو اسکے مشورہ سے اسکے انصاف و ظلم اور نیکی و بدی کا حال معلوم ہو جاے گا۔ اگر کسی اچھے کام کو رسم و رواج کی وجہ سے تمہارا جی چاہے تو جبتک کہ تمہاری عقل اسکا حکم نہ دے اسکو ہرگز نہ کرو کیونکہ رسم و رواج کی پیروی کمینہ پن ہے۔ خواہش کو باعتبار عقل کے ہم سے جو زیادہ قربت ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ ہم خواہش کو لئے ہوئے پیدا ہوتے ہین اور ہماری عقل تو ہماری پیدایش سے مدت کے بعد کامل ہوتی ہے۔ اسلئے خواہش کو ہمسے زیادہ تر خصوصیت ہے عشق جب عقلی قوی کی وجہ سے ہوگا تو پایدار ہوگا اور اسمین تغیر نہ آئیگا اور جب جسم کیوجہ سے ہوگا تو صورت و مزاج کے فرق سے اسمین بھی فرق آجائیگا بخیل اپنے یہان آنیوالونمین

سے سب کو اپنا بھائی وسردار ہی سمجھتا ہی کیونکہ وہ نہین چاہتا کہ اُن لوگون کے اسکو بزرگ سمجھنے کے باعث اسکو انکے ساتھہ احسان کرنا پڑے - اور یہی اپنے یہان آنے والون کا سردار بنجاتا ہے تاکہ انکو اپنے بزرگ سمجھنے کا صلہ دے جب تیری خوبیون کی لوگون مین تعریف ہونے سے تجھہ مین غرور پیدا ہو تو اپنی چھپی ہوئی برائیون پر نگاہ ڈال اور تجھے اپنی واقفیت پر جو اپنی ذات کی نسبت ہو لوگون کی ستایش سے زیادہ وثوق ہونا چاہیئے جب کسی آدمی نے کسی بھلائی کے وعدہ کو وفا کیا تو اُسنے بخشش و راستی دونون کی فضیلتین ایک ساتھہ حاصل کین - جو تمہارا دتمہامرا - جب رئیسون مین سے کوئی شخص جسکی نسبت تمکو معلوم ہو کہ وہ تمہاری رائے کا محتاج ہے تمسے مشورہ لے تو اس سے اس طور پر گفتگو شروع کرو کہ جو بات تمہارے خیال مین آئی ہے اسکو تم اس سے سمجھنا چاہتے ہو اور اُسکے سامنے اپنا خیال ظاہر کرنے سے تمکو اطمینان ہوگا - اور جس بات کی اُس کو احتیاج ہے اسکے قبول کرنے مین جسقدر اسکا فائدہ ہے اُس سے زیادہ اسکے اظہار مین خود تمہارا فائدہ ہے - جب کوئی رئیس اپنی کسی خطا کا تمسے اظہار و اعتراف کرے تو اُسکے لئے کوئی

عذر ڈہونڈ نکالنے کیلئے ذہن کو دوڑاؤ - اور خبردار اسکو سخت و سست نہ کہو
اور نہ اُسکی بُرائی کرنے مین اسکی ہان مین ہان ملاؤ بات جب قائل کی نیت
کے مطابق ہوتی ہے تب سننے والے کی نیت کو حرکت مین لاتی ہے
اور جب اسکے مخالف ہوتی ہے تو مخاطب کے دل مین نہین بیٹھتی -
روزہ قوت غضبیہ کے لئے لگام ہے اور اسکو نفس ناطقہ کی پیروی کے
لئے تیار کرتا ہے - جب تمکو کسی کا مودب بنانا منظور ہو تو اسکو خوشحالی کی
زندگی سے روکو اور فقیرانہ وضع کی عادتین سکہاؤ کیونکہ جب وہ جسم کی زیب
و زینت سے الگ ہو جائیگا تو جان و زبان کی آراستگی کا طالب ہوگا
دانشمند کو لازم ہے کہ اپنی جان کا پاسبان بنا رہے اور اپنی بہی خطا
کو بہت بڑا اور اپنے ہی صواب کو بہت چہوٹا سمجہے اور اسکو خیال مین
نہ لاسے کیونکہ صواب اسکی انسانیت کی شرط مین داخل ہے اور خطا اس
خیال کو بدلنے والی ہے جو لوگون کے دلون مین اسکی نسبت بیٹھا ہوا
ہے - اگر چاہتے ہو کہ لوگ تمسے محبت کرین تو اُنکے دلون مین جسقدر
تمہاری منزلت ہے اُس سے کم درجہ پر اُترآؤ اور کسیکی لغزش کا پردہ فاش
نہ کرو کیونکہ آدمی کے دل وحشی ہوتے ہین اور اس سے رام نہین ہوتے

جو اُن سے جھگڑے گو وہ اُن سے سلامت روی مین زیادہ تر ثابت
قدم ہو اپنے جمع کیے ہوئے اصول و نتایج کے سکھانے مین عالم کی بجالت
اُسکے اُسیقدر پر قانع رہنے اور زیادہ کی تلاش سے رُکجانے کا باعث ہو گی اور
اُنکے بتانے مین اُسکی سخاوت دوسرے اعلی علم کی جستجو کا ذریعہ ہو گی۔
ابانت (فصاحت) و بلاغت مین فرق یہ ہے کہ ابانت موجود ہی کے
لئے خاص ہے اور بلاغت موجود و مفروض دونون کے لئے۔ جو شخص
کوئی شریعت لاتا ہے وہ عالم بالا کی سعادت لاتا ہے اس لئے جو
سعادت کا مخالف ہو وہ مجسم نحوست ہے۔ دنیا کے طالب وہ نہین ہین
جو اُس سے جان بچانے بہر لیتے مین اسکے طالب تو وہی ہین جو
اُسکے ذلیل مال کو روک رکھتے ہین۔ دنیا کا طالب بحری مسافر جیسا ہے
کہ اگر بچا رہا تو خطرہ مین پڑنے والا کہلایا اور ہلاک ہوا تو بوالہوس۔ دنیا کی
محبت کانون کو حکمت سے بہرا اور دلون کو نور بصیرت سے اندھا بنا
دیتی ہے۔ موت جب عالم مشقت سے عالم راحت اور عالم فنا سے
عالم بقا کی طرف جانا ہو تو اسکی فضیلت کا کیا کہنا ہے۔ سکوت مین سلامتی
اور گفتگو پشیمانی ہے۔ چار چیزین اگر نہو تین تو آدمی کے کام ضرور درست

ہوتے گہری نادانی - جہوٹی امید - رنجیدہ حرص - اور دور از کار خواہش -
نامعلوم عمر والے کو ہمیشہ مغموم رہنا زیبا ہے - ہوشیار آدمی کو چاہیئے
کہ جس چیز کو حاصل کرنا چاہیے اُس کے لئے وہ سب سامان مہیا کرے
جو عقل کی رو سے اُسکے طلب کیلئے ضروری ہون - اور اپنی کوشش
سے باہر کے اسباب پر تکیہ نہ کرے جنکی طرف امید و عادت لیجاتی ہین
کیونکہ یہ چیزین اسکی بس کی نہین ہین یہ تو اتفاق پر موقوف ہین جنپر بہروسہ
کرنا خلاف احتیاط ہے - جو ذلیل کے سایہ مین بیٹہے گا انصاف دہوکے
سے بچے گا اور ستمگر کے الزام کے مقابلہ مین اُسکا عذر قایم رہے گا اور
جو چاپلوسی کی ظل حمایت مین آئے گا وہ مختلف طبیعتون کے لحاظ سے
جگہین بدلتے اور پلٹے کہاتے رہنے کے باعث اُٹہاؤ چولہا بنا رہیگا
اور لوگون مین مکّار سمجہا جائے گا - لالچ اس کا نام ہے کہ جسمین یہ ہو
وہ کسی چیز مین عقل کے حصہ سے پہلے لذت کے حصہ کی طرف سبقت
کرے - حسینون کے گانے مین خوشی کی محرک خواہش ہوتی ہے
اور بدصورتون کے گانے خواہش کی محرک خوشی - جب کسی جگہہ عمارت
کی نیو ڈالو اور اُسکے استحکام مین مبالغہ کرو تو اسکو نہ بہولو کہ اسمین سارے

عالم کا حصہ ہے ورنہ وہ ایسے پہلو سے تمکو تردد مین ڈالے گی کہ تسکو
خبر نہوگی - چونکہ عالم ترکیب (دنیا) کی نعمتین ایک حالت پہ نہین رہتین
اور اُنمین خلل پڑنا لابدی ہے اس لئے دانشمندون نے خیرات کو بناؔ
بنایا اور اسکو مجبور بے بال و پر کسنون کا حصہ قرار دیا اور اُسکے دینے مین
عجلت کو راہ دی اسلیئے جو کام انکے درست ہوئے خوب ہی درست ہوئے
افلاس ایک بیماری ہے جو بدن کی سوجن اور پھوڑے کی طرح لوگون
کے ایک طبقہ مین پیدا ہوتی ہے پھر اُس طبقہ والے اگر اسکا تدارک
کرکے اپنے بیمار اعضا رسے اسکو دور کرتے ہین تو اُنکا طبقہ بچتا ہے
اور اس سے غفلت کرتے ہین تو دوسرے اعضا رپر اُسکا اثر پہونچتا اور اُس
طبقہ کو خراب کرکے رہتا ہے - کسی چیز پر مسرت اُسپر بھروسے کے
انداز سے ہوتی ہے درگذر کے بعد گناہ پر ملامت کرنی احسان کو عیب
لگانا ہے ملامت تو جرم بخشی کے قبل ہی ہوتی ہے - غصہ اُس بُرے
پیرو جیسا ہے جو پہلے تمکو تمہاری مصلحت کے لئے اُبھارتا ہے اور جب
تم اُسکی سن لیتے ہو تو تمکو اپنی مصلحت کے لئے بھکاتا ہے - آدمی کی تین
قسمین ہین نیک بد اور ذلیل - نیک وہی ہے کہ اگر اُس سے قرضہ واپس

مانگو تو تم سے رُکجاے اور تمہارا ذکر بدی سے نہ کرے اور تمنے پہلے اُسکے ساتھ کوئی احسان کیا ہو تو اُس سے ناواقف بنجائے ۔ بد وہ ہی جو تمسے رُک جاے اور تمہارے عیوب کے بیان مین زبان دراز کرے اور بسا اوقات تمپر بہتان باندہے اور ذلیل وہ ہے جو تمسے نہ رُکے اور ہمیشہ گڑگڑا کر تمسے معافی کا خواستگار رہے اور اُسکی دوستی تمہارے معاملات کی پائداری اور حالات کی درستی سے وابستہ ہو اسلئے جب یہ حالتین بدلینگی وہ اپنی محبت کے ساتھ رخصت ہو گا۔ جو مصیبت تمپر آئے اگر وہ تمہاری بساط سے بڑھکر ہو تو اُس سے مدد چاہو جو اس مصیبت کی علت سے برتر ہے اور اُس غمزدہ کیطرح گڑگڑاؤ جسکو اُسکا کوئی ہمسر نہ ملے جس سے وہ سوال کرتا ہے ۔پس جسقدر اسکے ساتھ تمہارا خلوص ہو گا اُسیقدر تمکو مصیبت سے چھٹکارا ملے گا ۔علۃ العلل سارے عالم کے نظام کو تھامے ہوے ہے اور اسی سے اسکی بنیاد ہے ۔ شریعت اسکی طاعت ہے جو عالم پر حکمران ہے اور جو چیز اجمال و تفصیل کے ساتھ مصلح ہے اُسمین اسکی فرمانبرداری ہے ۔حلاوت فضائل کی انتہا مین ہے اور رذائل کی ابتدا مین چغلی سے زیادہ چغلخور کو جھوٹ سے

قربت ہے۔

کبھی جاہل کو یہ وہم گذرتا ہے کہ چغلی کہانی ہی نصیحت ہے لیکن ایسا نہین ہے کیونکہ نصیحت اس کا نام ہے کہ جو شخص کسی امر کو تمہارے سپرد کرے اُسکے بارہ مین اسوقت کہ حق کا تقاضا ہو اُس شخص کو سچی بات کی اطلاع دیدو اور چغلی کہانی یہ ہے کہ کسی شخص سے تم ایسے امر کے بارہ مین سچ بات کہدو جسکی تہمت اسکے ماتحتون مین سے کسی نے اسپر دہری ہو اور تمہاری نیت ماتحت کو نقصان اور بالادست کو نفع پہونچانے کی ہو نہ کہ اُس شخص کو نصیحت کرنے کی۔ سست عقل والا وہ ہے جو لفظ کی صورت پر غصہ کرے اور درست عقل والا وہ ہے جو لفظ کی حقیقت اور فعل پر اور غصہ بھی اُسی اندازہ سے کرے جو اسکو غیر مستحق پر مہربانی کرنے سے باز رکہے۔ اکثر اوقات جو بیماری کہ ظاہری سبب سے ہوتی ہے اس مین اس بیماری سے کم اندیشہ ہوتا ہے جسکا سبب معلوم نہ ہو انسان کے جسم کے مسامات سب کے سب حالت بیداری مین پہونچنے کے کہلنے سے کہل جاتے ہین اور حالت خواب مین اسکے بند ہونے سے بند ہوجاتے ہین۔ جو کم سنی مین شہوت وغضب کی اطاعت کرے گا

اسپر بڑہاپے مین بدن کی کمزوری جو لذت کی پیروی سے لاحق ہوتی
ہے بہت شاق گزریگے اور جو کم عمری مین قوت فکریہ کی اطاعت کریگا
اور علم و معرفت کی رہنمائی پر چلیگا اسپر جوانی کا زمانہ سخت گزریگا اور
جو قوتین اسکو لذتون کی ترغیب دینگی ان سے لڑائیان لڑنی پڑینگی
مگر بڑہاپے مین آرام سے رہیگا - کبھی آدمی کو زندگی مین ایسے سامان
بہم پہونچ جاتے ہین کہ مرنے کے بعد نجات حاصل کرنے کے لیے عمل
کرے - کیا تم نہین دیکھتے کہ جو لوگ کہ موت سے پہلے غذا مین کمی کرتے
ہین اور جسم کو سبک بناتے ہین وہ جسم کو بہت دیر پاک کر لیتے ہین اور اسیطرح
جب فضیلتون کو اختیار کرتے اور کمینہ خصلتون سے بالاتر ہوجاتے ہین
تو شہوت و غضب کو ان سے زیادہ تعلق نہین رہتا اور نفس ناطقہ آرام
پاتا اور نجات سے روکا نہین جاتا ہے - اس بات کے کہ نفس ناطقہ
جسم سے جدا ہونے کے بعد موجود رہتا ہے ایک بڑی دلیل یہ ہے کہ
تم دیکھتے ہو کہ مرنے کے بعد جسم بہت دنون تک باقی رہتا ہے حالانکہ وہ
ذی حیات کے دو جزون مین سے ادنی جز ہے اور یہ ہو نہین سکتا
کہ جو افسر ہے اسکی بقا اس سے کم ہو جسکا وہ افسر ہے - آپنے کسی جمع

کئے ہوئے مال کی حفاظت مین جو کہ تمہاری ذات سے باہر ہے اپنی
عقلی قوی مین سے کسی قوت کو ہرگز صرف نہ کرو ورنہ دور کی چیز کے درستی
نزدیک کی چیز سے کرنے والے اور مشترک کے لئے خاص کے بیچنے والے
ٹھیروگے کیونکہ مال جو تمسے باہر ہے اسکی ملکیت مین نزاع ہوسکتی ہے
اور تمکو چھوڑ کر تمسے زیادہ زور والے کے پاس جا سکتا ہے اور قوت ایسی
نہین ہے وہ تو اکیلی تمہاری ہے اور تمہاری ملکیت مین رہنے سے گھبراتی
نہین ہے۔ علتہ العلل تک کسی برہان (دلیل قطعی) کا ہاتھ نہین پہونچتا
برہان تو اشیاء جزئی ہی پر چسپان ہوتی ہے کیونکہ برہان جزئی ہی کو اسکے
کلیہ سے ملاتی ہے۔ عقل کی بساط سے باہر ہے کہ جو چیز اس سے
بالاتر ہے اسکو جان سکے البتہ اُس جہت سے اسکو علم ہوسکتا ہے جس سے
انسان کو علم ہوا کہ اسمین عقل موجود ہے۔ آدمی کا نفس اُسکی طبیعت پر
غلبہ حاصل کرنا چاہتا ہے اور ان دو مین سے کسی کو بھی اپنے حق پر
ٹھیرنا نہین آتا مگر عقل کے ذریعہ سے۔ اور نفس قندیل کی بتی کے مشابہ
ہے اور طبیعت اسکی تیل کے مانند ہے اس لئے جب ایک کی قوت
دوسرے سے بڑھ جائیگی تو نظام بگڑ جائیگا۔

جس حالت مین دین کی احتیاج ہوتی ہے اسکے اعتبار سے اور حالت مین اکثر اوقات اسمین زیادہ تر رنج وبلا کا سامنا ہوتا ہے کیونکہ احتیاج کے زمانہ مین حفاظت غایت درجہ کے اخلاق کے ساتھہ لوٹ آتی ہے اور دیندار کے ساتھہ نرمی برتی جاتی ہے اور اسکے خلاف مین کوئی تدبیر کارگر نہین ہوتی اور اسکو صرف وہی شخص محال جانے گا جسکے نزدیک نفس کم قدر ہے اور جسکے لئے مصیبت کو دفع کرنے مین مکر وحیلہ آسان ہے ۔ حاکم جب خوشحال ہوگا تو اُسکا میلان دائن کی طرف ہوگا اور جب بدحال ہوگا تو مدیون کی جانب ۔ عمدہ ترین سخی وہ ہے جو اپنی احتیاج کا مالک ہو اور احتیاج مین اپنی کسی فضیلت کو ہاتھہ سے ندے اور بدترین بخیل وہ ہے جو ایسی چیز نہ دے جو دوسرے کو بس کرتے ہو اور اسکو اُس سے فائدہ نہ پہونچتا ہو ۔ کم عمر بچون کو سوچنے کی قوت کے زمانہ سے پہلے چیزون کی خاصیتین ۔ اُن کے میلان طبعی اور ان کی باہمی نسبتین یاد کرنے مین لگانا چاہیئے ورنہ وہ بمقابلہ دلیل قایم کرنے کے مُعارضہ پیش کرنے مین زیادہ تر قوی ہوجائینگے ۔ تمہارا مقابل جبتک مناظرہ کے اصول پر چلے تم اس سے گفتگو کرو اور جب ان سے الگ ہوجائے تو اپنی جگہہ پر ثابت

قدم رہو کیونکہ وہ تمہیر ایسا اعتراض نہ کرے گا جس سے تمہارے قول
مین خلل واقع ہو۔ انسان اور اسکی حالت کا تمام عمر مین بدلتے رہنا نیست
سے ہست ہونیوالی چیز کے مشابہ ہے کیونکہ وہ پست ترین حالت سے
شروع کرتا بعدہ تہوڑا تہوڑا ترقی کرتا جاتا یہانتک کہ اپنی انتہا کو پہونچ جاتا
ہے پہر جیسا بڑہتا ہے ویسا ہی گھٹتا ہے یہانتک کہ بدایت پر لوٹ
آتا ہے۔ قوت شہوانیہ سے قوت غضبیہ زیادہ تر وسیع ہے کیونکہ اسمین
بہت ترکیبین ہین۔ اور یہی وجہ ہے کہ قوت شہوانیہ سے قوت غضبیہ
اخلاق کی زیادہ تر معین ہے۔ ننگ و عار مین سب سے اچھی بات لوگون
کے عیوب سے بالاتری اور احتیاج سے زیادہ کے لئے ترک فروتنی ہے
اس امر کی کہ قوت ناطقہ زمانہ آیندہ کی بہت سی باتون کو جانتی ہے۔
ایک دلیل یہ بہی ہے کہ ہم بعض وقت دیکہتے ہین کہ جو آدمی بحری سفر
سے ڈرتا ہے وہ دریا ہی مین ڈوب کر مرتا ہے یا کسی اور چیز سے خوف
کہاتا ہے اور اسی سے اسکی موت واقع ہوتی ہے۔ اس سے یہ بات
معلوم ہوتی ہے کہ نفس ناطقہ مین کوئی چیز ایسی ہے جو اسپر آنے والی
مصیبت کو دیکہتی ہے اور کبہی موت دوسری مصیبتون کیطرف تجاوز بہی

کرجاتی ہے اور علیٰ ہذا آدمی ایسے شخص سے دشمنی رکھتا ہے جسنے اسکا کوئی گناہ نہین کیا ہے اور نہ اسکے اور نہ اُس شخص کے درمیان مشابہت مین ایسی دوری ہوتی ہے چنانچہ اس شخص کے ہاتھہ سے اسکو ضرر پہونچتا ہے اور اسیطرح کسی ایسے شخص سے محبت کرتا ہے جس سے اسکو کوئی مناسبت نہین ہوتی اور اس شخص سے اسکو فائدہ پہونچتا ہے بُرون کے دلون کی ترتیب ہی خراب ہوتی ہے کیونکہ وہ اچھی بات کو ہیر پھیر کر اسپر لاتے ہین کہ وہ بُرائی کرنے کی آڑ ہے اور جسقدر کہ بدفہمی سے اُنکا خسارہ ہوتا ہے اسقدر حسن احتیاط سے انکو فائدہ نہین ہوتا بخیلون کے لئے بہت بڑے گناہ کا بخشدینا چھوٹے سے احسان کا معاوضہ دینے سے زیادہ تر آسان ہے - شریف آدمی رئیس کے تخلیہ مین اپنے ذاتی فائدہ پر تمہارے فائدہ کو مقدم رکھیگا اور اس نے جو تمسے وعدہ کیا ہے اُسکا ذکر اُس سے کریگا اور کمینہ اسکا فائدہ اپنی ہی ذات کو پہونچائیگا ✕

عالم کو چاہیئے کہ جاہل کیطرف مدارات کے ساتھہ بڑھے اس سے وہ بزرگی کے علاوہ اسکی محبت بھی حاصل کریگا - ہر صاحب فضیلت کا ایک

دشمن ہوا کرتا ہے جسکی دشمنی بوجہ ہوتی ہے ایسے شخص کو اسکا ذکر خیر اور اسکی
ستایش بری معلوم ہوتی ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ ایسی باتون کی اشاعت
وشہرت اسکی ذلت ومنقصت ہے - شریر عالم کو اپنے سے آگے کے
عالمون پر طعن کرنے سے خوشی ہوتی ہے اور انکی بقا بری لگتی ہے
کیونکہ وہ چاہتا ہے کہ اُس علم مین صرف وہی مشہور ہو اس لئے کہ
اُسپر ریاست وغلبہ کی خواہش غالب ہے اور نیک نفس عالم کو اپنے
طبقہ کے ایک شخص کے بھی اٹھہ جانے سے رنج ہوتا ہے اسلئے کہ یہ علم
کو ترقی دینے اور اپنے علم کو مذاکرہ کے ذریعہ سے زندہ رکھنے کا خواہشمند
ہوتا ہے - اپنا دل اپنی عقل کے سوا کسی کو نہ بخشو ورنہ برے کو اسکا
مالک بناوگے اُس کے وقت کو خاک مین ملاؤ گے اور اسمین ایسی بری
عادت آجانے کے باعث ہوگی جو اسکو رذیل بناوے گی - عالم کون و
فساد (بننے اور بگڑنے کا عالم یعنی دنیا) کو ایک ایسی کھوہ سے تشبیہ
دی جاسکتی ہے جو خاک مین چھپی ہو اور ہوا سے دور ہو اور اسکے اوپر
کی طرف ایک روزن ہو جس سے کچھہ تھوڑی سی روشنی اسکے اندر جاتی
ہو اس لئے جو چیز روزن کے قریب ہو وہ دور کی چیز سے زیادہ روشن ہو

اور اسمین کچھہ ایسے لوگ آبسے تھے جو اسمین خرید و فروخت کرتے اور مل جُل کر رہتے

ہون جو اسکی تاریکی سے مانوس ہو چکے ہون اور اپنے داموں کی پرکھہ

کے لئے ایسی کسوٹیون سے کام لیتے ہون جنمین سے اکثر ٹھیک نہون

پس اس کھوہ کے رہنے والون مین سے ایک کے دل مین روشنی

کے موقع تک پہونچنے اور جہان سے روشنی آتی ہے اُسکی ٹوہ لینے کی

اُمنگ پیدا ہوئی چنانچہ وہ بلندیون پر چڑہا اور برابر ہر قسم کی مصیبتین جھیلتا

چلا گیا یہانتک کہ روشندان سے نزدیک ہو گیا گو اسقدر قریب نہ پہونچا

کہ اُسکو ہاتھہ لگا سکے لیکن اسکے سامنے پوری روشنی ہو گئی اور اسکے

ساتھہ کچھہ وہ روپے اور اشرفیان بھی تھین جنکو کھوہ والے کھری اور خالص

بتاتے تھے اور جو اُن کے یہان سب بے بٹہ کے چلتین تھین چنانچہ

اُسنے اپنی انتہائی رسائی پر پہونچکر انکو غور سے دیکھا تو ان مین سے کچھہ کھری

معلوم ہوئین اور کچھہ کھوٹی اس لئے اسنے کھرے کھوٹے مین تمیز کر لی

اور اُتر کر کھوہ مین آیا اور جو اسکے نزدیک کھرے دام تھے انکو کھوہ کے

صرافون کے سامنے پیش کیا اور انہون نے اُنکے کھرے ہونے کو

تسلیم کیا بعدہٗ اُسنے انکو نکالا جنکو کھوٹے جانکر اسنے الگ کر لیا تھا اور

اُنکی نسبت پوچہا تو وہ اُسکے سامنے جاہل ثابت ہوئے اور کہنے لگے
کہ پہلے دامون اور انمین کچہہ بہی فرق نہین ہے اسپر وہ ہنسنے لگا اور کہا
کہ مجہے تو اُنکے کہوٹے ہونے مین ذرا ہی شک نہین ہے صرافون نے
اُس سے کہا کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہے اور تمہارے پاس اسکی کیا دلیل ہے؟
اُسنے کہا کہ مین نے انکو روشنی مین دیکہا ہے اور ہاتھہ سے اُس روشنی
کی طرف اشارہ کیا - اُسکا یہ کہنا کہوہ کے رہنے والون کو گران گذرا اور
اُنہون نے اسکی تردید شروع کی اور ایک گروہ نے اسکو جہٹلایا اور اُس
سے تکرار کی اور روشنی کیطرف چلنا شروع کیا مگر انمین سے بعض پر
اُدہر جانا دشوار گذرا اس لئے وہ واپس آئے اور بعض اُسکے ساتہہ اُس
مقام کیطرف چلے اور اُسکو سچا سمجہنے لگے - اس طور پر اُس شخص سے
سروکار رکہنے کی حیثیت سے لوگون کی تین ٹولیان ہو گئین -
ایک تو اُن لوگون کی جنہون نے تابدان کے قریب پہونچنے والون
کی بات پر غور نہ کیا اور اپنے سلف کی روش پر قایم رہے اور اُن سکون
مین سے کسی کی نسبت شک نہ کیا اور یہ تقلید والے ہین کہ جو کچہہ انکو
کہہ دیا جاتا ہے اسپر جمے رہتے ہین دوسری ایسے لوگون کی جو تابدان

کے پاس ہو پہنچنے والون سے جھگڑتے ہین اور یہ اصحاب جدل ہین
جو ریاضت مین سُست اور بحث و تکرار مین چست ہین اور تیسری ایسی
شخصون کی جنھون نے اس شخص کے ساتھ جو کچھ مشاہدہ کیا اُسکی وجہ
سے اُسکی موافقت کی اور یہ عقل کے پیرو ہین جنھون نے مقدمات
و نتائج کے ذریعہ سے ترقی کی اور معقولات کی جستجو مین سب کو خیرباد
کہی اور جنپر حقائق کی تلاش و تفتیش گران نہ گذری ۔ عیب دار چاہتے
ہین کہ لوگون کے عیوب اُنکے سامنے بیان کئے جائین اور اُنکے
بیان کرنیوالے جو حاشیے اُسپر چڑھاتے ہین اُنکو بھی وہ سچ سمجھتے ہین
تاکہ اُنکو اپنے عیبون کے لئے بہت وسیع عذر ہاتھہ آئے ۔ شریرون
کو ایسے علوم نہ سکھاے جائین جنسے نفس کے قوت و حسن
تصرف مین زیادتی ہوتی ہے اور اُنکو صرف ایسی ہی ریاضتون مین
رکھا جاے جو نفس کے جوش کو ٹھنڈا کرتی اور جوان سے چھوٹ جاے
اسمین اعتدال پیدا کرتی ہین کیونکہ ایسے علوم کے سوا اور علوم اگر اشرار
کے علاوہ اشرار کو بھی سکھاے جائین گے تو بچھوون کے لئے
بازو مہیا کئے جائینگے جو اورون کو ایذا پہونچانے اور آپ کو بچا لینے مین

اُسکے معین ہو گئے۔

جب رئیس پر نصیحت گران گذرے۔ وہ ناصح کی بات کو نہ ماننے پر اصرار کرے۔ ممکن کو جھٹلائے توکل و تفویض اختیار کرے۔ اور دشمنون کی کوششون کو حقیر سمجھے تو اُس سے چھٹکارے کی فکر کرو۔

عاقل کو چاہیئے کہ اپنی احتیاط کا رخ بدون کی طرف رکھے اور اطمینان کا نیکون کی طرف۔ جب کسی شخص مین دو باتین مجتمع ہون یعنی راے مین تمسے بڑھکر اور امانت مین پورا ہو تو وہ اس لایق ہے کہ تم اسکی تقلید کرو اور اُسکی بات مانو۔ بناوٹ کرنیوالے کی جب باگ ڈھیلی کردوگے اُسکی کمزوری اور سستی ظاہر ہوگی اور خلقی نیک چلنی کی قوت وچستی عیان ہوگی۔ جب رئیس اپنے ماتحتون سے نفاق برتے گا تو اپنی راہ مین کانٹے بوئیگا اسکے ظاہری بشرہ پر کوئی اعتبار نہ کرے گا اور اسکی نیکیان ضائع ہوجائینگی۔

شریف کے خصائل مین سے ہے کہ اپنے مافوق کی رضاجوئی مین جسقدر تکلیفین برداشت کرے اس سے زیادہ اپنی ماتحت کی نیک خواہی مین اور اپنے سے قوی کی جسقدر باتین برداشت کرے اس سے زیادہ

اپنے سے ضعیف کی۔ سب سے جلد جن چیزون سے جان گھل جاتی ہے
وہ یہ ہین۔ غصہ پیکر رہجانا۔ عادتون کا قاصر رہنا۔ نصیحت کا منہہ پر ارنا اور
خوش تقدیر لوگون کا عقلا پر ہنسنا۔ عاقل کو لازم ہے کہ جس حال ہین ہو اس
سے زیادہ ہی کے لئے کسب کرے اور اسی کی نوکری کرے جسکے
اخلاق اس سے ملتے جلتے ہون۔ جب تم کسی شخص کے نوکری کرو
تو اسکو دیکھہ لو کہ اسکو کس بات کی احتیاج ہے کیونکہ جس کام پر تمکو کوئی مامور
کرے اسمین وہ تمسے کم ہوگا یا زیادہ۔ جو تم سے کم ہے اسکو اسکی احتیاج
ہے کہ تم اسکی ذمہ داری کو اپنے سر لے لو اور اسکے کسی کام کو غور و تامل
کئے بغیر نہ چھوڑو اور جو تم سے زیادہ ہے اسکے لئے لازم ہے کہ جو
کام تم کرو اسکی مقدار سے اسکو مطلع کرتے رہو اور جو کچھہ اسکے سامنے پیش
کرو اسکا ثبوت محفوظ رکھو کیونکہ وہ تمکو اپنی طرف سے صرف نگران مقرر کرتا ہے
بے اطمینان زمانون مین کامون کو پورے شرایط کے ساتھہ اور عدل
کے مطابق انجام دو ورنہ تمہاری کوشش رایگان جانے کی اور جس امر
کے لئے تم مصیبت جھیلوگے اسمین تمہاری بدنامی ہوگی بلکہ تا وقتیکہ تمہاری
مروت تمہارے دین اور تمہارے اخلاق مین خلل نہ واقع ہو تمکو زمانہ کی طبیعت

کے مطابق کام کرنا چاہیئے مگر جب ان تینوں چیزوں پر آنچ آئے تو انکے بچانے کے لئے مال کی پروا نہ کرو ورنہ جسقدر تمکو مال مین نفع ہوگا اُس سے زیادہ تمہاری جان کا خسارہ ہوگا -

تنخل چار ہی چیزون مین اچھا ہے - دین - حرم - زمانہ زندگی - اور جنگ کرنے مین جسنے اپنی نسبی شرافت مین اپنی ذاتی شرافت بھی ملائی اسنے اپنے ذمہ کا حق ادا کیا اور دلیل کے ساتھ فضیلت کا دعوے کیا اور جسنے اپنی ذات سے غفلت اور اپنے باپ دادون کی شرافت پر قناعت کی اسنے اپنے بزرگون سے بدسلوکی کی اور اسکو حق نہ رہا کہ اُنکی وجہ سے اورون پر مقدم سمجھا جائے - جسکی ہمت تمہاری ہمت سے پست اور جسکی حرص تمہاری حرص سے زیادہ اور جسکی چالین تمہاری چالون سے بڑھی ہوئی ہون اسکی طرف راغب نہ ہو - اگر تم ایسے شخص کی نوکری کرو جو کسی بات مین تمسے بڑھا ہوا ہو تو اس امر مین اُسکے سامنے اسقدر سبے عیبی وعمدہ پابندی اوقات کا ثبوت دو کہ اسکی فوقیت کی مکافات ہوجائے - اور اگر ایسے شخص کی ملازمت مین رہو جس سے تم بڑھے ہوئے ہو تو اسکی محنت کا پورا معاوضہ دو اور سپر اسکا بہت کچہہ فائدہ بھی

کرود - علم کی نسبت صرف اُسکی طرف ہوتی ہے جو غلبہ کی قدرت رکہتا ہے - ستایش زنکوہش صرف اُسکی ہونی چاہیے جسکو بہلے اور بُرے فعل پر وثوق رہو -

حاکم کو لازم ہے کہ سزاؤن مین نرمی برتے اور مجرمین سے درشتی کے ساتہہ پیش نہ آئے کیونکہ اگر یہ نہوتے تو اسکو انکا حاکم بننا کہان نصیب ہوتا - بوڑہے کے لیے عیب ہے کہ امید کا غلام بنا رہے اور اسکی جو خواہش کمزور ہو گئی ہے اسکا خیال کرے اور اسکے لیے ہنر ہے کہ اپنے ذکر باقی رکہنے کی فکر کرے نوجوانون کو ایسے باتون سے بچاے جنکے تہوڑی فائدے اُنکو فریفتہ کرین اور انجام کار اپنی بُرائی کے ورطہ ہلاکت مین ڈالین اور اسکی سخت کوشش کرے کہ اپنے اعضا کے الگ الگ ہو جانے سے پیشتر ہر بُری بات کے مقابل مین جو اُس سے سرزد ہوئی ہو کسی اچھی بات کا نقشہ جما جاے - جو غذائین کہانے والے کے موافق ہوتی ہین وہ ایسی خوش مزہ معلوم دیتی ہین اور جو طبیعت کے مخالف ہوتی ہین انکو کہانے والا خوش ذایقہ معلوم دیتا ہے - اگر تم مال کے طالب ہو تو اس کا حال سنتے رہنے سے اسکے حاصل کرنے مین

زیادہ زمانہ صرف کرو اور اگر علم کے ہو بیان ہو تو اسکے جمع کرنے سے اسکی مشق اور اسمین غور و فکر کرنے مین زیادہ وقت لگاؤ - علم و مال کا چور ان سے فتنفع نہین ہوتا اور نہ ان مین حیلہ کرنے والا - کیونکہ یہ دونون کمینہ خصلتین صرف اسی نفس مین ہوتی ہین جسکی ترتیب بری اور نظام بگڑا ہوا ہوتا ہے اس لئے اسکے قبضہ کی چیز نہ پاکیزہ ہوگی اور نہ عمدہ پھل لائیگی - تمہاری کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ طالب علم کے لئے کسی چیز کے علم کو آسان کردو اور اس مشقت کے بغیر جو اسے اٹھانی پڑتی اسکو علم تک پہونچا دو کیونکہ اس سے علم کی نگہداشت تو ہوگی لیکن اسکی پاکیزگی خاک مین ملجائیگی بلکہ اسکو بقدر استعداد تھوڑا تھوڑا اسکھاؤ اور اسکو اسپر خوب غور و خوض کرنے کا موقع دو اور صواب کے راستون پر اسکو ثابت قدم بناؤ پس جب اسمین جہل صاف نظر آنے لگے تب اسپر علم کا دروازہ کھول دو - بوڑھون مین سے جو شخص کمزوری کے باعث کام نہ دیسکے اسکی بھلائی سے نا امید ہونا چاہیئے جب تک کہ ان تجربون کا حال نہ کھلے جو اسکو حاصل ہین - پس اگر وہ تجربون سے مالامال ہے تو اسکی ضرورت باقی ہے اور اگر تہیدست ہے تو اسکی جانب رغبت کا خاتمہ ہو چکا ہے کسی واقعہ مین اگر تمکو مشورہ

کی ضرورت ہو تو آزمایش کے طور پر پہلے اسکو جوانون سے کہو اور آخر مین عمدہ جانچ پرتال کے لئے بوڑھون کی طرف رجوع کرو - جس شخص کی دقفیت تمہارے ہم پلہ ہو اسکی راے تمہارے حق مین خود تمہاری راے سے بہتر ہوگی کیونکہ وہ تمہاری نفسانیت سے خالی ہے - حاکم کو محکوم سے سب سے زیادہ قریب کرنے والی چیز رحمت ہے اور محکوم کے لئے حاکم کی تقرب کا سب سے بڑا ذریعہ اطاعت ہے - جو شخص تمہارے پاس آکے اسکا کہنا ایسے امر مین ہرگز نہ مانو جس سے تمہاری مروت مین فرق آئے اور تم خطرہ مین پڑو اور اس کے سوا اور باتون مین اسکی مدد کرو - ایسے شخص کی نافرمانی مین ہرگز کسی کا کہنا نہ مانو جو کہنے والے سے بڑھکر تمپر قدرت رکھتا ہو ورنہ تم جسقدر دوستی کرنی چاہو گے اُس سے زیادہ بُرائی کا نشانہ بنو گے مصیبتون پر صبر کرلینا اس سے زیادہ آسان ہے کہ گھبراہٹ کی باگ چھوڑ دیجائے اور اسکی ہلاک کرنیوالی چالین اختیار کیجائین - جسنے اپنے نفس کو محکوم بنایا نفس کے سب ماتحتون نے اسکی اطاعت کی - طب کی ابتدا بیمار کو اپنے آپ سے پرچانا اور استقلال کے ساتھ بیماری کے اعراض سے اسکے اسباب کا پتہ لگانا اور جو دوائین اور

تدبیرین کہ بیمار کے لئے آسان ہوں انکا اختیار کرنا ہے۔ رئیس نے جب سرکشی کی تو اس نے فرصت کو ضایع کیا۔ تدبیر سے دوری اختیار کی۔ بچاؤ کو عار سمجھا اور یہ گمان کیا کہ مین تنہا کافی ہون اور جہان یہ حماقت سمائی اور اسکو شکار کرنیوالا پہونچا اور اسنے دیکھہ لیا کہ وہ ذلیل و رسوا اور بے فوج و سپاہ یکہ و تنہا ہے۔ انسان کی مثال اپنی کوشش مین تیرنے والے کی سی ہے کہ ادبار کے وقت بہاؤ کے مقابلہ مین ہاتھہ پانون مارتا ہے اور اقبال کے وقت اسکے ساتھہ ساتھہ۔ الخ

بہترین عالم وہ ہے جو جاہل کو اس لڑکے کی طرح سمجھے جو باعتبار خشونت و سختی کے رحمت و نرمی کا زیادہ تر مستحق ہے اور جو کمی و فروگذاشت اُس سے واقع ہو اسمین جاہل کو معذور سمجھے اور اسکی رہنمائی و درستی مین تکلیف برداشت کرنے سے جی چرانے مین اپنے آپ کو معذور نہ سمجھے اس لئے کہ علم کا عمدہ ترین ثمرہ اپنے سے نیچے درجہ والون کو درست کرنا ہے انسان کی سب بے بسی کی دلیل یہ ہے کہ اکثر اسکو ایسی جگہہ سے نفع پہونچتا ہے جسکا اسکو گمان تک نہین ہوتا اور ایسے مقام سے ضرر پہونچتا ہے جہان سے اسکی امید نہین ہوتی۔ عقل کو نفسانی خواہش پر یہ بزرگی حاصل ہے

کہ عقل تمکو زمانے کا مالک اور خواہش اسکا غلام بنا دیتی ہے۔ جبکا نفس چھوٹی طمع اختیار کرتا ہے اسکو سچی طبیعت چھوٹا سمجھتی ہے۔ شریف پر جسقدر بوجھ لادوگے وہ سب اٹھائے گا اور اسکو وہ اپنی عزت کی زیادتی سمجھیگا لیکن اگر اسکی آزادی مین ذراسی بہی کمی جا ہوگے تو وہ اسکو جایز نہ رکھیگا اور نہ مانے گا۔ جس نے نیکوکار کی خدمت کی اسکو امور طبیعہ نے ذلیل نہین کیا۔

آدمی کو بدگمانی سے صرف اُسیوقت کام لینا چاہیئے جس وقت عقل کام نہ دے سکے عقل تمکو آغاز ہی مین انجام بتا دیتی ہے برائی کی صورت جب حرکت مین آتی اور ظہور پذیر نہین ہوتی تو گھبراہٹ پیدا کرتی اور جب ظاہر ہوتی ہے تو رنج اسکا نتیجہ ہوتا ہے اور بھلائی کی صورت جب جنبش کرتی اور جلوہ گر نہین ہوتی تو اس سے خوشی کا ظہور ہوتا ہے اور جب جلوہ افروز ہوتی ہے تو لذت اسکا ثمرہ ہوتا ہے۔ انسان کی آرائشین تین ہین۔ بردباری محبت اور آزادی۔ فیاض کا احسان نہ کرنا اور تمہارا حق عطا کرنے کے ساتھ عزت سے پیش آنا سخی کے خفیف و ذلیل کر کے بلا حق دینے سے کہین بہتر ہے۔ شریف کو لازم ہے کہ وہم و حرص سے

یہی مروت کو بچاسکے۔ عزت واردل وہی ہے جو مفلسی کے سبب سے ذلت نہ اٹھائے۔ بہترین بادشاہ وہ ہے جسکا ذکر انصاف کے ساتھ باقی رہے اور اسکے بعد والے اسکے فضائل کو پسند سمجھیں۔ بادشاہ کی موت اس عالم کے خواص کے دلوں میں زہد کی تحریک پیدا کرتی اور عوام کو عبرت دلاتی ہے۔ چیزوں کی فضیلت کو پہچانو تو تمکو اپنی فضیلت معلوم ہوگی۔ اور چیزوں پر انکی اصلیت کے اعتبار سے نگاہ ڈالو اور ان کو اعراض کے پہلو سے نہ دیکھو تب تمہاری محبت انکے ساتھ دائمی ہوگی اور تمکو ان سے پائدار فائدہ پہونچے گا۔ خراب بناوٹ والے سے بناوٹ کا پردہ اُٹھادیتی ہے۔ اور یہی حال قابو قدرت کا بھی ہے اس لیے جہاں بات اثر کرے وہاں لات سے کام نہ لو۔ عدل کو پیشرو بناؤ محبت پر فتح پاؤگے۔ عاقل کو چاہیے کہ اپنے دوست کی دوستی کو اچھے برتاؤ اور عمدہ رکھ رکھاو کے ذریعہ سے پرورش کرتا رہے جسطرح نوزائیدہ بچہ کی اور اپنے لگائے ہوے پودے کی پرورش کرتا ہے اور جیسی اسکی پرداخت ہوگی ویسی ہی اسمین تازگی و بہار آئے گی۔ جو کام تم چھپاکر کرتے ہو اُسپر کسی شخص کو ظاہر مین ملامت نہ کرو اور اپنے نفس سے شرم کرو

کیونکہ تمہاری جو بات اورون سے پوشیدہ ہے وہ اُس سے تو پوشیدہ
نہین ہے۔
وہم کو اپنے افعال کا حاکم نہ بناؤ اور جب تمہاری خواہش تمسے سرکشی
کرے تو اسکو عقل سے الگ نہ ہونے دو اور اسکے مقابلہ مین قوت
غضبیہ سے مدد لو ورنہ بہائم مین شمار ہوگے۔ شریف وہ ہے جو اپنے
ذمہ کے حقوق کو پورے طور پر ادا کرے اور اپنے بہتر سے حقوق بخشدے
اور اپنے دوست وبیگانہ کی ایسی باتین برداشت کرے جیسی کہ ایسے
لوگون کی برداشت نہ کی جاسکین اور اسکے نزدیک پناہ کی حرمت نسب
کی حرمت کے برابر ہو اور اسکے ساتھہ دوستی کرنے کا حق اسپر احسان کرنے
کے حق سے بڑہ چڑہکر ہو۔ جب بادشاہ کی توجہ کے باعث تم پہولے
نہ سماؤ تو سمجہہ لو کہ تمکو نشہ شروع ہو گیا اور اُسکی انتہا یہ ہوگی کہ تم لوگون کو
بے وقعت سمجہنے لگوگے اور ایسے کام جو اُنکے نزدیک قابل ملامت
ہین تمکو کرگذرنے آسان ہوجائینگے۔ کسی شخص کے بارہ مین بادشاہ کو
ایسی اصلاح نہ دو جو تمکو اپنے بارہ مین بری لگتی اگر تم اسکی جگہہ مین ہوتے
جس سے تمہاری پرانی راہ ورسم ہو اسکا ہمیشہ لحاظ رکھو کیونکہ تم مین اور اہین

آسمانی مناسبت ہے۔

اگر تم اپنے آقا کی دولت کو پائدار بنانا چاہتے ہو تو جو دولتمند کم مایہ ہو جانے یا مصیبتون کا نشانہ بننے کے باعث حاجتمند ہو گئے ہین انپر اسکی مہربانی ظاہر کرو اور جسکی دولت سختی کے باعث چلی گئی ہو اسکے پاس جبتک دولت ایسے دوست کو لاسکے جسمین بھلائی ہے اور سختی ایسے دوست کو نہ لائے جسمین برائی ہے۔ اسوقت تک اسکی مصیبت کے دور ہونے کی امید کیجاسکتی ہے۔ نفس کے ساتھہ سچی محبت یہ ہے کہ عقل کے مشورہ سے اسکو خواہشون کی زیادتی سے روک کر اسکے رتبہ پر رکھو اور اسکی طاقت سے بڑہکر اسپر بوجھہ نہ ڈالو۔ رازی کی کتابون مین لکھا ہے کہ خوف زدہ کو دلاسا دینا بھوکے کو کھانا کھلانے سے افضل ہے دولت کے زوال سے سخت تر وہ باتین ہین جو اُس شخص مین جسکی دولت چلی جاتی ہے دولت کے چلے جانے کے بعد رہجاتے ہین یعنی ہلاک کرنے والی خواہشین اور برے طریقے۔ اور مصیبتون کے رفع ہو جانے سے عمدہ تر وہ صفتین ہین جو اُس شخص مین جس سے مصیبتین دور ہوتی ہین اُنکے رفع ہو جانے کے بعد رہجاتی ہین یعنی

برداشت کی قوت اعضا کی جودت اور پسندیدہ امر کی طرف نفس کی نقل وحرکت - آدمی کا قرضخواہ اسکی بغل کے مشابہ ہے کہ اگر اس سے غفلت کرے تو اسکو رسوا کرے اور اس کے ڈھکے عیب کو کھولدے بادشاہون مین سیاست کا بڑا ماہر وہی ہے جو لوگون کے اچھے اور بُرے دونون قسم کے صفات سے کام لے جیسا کہ طبیعت غذا کے فضلے سے کام لیتی اور اسکو ایسی چیزون مین کہپاتی ہے جنسے فائدہ اُٹھاتی ہے کسی حسی یا طبیعی چیز سے جو لذت تمکو حاصل ہو اسمین پائداری نہین ہے کیونکہ اسمین بہت تیزی کی نقل وحرکت ہوا کرتی ہے - پائداری تو صرف اُس لذت مین ہے جو عقلی چیزون سے حاصل ہوتی ہے جن میں قیام ہے اور جنکے مادہ کی نگہداشت کی ضرورت نہین ہے - جو بُرے اور بدبخت لوگ تمسے دہوکا کرین اُنکے ساتھہ تمہارا نیکی سے پیش آنا تمہاری بُرائی کے ساتھہ پیش آنے سے اُنپر زیادہ تر گران گذرتا ہے کیونکہ اس ذریعہ سے تم انکو اُس چیز سے روک دیتے ہو جسکے وہ بڑے منتظر تھے یعنی تمپر اُنکے فریب کا چل جانا اور تمکو رنج مین پھنسانا - اور تمہارے احسان کے سبب سے اُن مین سے صرف وہی دب جائیگا جو بہت ہی تنگ حال

اور لڑنے سے عاجز و مجبور ہوگا - جھوٹے سے بھی کمتر وہ ہے جو اورون کے لئے جھوٹ بولے اور ظالم سے بتر وہ ہے جو غیر کے لئے ظلم کرے بُخل بلند ہمتیہ کے لئے فروتنی کو نامی گرامی کے لئے گمنامی کو اور ملنے جلنے والے کے لئے وحشت و تنہائی کو عمدہ قرار دیتا ہے اور بخیل کو اسکی ترغیب دلاتا ہے کہ حاکم ہونے کے بعد محکوم ہوکر رہے تاکہ اُسپر زیادہ خرچ کا بار نہ پڑے اور اسپر بھی وہ مقابلہ کرنے مین دل کا کمزور ہوتا ہے - اور سخاوت ان باتون مین اوسکی ضد ہے اور اعتدال یہ ہے کہ دونون مین سے اچھی باتین لے لیجائین -

جب تمھارا کوئی ماتحت تمھارے پاس سے نکلکر تمھارے دشمن کے پاس چلا جائے تو اس واقعہ کے بعد بُرائی کے ساتھہ اُسکا ذکر نہ کرو اور نہ اورون کو کرنے دو اور اوسکے تعلقات و روابط کی نگہداشت کرو اور مشہور کردو کہ وہ تمھاری سازش سے گیا ہے اور تمھین نے اوسکو اس کام پر مامور کیا ہے مگر یہ بات تمھاری زبان سے نہ نکلنے پائے تم یہ شہرت چھوڑدو اور جب یہ واقعہ تم تک پہونچے تو تم انکار کرتے رہو - پس تمھاری اس تدبیر سے وہان اسکا تبسم خاک مین ملجائیگا اور تمھارے ساتھہ اوسکی سنگدلی مین فرق آجائیگا اور اسکا

خیال رکھنا کہ اوسکے تعلقات و روابط کو بربادی مین ڈالکر واپس آنے سے اسکو مایوس نہونے دیا جائے۔ جب تم کسی کام کا ارادہ کرو تو اوسمین خودرائی نہ کرو اور اپنی کوشش سے بڑہکر اوسمین زور نہ لگاؤ اور اوسمین تمہاری وہی حالت ہونی چاہیئے جو سمندر کی چوڑائی کو طے کرنے مین کشتیبان کی ہوتی ہے کہ دہارے اور ہوا دونون کو اپنے کام مین لگاتا ہے اور جسمین اوسکا زور نہیں چل سکتا اوس سے بچکر نکل جاتا ہے کیونکہ بارہا کسی کام مین حد سے زیادہ ڈوب جانا اوسکے ہاتہ سے چلے جانے اور اپنے آپ کو خطرہ مین ڈالدینے کا سبب ہوتا ہے۔ جہان قول کی زیادتی ہوتی ہو وہان فعل کی کمی ہوتی ہے اور جہان تہمت لگتی ہے وہان بے تکلفی مین فرق آتا ہے۔ عاقل پسندیدہ حال کو اپنے دشمن کی موت سے خوش نہ ہونا چاہیئے کیونکہ فطرت اوسکو بغیر دشمن کے رہنے نہ دے گی بلکہ اوسکو لازم ہے کہ اوسکی خوشی صرف اسپر منحصر ہو کہ نیکون کو اوس سے دشمنی اور بدون کو اوسکی طرف میلان باقی نہ رہے اور انکے سوا اور بہت باتین اوسپر آسان ہون۔ اس عالم مین تمہاری جو چیز جبر آدوسرے کے قبضہ مین چلی جائے اوسپر اظہار افسوس نہ کرو کیونکہ اگر وہ حقیقت مین تمہاری ہوتی تو ہرگز اورون کے قبضہ مین نہ جاتی۔

برے زمانہ مین چونکہ احسان کی ناشکری اور بھلائی کے بدلے برائی
ہوتی ہے اس سبب سے وہ زمانہ منعمون کی طبیعتون کو بدل کر بخل و بیزاری
پر لے آتا ہے۔ کسی شخص کی شہرت سے دہوکا کہا کر اوسکی طرف مائل یا اوس سے
منحرف نہو بلکہ اسکی شہرت کے ساتھہ اوسکی آزمایش بھی کر لیا کرو۔ خوش بیان
و شیرین زبان شخص کو چاہیے کہ جو عجیب و غریب باتین اوسنے سنی ہون اونکو بیان
نہ کیا کرے اسکی خوش بیانی کا رشک لوگون کو اوسکے جھٹلانے پر آمادہ کرے گا
اور شریعت مین غور و خوض کرنا چھوڑ دے ورنہ زمانیت لوگون کو اسکے کافر
بنانے پر اوبہارے گی۔ تمہارے لئے سب سے زیادہ ضرر پہونچانے والی
چیز یہ ہے کہ تمہارے سردار کو یہ معلوم ہو جاے کہ تمہاری حالت اوس سے
بہتر ہے۔ شہر و خاندان و جسم انسان کے تناسب کی خرابی انہین سے ہر ایک
کی بیماری ہے۔

خوشنویسون کی بلاغت مین صرف اسی سبب سے کمی رہتی ہے کہ اونکی توجہ
بہت زیادہ خط کی درستی کی طرف ہوا کرتی ہے اور دو جانب توجہ کرنیوالے
کی قوت ایک جانب توجہ کرنے والے کے برابر نہین ہوتی ۔ افلاطون نے
اپنے شاگردون کو جو نصیحتین کی تہین اون مین سے بعض یہ ہین ۔ دنیا مین

تمہاری توجہ اون چیزون کی طرف ہونی چاہیئے جن سے تمہاری معاش
درست ہو اور دین مین اون چیزون کی طرف جنسے تمہارا پروردگار تمسے خوش
ہو کسی کام کو اوسکے وقت سے نہ ٹالو کیونکہ جس وقت پر تم اوسے
ٹالتے ہو اوسکے لیئے بہی کوئی کام ہوگا اور ہجوم کار کی اوسمین گنجایش نہین
ہے کیونکہ جب بہت کام ایک ہی وقت مین آپڑتے ہین تو اون مین
خلل راہ پاتا ہے۔ خیانت کرنیوالا سب سے پہلے اپنی خیانت جو اپنے
آپ سے کرتا ہے وہ فریب کے ثمرہ سے خوش ہوتا اور انصاف کے
ثمرہ سے جسمین کوئی مواخذہ نہین ہے اوسکو بہتر جانتا ہے۔ وزیر کو اسکی
ضرورت ہے کہ جو کچہہ اسکے پاس آئے اور جو کچہہ اوسکے پاس سے
جائے سب کا خلاصہ حساب تیار کرے۔ اور بادشاہ کو اسکی ضرورت ہے
کہ جو کچہہ وزیر کے پاس آئے اور علی ہذا جو کچہہ معاف کرے سب کا گوشوارہ
تیار ہو تاکہ کل مداخل و مخارج کی غرض اوسکو معلوم ہو۔ انسان کو اوسکے گمان
و اندازہ سے بڑہکر دینا اوسکے نفس کو خراب کرنا اور اسکو تقدیر کا غلام بنانا ہے
جسپر تمہاری عنایت ہو اسکی حالت اور دل دونون کو درست کرنا چاہو تو اسکو
اپنی کسی خدمت پر مامور کرو اور اپنے مہم مین اسکی افضل ترین صفت سے

کام لو اور اوسکو خدمت کا صلہ و انعام اچھی طرح دو مگر بغیر سبب کے اوسے کچھہ بھی نہ دو ورنہ وہ بلا سبب خوشی کا طلبگار ہوگا - زمانہ کے بنی کا حق یہی ہے کہ صرف اوسی وقت ظاہر ہو جب سب چیزون مین خرابیان آجائین اور جب اوسکو درست کرے تو چپ جاے - توانگر کی مفلسی سے بدتر امیدون کا اوس سے مُنہ پھیر لینا اور جو کچھہ اوسکی حاجت سے زیادہ ہو اوسکی حفاظت کے لئے اپنے سے کم رتبہ شخص سے گڑگڑانا ہے - زاہد وہی لوگ ہین جنپر طبیعت (نیچر) کا جادو چلتا ہے - جب تم سے اور کسی ایسے شخص سے جھگڑا ہو جس سے تمہاری شناسائی تہی تو جو کچھہ تمنے اوسکی مدد کی ہو اوسکی طرف اشارہ نہ کرو اور نہ ایسی بُرائی کا ذکر کرو جس سے اوس نے تمکو آگاہ کیا ہو اور تم اوس سے صلح کر لینے مین نہ شرماؤ کیونکہ احوال بدلتے رہتے ہین - غیر کے لئے کسی شخص پر غصہ نہ کرو جس سے تمہارے باہمی تعلقات خراب ہو جائین کیونکہ اکثر ایسا ہوگا کہ وہ دونون صلح کر لینگے اور تم اوس سے چھٹے رہو گے -

کسی جگہہ اگر کوئی عمدہ بات ہو اور وہ وہان سے معدوم ہو جاے تو اور جگہون مین پائیجائیگی کیونکہ عالم مین کوئی چیز ظہور پذیر نہین ہوتی جو مٹ جاے اور

اوسکا کوئی جز نہ پایا جائے ۔ جس شخص کو کوئی نعمت ملے اوسکو اس امر کی ضرورت ہے کہ اپنے حاسدون کی اور اون لوگون کی جو اوس نعمت سے محروم ہون اور تکبر کی وجہ سے اوس سے چڑہتے ہون اوس نعمت سے مدارات کرے لیکن ارباب نعمت مین سے جو نا آزمودہ کار ہین وہ ان لوگون مین سے ایک کی بہی پروا نہین کرتے بلکہ صرف معاملہ کی دشمنی کو دیکہتے ہین اور اونکو دلیل سے قائل کرا کے عامہ خلایق مین سرخرو بنتے ہین اور مکافات کے گہرے اسرار کو چہوڑ دیتے ہین - اپنی نعمت کی حفاظت کے لئے جسکے رعب داب کی تم پناہ ڈہونڈہو اونمین بُرا وہ شخص ہے جسکی ہمت دور از کار اور فکر بُری ہو اور جو ایسی لذت پر صبر کرنیوالا ہو جسکی پایداری کسی مناسبت یا اُنس سے نہو اور اچہا وہ شخص ہے جسکے نزدیک تمسے چہوٹے کی بہی وقعت ہو اور تمپر فوقیت نہ جتاتا ہو اور تمکو خود اپنی ذات کے ساتہ ملالے اور اوسکو موقع ہو کہ جس کام کے لیئے تم اوسکی طرف مائل ہوے ہو اوسکو وہ اس موقع پر کرے اوس شخص سے ڈرتے رہو جسکو قوت حاصل ہوگئی اور جسمین طمع جڑ پکڑ گئی ہو اور اسکی عمر تمہاری عمر سے کم ہو کیونکہ وہ تمہارا دشمن ہے تمہارے مال و دولت پر ہاتہ بڑہائے گا ۔ جب کسی مال کی حفاظت مین کسی رئیس کا وسیلہ ڈہونڈہو

تو اسکے کارکنون اور امر و نہی کی تعمیل کرنیوالون کسی کام مین دخل نہ دو گو اس کام
مین جسپر وہ مامور ہوے ہون تم اون سے زیادہ ماہر ہی کیون نہو - جسکو تم نے
دشمن بنایا ہے اوسکے ظلم و زیادتی کو غور سے دیکھتے رہو گو وہ چھوٹی ہی کیون
نہ ہو اور جب تک اوسکو صفائی یا اصلاح کے ذریعہ سے اپنے سے نہ مٹاؤ
آرام نہ لو - اور اصلاح زیادہ تر مفید ہے - خاص فیاض وہ ہے جسکی بخششین
اپنے پاس آنیوالون کے ساتھہ رحمدلی کے باعث بہت زیادہ ہون اور
اون سے اوسکا مقصود مباہات و مکافات نہ ہو - اور افلاطون نے لکھا ہے
کہ صحیفہ صفر رمین ہے کہ اے لوگو اس عالم مین تم اپنے نیک کامون
کو آدمی کی آنکھون سے چھپاؤ کیونکہ خود اونکے (نیک کامون کی) آنکھین
ہین جنسے وہ عالم الملکوت کے آباد کرنے والون سے قریب ہو جاتے ہین
جو انکو دیکھتے اور اونکا بدلہ دیتے ہین - اور افلاطون کا قول ہے کہ راز پوشیدہ
رکھنا رشک اوٹھا دینا اور احسان کو ظاہری حالت پر قبول کر لینا انسان کی امانت
کمال ہے - بہادر نیکنامی کو زندگی پر ترجیح دیتا ہے اور نامرد زندگی کو نیکنامی
پر - عمدہ معاوضہ دینے مین جلدی کرنی تمکو محسن کی غلامی سے آزاد کرائیگی
اوسکے رتبہ پر پہونچاے گی اور تمہارے لیے دوبارہ احسان کا ذخیرہ اوسکے

پاس جمع کرا ے گی - اور باوجود قدرت کے اوس سے رُکا رہنا تمکو ذلیل کریگا
تمہاری طبیعت کی ناقص بھلائی سے بے بہرہ اور اسمین باعتبار فعل کے
انفعال کی قوت کے زیادہ ہونے پر دلالت کرے گا -
عیب سے مانوس ہونا عیب سے بدتر ہے - جب تم کسی حاکم سے کسی کی
فریاد کرو تو تمکو چاہیئے کہ فریق ثانی کی حجت جو تمہارے مقابلہ مین ہو اوپر
اپنی حجت سے جو اوسکے مقابلہ مین ہو بہت زیادہ غور و فکر کرو اور اس سے
سمجھتے رہو کہ تمہارا فریق حق مین تمپر سبقت لیجاے اور اگر وہ اوسمین تمپر سبقت
لیجاے تو تمہارا حق کی طرف رجوع کرنا اوسپر فتح حاصل کرنے سے بہتر ہے -
ایسے شخص کی دوستی سے بچو جو سب سے زیادہ تمہاری ہی دھن مین لگا رہے
اور چاہتا ہو کہ تمہاری کوئی بات اوس سے چھپی نہ رہے کیونکہ وہ تم سے
دوستی کُٹ کرے گا اور تمکو اپنا قیدی بنا لے گا اور اگر ساتھ اسکے وہ اپنے
ساتھ رہنے والون پر بھی حاوی ہو تو تم اوس سے رہائی نہ پاؤگے - بلکہ
تمہارا دوست ایسا ہونا چاہیئے جیسے درخت کی ٹہنی کہ تمہارے ساتھ کھنچ آے
اور تمہارے ہاتھ مین ہو اور جب تم اوسکو چھوڑ دو تو اپنی جگہہ پر لوٹ جائے یعنی
اوسکے ملاپ اور عمدہ رکھ رکھاو مین کچھہ فرق نہ آئے اور تم سے دوستی مین

نفسا نفسی نہ کرے اور اسکو دوستی قطع کرنے کا سبب نہ بناسے۔ دوستون اور لونڈون کا باہمی رشک عورتون کے رشک سے زیادہ مضر ہے کیونکہ اسمین سختی و سنگدلی ملی ہوئی ہے اس لیے اسکے گناہ سے بچو اور جسپر اوسکا غلبہ ہو اوس سے کنارہ کرو۔ جس شخص مین ذاتی و آبائی شرافت نہو اوسکو اپنے برابر سمجھنا اور جس چیز کا مالک اتفاق سے ہوا ہو اور اوسکو کوشش سے حاصل نہ کیا ہو اوسپر شیخی نہ کرنا شریف کی شرافت ہے۔ اپنے قرابت مند دشمن کے احسان سے ہرگز نہ گھبراؤ کیونکہ زرہ جو بچاتی ہے اوسی تلوار کی ہم جنس ہے جو کاٹتی ہے۔

بہترین رعیت وہ ہے جو بادشاہون کی سختیان جھیلنے مین سب سے بڑھکر ہو اور رعیت کی فرمانبرداری وزیرون کی راستی کی دلیل ہے۔ اکثر ہلاکت امید پر تکیہ کرنے۔ زمانہ سے حسن ظن رکھنے۔ ہمسرون سے مقابلہ کرنے اور چھوٹی چھوٹی عداوتون کو حقیر و ذلیل سمجھنے سے ہوا کرتی ہے۔ لوگون سے اوس شخص جیسا برتاؤ کرو جسکے نزدیک توڑنے سے جوڑنا بہتر ہو اور جسپر گنہگار ٹھیرانے کے اعتبار سے برداشت کر لینے کی صفت غالب ہو اور سمجھ لو کہ غرضمین اور برے گمان لوگون کو فریب دیکر دست درازیون

اور بداخلاقیون مین پہنساتے ہین اسلیے اون سے بچے رہو اور اونکو بخشدیا
کرو ـ جو شخص اس عالم مین جسم اور اون چیزون کے جو اوسے گہیرے
ہوے ہین خدمت کرتا رہے گا اوسکو اس عالم کی جدائی شاق گذرے گی
کیونکہ اوسنے اپنے گمان کے باعث یہان سے کوچ کے لیے نہ کوئی
سامان فراہم کیا اور نہ کوئی توشہ بہم پہونچایا اسلیے اوسکی کوشش رائیگان جائیگی
اور وہ بہت پچہتائے گا اور جو شخص اس عالم سے کوچ کرنے والی چیز (روح)
کی خدمت کرتا رہے گا وہ یہان کے غلامی کے سارے اسباب کو خفیف
سمجہے گا اور اوسکو غلامی کے لباس مین نہ رہنے دے گا اور اس سبب سے
اوسکو ایسی چیزون کی کشاکش سے آرام دے گا جو اوسکو کوتاہ کرین اور
اوسکی بزرگی کو گہٹائین ـ

جو جوانی اور تقدیر کی مساعدت پر غالب آیا اور جسکو ان باتون نے اچہے
کامون سے نہین پہیرا وہی قوت والا ہے اور جسنے اپنے انجام کو آغاز ہی
مین سوچ لیا اور اوسکو اپنی پیش نظر رکہا اور اپنی فکر کو زحمت سے چہوڑا یا وہی
نیک بخت ہے اور جسنے پہلے احسان کو بغیر تقاضا کے اپنے ذمہ سے
اوتارا وہی پورا آزاد ہے ـ ناز و کرشمہ کے پہلوان سے بچتے رہو اور اسمین

سخت تر مین وہ ہے جس سے قوت غضبیہ حرکت مین آئے کیونکہ
اسکا توڑا ہوا اُجڑتا نہین اور اسکا چرکا بہرتا نہین - شریف اگر تم سے بڑہجائیگا تو
اوسکے نزدیک تمہاری وقعت زیادہ ہوگی اور کمینہ کے نزدیک ایسی صورت
مین کم ہوجاے گی اور اسکی وجہ یہ ہے کہ اوسکو وہم ہوگا کہ تمہاری وقعت اس
سبب سے تہی کہ تمکو اوسپر فضیلت تہی اور اوسکا وزن تو او سے معلوم ہوچکا اس
لئے تم اوسکے نزدیک کم وقعتی کے مستحق ٹھیرے - جو رئیس شریف ہوگا
وہ پردیس مین اپنے ہمراہیون کو اہل وعیال سمجہے گا اس لئے اون سے
نزدیک ہوگا اور دوری اختیار نہ کرے گا اور اگر وہ چہوٹی سی چیز بہی پیشکش کرینگے
تو اوسکی نگاہ مین بڑی معلوم ہوگی - کیونکہ اوسکی انسانیت اوسکو ہمراہیون کے
بغیر رہنے نہ دیگی - اور جو کمینہ ہوگا وہ پردیس مین اپنے ساتھہ والون سے گہبرائیگا
اور دوسرون کو ہمراہی مین قبول نہ کرے گا کیونکہ اوسکی طبیعت کا اقتضا یہ
ہے کہ ہمراہیون کے سوا جنکو وہ وطن مین چہوڑ آیا ہے بس اونہین پر کفایت
کرے - سخاوت کی خوبیون مین سے ایک یہ ہے کہ کسی شخص کو یہ خیال
نہین گذرتا کہ سخی مال جمع کرتا ہے اور بسا اوقات دانشمند آدمی کو اسمین مال جمع
کر لینے کا موقع ملجاتا ہے اور نہ اوسکی فضیلت مین فرق آتا ہے نہ اوسکی خوبیان

چھپی رہتی ہین - اور بارہا ایسا ہوتا ہے کہ بخیل جب کسی مصیبت مین پہنستا ہے
تو سخی ہی کی مدد سے چھٹکارا پاتا ہے کیونکہ بخیل اپنی بخالت سے عزت کی
علامتین مٹا بیٹھتا اور عامہ خلایق کو اپنے پاس سے ہٹا چکتا ہے - بخیل
اپنے مال کی حفاظت کے لئے جس چیز کو اختیار کرے اومین سب سے
عمدہ عبادت اور شریعت کی خدمت مین غلو ہے کیونکہ وہ اپنی ذاتی میانہ روی
و پرہیز کے باعث اس کام کے لئے مناسب ہے اور شریعت اسکو لوگون
کے دستبرد و شر سے محفوظ رکہے گی - کیا عجب ہے کہ سخی پر پوشیدہ رہنا
دشوار ہو اور بخیل پر ظاہر ہونا - اگر زمانہ کے فساد یا بادشاہ کی ناراضی یا اپنی
پیرانہ سالی کے باعث تم خانہ نشینی اختیار کرنا چاہو تو تمہارا یہ مقصد اوسی
صورت مین حاصل ہو سکتا ہے کہ تمکو کسی علم مین دستگاہ یا عبادت مین
شہرت ہو کیونکہ اکثر صورتون مین یہ دو باتین بدرویگی سے محفوظ رکھتی ہین
عامہ خلایق سے ایسی بے تکلفی نہ برتو جو سب کو تمہارے پاس سمیٹ لائے
اور تم اونکے ساتھہ سلوک نہ کر سکو اور جس بات کو تم ہی وہ پسند کرتے اور
ترجیح دیتے ہون اوسکو تم قائم نہ رکہہ سکو اور نہ اون سے اسقدر رکہائی کرو کہ تم اون سے
وحشت کرنے لگو اور تمکو اونکی مدد سے روک دے بلکہ اونمین جو سر آور دہ

ہون اون سے خندہ روئی اور برابری کی بات چیت کے ساتھہ ملو اور جو اون
سے کم رتبہ ہون اون سے خوش اخلاق وسلوک کے ساتھہ اور جو کمینے
ہون اون سے مہربانی وعمدہ سلوک کے ساتھہ - ایسے شخص کی صحبت سے
حذر کرو جسکی زبان اوسکی عقل سے جسکی طلب اوسکی لیاقت سے اور جسکا
رتبہ اوسکے نزدیک اوسکے واقعی رتبہ سے زیادہ ہو کیونکہ ایسا آدمی تمہاری
بدبختی کے لیے زمانہ کا بہت ہی زور آور آلہ ہوگا اور ایسا آدمی ڈہونڈہکر نکالو جس
نے اپنے قول اپنے مشاہدہ پر اور اپنے فعل کو اپنی واقفیت پر محدود رکھا
ہوا اور جو کام اوس سے ہوتا ہو اوسکو بمقابلہ اوسکے جو اوسکی شرافت کی وجہ سے
اسپر واجب ہون کم سمجھتا ہو اور جسکو اس بات پر ناز نہ ہو کہ جو بزرگی مجھہ مین
پائی جاتی ہے اوس سے میرا زمانہ خالی ہے اور جو شخص اوسکو آسمان پر
چڑہاے اوس سے یہ کہے کہ مجھے ستایش سے معاف رکھیے اس لیے
کہ مین جانتا ہون کہ جو باتین میری ظاہر ہوئی ہین وہ اون سے بہت ہی کم
ہین جو لوگون کو معلوم نہین ہین -

نفس جب عقل سے نزدیک ہوگا تو غیرت وسخاوت اختیار کرے گا
اور جب اوس سے دور ہوگا تو جسم کی اطاعت کریگا اور اوسکے ماسوا سے بجالت

اختیار کرے گا۔ جب تم کسیکی طبیعت کا امتحان کرنا چاہو تو اوسکی توہین کرو اگر وہ اسکو خفیف بات سمجھے تو اوسکا خیال دل سے نکال دو کیونکہ وہ کمزور طبیعت کا ہے اور اگر وہ تمہارے کہنے کا خیال کرے اور اسکو ہلکی بات نہ سمجھے تو اوس سے امید رکھو اور اوسکی نگہداشت کرو۔ جس سے تم مقابلہ کرتے ہو اوسکو اپنے قبضہ سے جانے دیتے ہو مگر اوسکو اپنے آپ سے کوئی ڈھر یا کوئی امید دلا کر لگائے رکھو اور اس سے بچتے رہو کہ غیظ کی حالت مین کوئی رائے قائم کرلو کیونکہ یہ وہ نشہ ہے جس کا انجام برا ہوا کرتا ہے۔

اگر کسی دشمن کے مقابلہ مین تمکو اوس سے اظہار خوشی کی ضرورت واقع ہو تو اس کام کو تمہاری شرکت کے بغیر انجام ہونا چاہیئے۔ اور تمکو اپنے نفس کو قابو مین رکھنے اور اپنے آپ سے عمدہ خصلت ظاہر ہونے کی سخت کوشش کرنی چاہیئے اور اوسکو نرمی کے ساتھ حق کی طرف کھینچنا چاہیئے۔ جب بادشاہ تمسے کسی قوم کے بارہ مین مشورہ لے تو اوسکی اصلاح چاہنے اور اوسکی لغزشون پر پردہ ڈالنے کی اوسکو ترغیب دو کیونکہ نیکی کرنے پر آمادہ کرنے مین تمہارا خطا کرنا برائی کی تحریک مین خطا کرنے سے زیادہ تر سلامتی کا پہلو لئے ہوئے ہے۔ شریف جب معاش کی فکر سے فارغ ہو گا تو اوسکو اچھے کام کرنے

کی فرصت ملے گی اور پسندیدہ کوشش سے تجاوز نکریگا اور شریر جب معاش سے بیفکر ہوگا تو اوسکو مال جمع کرنے ہر دار ہیئے اور لوگون کی لغزشون کی ٹوہ لینے کی فرصت ملے گی اور عامہ خلائق کے لیئے بُرائی کا مخزن ہوگا- آپنے معاملات مین ایسے شخص سے مشورہ کرو جسکو اُن مین وہی جوکھون اُٹھانی پڑے جو تمکو اُٹھانی پڑی ہے اور مشورہ مین وہ تمام باتین اُسکے سامنے پیش کرو جنکی فکر مین تم ہو ورنہ جتنی باتین تم اوس سے پوشیدہ رکھوگے اونہین کے انداز سے اوسکی رائے مین کمی رہے گی- جب کسی ظالم سے معاملہ کرو تو اُسکے مقابلہ مین حجت قائم کرنے کے ساتھہ اوسکی خوشنودی کا بھی لحاظ رکھو اور اپنے کام کی دھن مین اوسکو کوئی چیز ایسی نہ بتاؤ جسپر قانون وغیرہ کی رو سے وہ اوس شئے کو گھما پھرا کر اپنے مطلب پر لے آئے جسکے باعث تمھارے ساتھہ بُرائی کرنا امکان سے خارج ہو- جب تمھاری حالت تنگ ہو تو اپنے فضول اسباب کو چھانٹنے کی طرف مائل نہ ہو ورنہ فراغ حالی مین اونکا فراہم کرنا تمپر دشوار ہوگا اور جو کام اختیار کرو اوسمین ایک حصہ نقصان کا بھی رکھہ لو تاکہ تمکو پورا کرنا آسان ہو اور فارغ البالی کی صورت ہاتھہ سے نجائے- جو لوگ فضائل مین ثابت قدم ہون اونکو اون جگھون پر مامور کرو جو تم سے دور

ہون اور وہان اونکو اپنا نائب قرار دو اس لیئے کہ جو کام تمہاری طرف سے وہ کرینگے اوسمین تمکو کوئی اندیشہ نہوگا اور جو اون سے کم رتبہ ہون اور پورے طور سے اپنے نفس پر قابو نرکھتے ہون اونکو تمہارے حضور مین رہنا چاہیئے کیونکہ تم اونکو اپنی نگرانی مین درست کرلوگے اور ایسے آدمی غلامون سے زیادہ تر مشابہ ہین کیونکہ اپنے دلون کے مالک نہین ہین اور اگر ہوتے تو فضائل مین ثابت قدم رہتے اور جو اپنے دل کے اختیار مین ہو وہ غلام ہے گو اوسکے باپ دادا آزاد ہون۔

جب تمکو فراغ حالی نصیب ہو تو اورون کو چھوڑکر الدارون ہی سے میل جول نہ رکھو اور یہ نہ خیال کرو کہ اور طبقہ کے لوگون کے اعتبار سے ان سے ملنے مین کم بار پڑتا اور تھوڑا خرچ ہوتا ہے کیونکہ انکی دوستی ناکارہ اور انکی سرداری چھوٹی ہوا کرتی ہے اور انکی وجہ سے تمہاری حرص بڑھجائے گی اور محتاجون کی طرف سے تمہارا دل سخت ہوجائیگا اور تم انکو اپنے آپسے نزدیک کروگے مگر یہ ہمیشہ تم سے جلتے اور اپنا تلون ظاہر کرتے رہین گے بلکہ فارغ البالی مین خندہ روئی کے ساتھہ ایسے لوگون سے ملو جو عقل مین نامی گرامی ہون تاکہ تمکو علم و مال دونون دولتین حاصل ہون اور جو پسندیدہ یا ناپسندیدہ امر پیش آنے والا ہو اوسکا

علم انکے ذریعہ سے تمہاری پیش نظر ہے -

(۵) جس چیز سے کسی معاملہ کا کامل انتظام ہوا اسکو بادشاہ کامل آدمی سے زیادہ تر دوست رکھتے ہین کیونکہ جس سے انتظام ہوتا ہے اوس سے بادشاہون کی درستی ہوتی ہے اور وہ اسکے محتاج ہوتے ہین اور کامل آدمی اونکی فرمانبرداری تعین کرے گا اس لئے کہ سارے لوگون مین سے وہی ایک حکمت کا دوست ہوگا - جب معشوق تمہارے مفرد مرکب پر چہا جائے تو تمہارا چہٹکارا اوس سے بہت مشکل ہے - سب سے کمزور وہ ہے جسمین اپنے راز کے چہپانے کی قوت نہ ہو - سب سے زور آور وہ ہے جسکا زور اپنے غصہ پر چلے - سب سے صابر وہ ہے جو اپنے افلاس کو چہپائے اور سب سے غنی وہ ہے کہ جو کچہہ اسکو میسر آئے اوس پر قناعت کرے - جب تمکو کوئی ایسی نعمت ملے جسمین تمہاری ضرورت سے زیادہ مقدار شریک ہو تو سمجہہ لو کہ اسمین اورون کا حصہ بہی ہے اسلئے اُسکے خرچ کرنے مین جلدی کرو تاکہ اچانک چہن جانے سے محفوظ رہو - آدمی پر گران گذرتا ہے کہ اُسکا دوست دوستی سے اُسکی نوکری یا اُس سے معاملہ کرنے کے منصب پر منتقل ہو جائے کیونکہ نوکری مین اس بات کی ضرورت ہے

کہ نوکر کے دل مین اُسکی ہیبت بیٹھے اور جس کام پر اُسکو مامور کیا ہے اُسکی اچھائی برائی سے بحث کرے اور جس امر کے وقوع کا اندیشہ ہو اُسکی نسبت اُسکو ڈانٹ بتاے اور جس سے دوستی ہے اُسکے ساتھہ ایسا کرنا اُس پر گران گذرے گا اور معاملہ کرنے مین حد سے زیادہ اُسپر اعتماد کر لینے کا اندیشہ ہوگا۔ باہم معاملہ کرنے والون کی دوستی قائم نہین رہتی جب تک کہ اُنکی دوستی کی رغبت معاملہ کی رغبت سے بہت زیادہ نہ ہو جس چیز مین تم سے کوئی شخص جھگڑا کرے اُسکی نسبت جب تمکو پورا وثوق ہو تو اُن پہلوؤن کو سوچو جن سے اُسکو شبہہ ہوا ہے اس سے نفس یقین کو حق پر پہونچنے مین مدد ملے گی کسی شخص سے ایسے آدمی کے سامنے ہرگز مناظرہ نہ کرو جو اپنی وجاہت اُسکے سامنے قائم کرنا چاہتا ہو کیونکہ اگر تم موجودگی مین اُسکی خطا سے بچے رہے تو غیبت مین ہرگز نہین بچنے کے فضائل کے لئے صرف وہی جیتا ہے جو ارادی موت مرتا ہے۔ صاحب فضیلت وہی نفس ہے جو منافع کی جستجو مین رہے اور جو چیز مدت تک اُس کے پاس رہی اور جسکی منفعت اُسکی کوشش و محنت سے زیادہ ہوگئی ہو اُسمین سے باعتبار دیگر چیزون کے زیادہ تر عطا کرے اور اُسکو ایک چیز دوسری

چیز سے غافل نہ کرے ۔ جب تک ایسا آدمی پایا جاے جو صریح نحیف و
نزار و سخت افلاس مین گرفتار اور کمائی کی کمی سے بیزار ہو اسوقت تک مالدار
پر اپنی ضرورت سے زائد مال حرام ہے ۔
جس فضیلت کے سبب سے تمکو جاہلون پر فوقیت ہو اُسکا حق یہ ہے کہ تم جاہلون
کی خطاؤن کو برداشت اور اُنکی خوب رہنمائی و نگہداشت کرو کیونکہ اس سے
ثواب کے علاوہ وہ تمہارے عمدہ طور سے مطیع ہو جاینگے اور تمہاری منزلت
کا خیال رکھینگے ۔
آدمی کا رتبہ اُس جگہہ مین جہان وہ اپنی وجاہت قائم کرنی چاہے اور
خداوند عالم کا اُس سے کام لینا اُسکی اندرونی حالت اور باطن مین نیکی و
بدی کے لئے اُسکے نفس کے درست ہونے کے اندازے سے ہوتے
ہین ۔ جب کوئی شخص تمکو ایسی نعمت عطا کرے جسمین اُسنے تمکو نہ فروتنی
کی تکلیف دی اور نہ دوڑ دہوپ کی تو اُسکے عطا کرنے کے وقت اسپر
غور کرو کہ کس چیز سے اُسکا دل خوش ہوتا ہے اور اسکو اسوقت کے لیئے
جب اُسکو تم سے ضرورت پیش آئے اپنے ذمہ ایک قرض سمجھو کیونکہ شرافت
کا یہی اقتضا ہے اور مُدبر عالم تمکو اسکی جزا دے گا ۔ جب تم کسی شخص کیطرف

راغب ہو تو اپنے نزدیک اُسکی ٹھیک قیمت ٹھیرالو اور اُس قیمت کی رو سے
اسکی راے کا جو وزن ہو اور راے دینے مین جسقدر شگفتگی اُس سے ظاہر
ہو اُس کا صحیح اندازہ کرلو اور ویسی ہی شگفتگی اور اُس حق کے ساتھہ جو اسکے لئے
تمپر واجب ہو اُس سے ملو اور اسکے بعد اُس سے ایسی چیز کا سوال کرو جسکو
اُسکی طبیعت برداشت کر سکے - اور جس سے اُسکا دل باغ باغ ہو جاے
اور اگر تم ان چیزون کا خیال کر لینے سے پہلے اُس سے سوال کر بیٹھو گے
تو تم اُسکی قدر و قیمت کے متعلق اُس پر ظلم کرو گے اور اُس سے تمہارا جو مقصود
ہو گا اُس سے دور جا پڑو گے - جب تم کوئی حاجت پیش کرو تو امید جتنی باتون
کو تمہارے سامنے پیش کرے سب کے سب کو اپنے پیش نظر نہ رکھو ورنہ حرص
مین خراب ہو گے عاجزی و فروتنی مین حد سے گذر جاؤ گے اور کام نہ نکلنے
کی بدبختی مین مبتلا ہو گے بلکہ جسقدر کامیابی کی اُسمین امید ہو اُسکے ساتھہ ناکامی
کے اندیشہ کو بھی ملالو کیونکہ اس سے تمہاری کوشش پوری تمہاری قدر زیادہ
اور تمکو نقصان سے تسلی ہو گی جبتک کہ کسی شخص کے مادّہ اور اسکے رتبہ کو
جو اس کے نزدیک تمہارا ہو اور اُن تمام چیزون کو جو گھیرے ہوے ہون پوری
طور سے سمجھہ نہ لو اسوقت تک اُس سلوک کو جو وہ تمہارے ساتھہ کرے اسکے

عطیہ کی ایسی مقدار نہ قرار دو کہ جب تمہارا خیال اسکے طرف رجوع ہوگا تو وہ اسی قدر تمکو عطا کیا کرے گا۔ کیونکہ ان باتون پر حاوی ہونے سے تمپر اُسکی کمی و بیشی کا حال واضح ہوجاے گا۔ انسان جو فعل کرتا ہے اُسکے ساتھہ ایک آسمانی فعل بھی ملا ہوا ہے جو اُسکے اعتماد کو بڑہاتا اور گھٹاتا ہے اسلیے جب کسی کام مین تم کسی شخص کیطرف رجوع کرنا چاہو تو اُس سے پہلے اُسکی درگاہ مین لجاجت وزاری کرو جو عمدہ اتفاق کو حرکت مین لانے والا ہے اور اپنی امیدگاہ کی طرف دوا دوش کرنے کے علاوہ اُس لجاجت کو بڑہاؤ اور سمجھہ رکھو کہ تمہارے کام کو جیسا وہ دیکھتا ہے ویسا یہ نہین دیکھتا جسکی طرف تم رجوع ہو اس لیے ایسی چیز کا سوال کرنے سے شرماؤ جسکا سوال اوس سے مناسب نہین ہے۔ تدبیر عالم کے دشمن وہ ہین جو بھلائی کے بدلے بُرائی کرتے اپنے شریف ترین قوی کو رذیل ترین قوی کا خادم بناتے جو بات اُنکی دانست مین کھلی ہوئی ہے اوس سے عداوت رکھتے اور شریر بادشاہ کے کلام کو شہرت دیتے ہین جس سے اُسکے افعال کو قوت پہونچتی اور اُسکے غصہ کی آگ بھڑکتی ہے۔ امید کا استحکام اندرونی نیت کو غلام بناتا ہے اور وعدہ کا ایفا ظاہری فعل کو۔ اور زمانہ مین بمقابلہ ہیبت کے محبت کو زیادہ

پائداری ہے ۔ جب رئیس مین خودپسندی آے گی تو وہ اپنی وسیع دادو دہش کو تنگ اور کثرت توجہ کو جسمین اسکا خرچ نہوتا تھا کم کردے گا۔ اور جب ایسی حالت ہو تو اسکو اپنی حالت کے نقصان کا امیدوار رہنا چاہیے ۔

نفس مین جب بڑائی آتی ہے تو اسمین ہمیشگی کا خیال پیدا ہوتا ہے اسلئے وہ ایسی نیکیان کرتا ہے جو زمانہ دراز تک باقی رہتی ہین جیسے حسن سیاست اور جلب شکر اور جب نقصان آتا ہے تو اُسکو مدت کے نزدیک ہونے اور موت کے قریب آنے کا خیال پیدا ہوتا ہے اسلئے وہ فوری فائدہ کو آیندہ کے نام پر ترجیح دیتا ہے اور زمانہ آیندہ اور کارنیک کیطرف مائل نہین ہوتا۔

زمانہ بیوفا اور بُرا مصاحب ہے ۔ جب کبھی کسی شخص کا مصاحب بنتا ہے تو اُسکی صورت بدلجاتی اور اُسکے جسم مین کمزوری آجاتی ہے اسلئے اس کو اسپنے اوپر قابو نہ دو کیونکہ اگرچہ یہ تمہارے جسم و قُویٰ پر غالب آے گا لیکن تمہارے فضائل اور اُن نیکیون پر غالب نہ آے گا جنمین تمنے دادو دہش کی ہے ۔

تمہارا میلان شریف کیطرف تمکو اُس سے ملائیگا اور اُسکا مقرب بناے گا اور تمہارے اور اُسکے درمیان سے رعب وداب کے پردے اُٹھادیگا

اورکمینہ کیطرف اُس مین تم سے رُکاوٹ پیدا کرے گا اور تمکو اُس سے دور اور
اُسکی نظرون مین ذلیل کر دے گا۔ جب تم دشمن کے مقابل آؤ تو اُسکے
بارہ مین غصہ کی پیروی سے پرہیز کرو کیونکہ یہ اُس سے بڑھکر تمہارا دشمن ہے
کسی چیز سے تمہاری محبت تمہاری اور اُسکی بُرائیون کے بیچ مین پردہ ہے
اور تمہاری عداوت تمہاری اور اُسکی بھلائیون کے بیچ مین پردہ ہے۔
رئیس کو لازم ہے کہ اپنے مصاحبون پر غور کرے اگر وہ اس لائق ہون کہ
اُنپر اعتماد و اطمینان کیا جاسکے تو مال سے زیادہ اُنپر بھروسا کرنا چاہیئے اور
مال کے ذریعہ سے اُنکو فراخ حال بنانا اور اُسمین سے اُنکو عطا کرنا اور ان پر
احسان کرنے مین عدل سے تجاوز کرنا مناسب ہے اور اگر ناقابل اعتبار اور
ابن الوقت ہون تو اُن سے زیادہ مال پر بھروسا کرنا چاہیئے اور اُسمین سے
اُنکو صرف اُسیقدر دینا چاہیئے جس سے اُنکی جانین بچین اور زیادہ کے بارہ مین اُنکو عمدہ حیلون
سے ٹالتے رہنا چاہیئے یہانتک کہ معرکہ مین اُنکی جانو نکو مال سے خریدنا اور جس چیز کو
اُنپر ترجیح دی تھی اُسکے ذریعہ سے اُنہین اپنی طرف کھینچنا چاہیئے کیونکہ اس قسم کے آدمی قرض
ادا کرتے ہین اور نہ رعایت کے سزاوار ہوتے ہین حیا جب اوسط درجہ کی ہوتی ہے تو آدمی
کو معیوب چیز سے روکتی ہے اور جب حد سے زیادہ ہوتی ہے تو غیر معیوب ضروری چیز سے

بھی روکتی ہے اور جب کم ہوتی ہے تو اکثر حالتون مین زینت کے لباس سے ننگا کر دیتی ہے - آ ایسے شخص کی مصاحبت نہ کر و جو کسی اور پیرایہ مین ہو تاوقتیکہ تم علم یا کسی دوسری عمدہ صفت مین اُس سے کم نہ ہو اور جس ملک مین تم رہتے ہو اُس کی رسم کے خلاف صرف اُسی صورت مین عمل کرو جب تم اپنے عذر کو ظاہر اور مشہور کر دو اور ایسا کرنے سے حاسد کی کھسر پھسر اور دشمن کے شور و شر سے محفوظ رہو گے ـ

ارسطوطالیس کے اقوال

ارسطوطالیس نے سکندر کو لکھہ بھیجا تھا کہ مین تمکو بتاتا ہون کہ دنیا بُری ہے یہ جو کچھہ دیتی ہے لے لیتی ہے جو پہناتی ہے اُتروا لیتی ہے - اشراف کی جگہہ اجلاف کو اور کامیون کی جگہہ نکمون کو سردار بناتی ہے - ہر بات مین ہر ایک کے بدلے اُوسکو دوسرا ملجاتا ہے اور ہر بات مین ہر ایک بدل سے وہ راضی ہو جاتی ہے - ہر بہادر جنگ آزما کے گھر مین دوسرے سورما کو آباد کرتی اور ہر قوم کی کوشش کا پہل دوسری قوم کو کھلاتی ہے جسکو اپنی شیرینی کے شربت کا جام گلگون پلاتی ہے اُسکو تلخیٔ انجام سے سرنگون کر کے تلخکام کر دیتی ہے

اس سے کسی نے کہا کہ تم اپنے دوست افلاطن سے مناقضہ کیون کرتے ہو تو اس نے کہا کہ افلاطن دوست ہے، اور حق کی دوستی کو اوس پر ترجیح ہے - اس سے پوچھا گیا کہ عالم و غیر عالم مین کیا فرق ہے اسنے کہا جو زندہ و مردہ مین ہے - اس سے کہا گیا کہ تم اپنی نسبت کہو کہ کس چیز پر اعتماد زندگی کا باعث ہوتا ہے - اسنے کہا کہ اعتماد کی سخن چینی نہین ہوتی - اور اس سے سوال ہوا کہ آدمی پر کون سی چیز نہایت دشوار ہے اسنے کہا کہ خموشی - اور پوچھا گیا کہ کون سا حیوان سب سے اچھا ہے؟ اس نے کہا کہ ادب سے آراستہ انسان اس کا قول ہے کہ کسی جماعت کے بیچ مین بے سمجھے بوجھے پڑنے سے لڑائی مین نہتا جانا بہتر ہے - اور پوچھا گیا کہ فاضل کے لیے کس چیز کا جمع کرنا مناسب ہے اسنے کہا کہ ایسی چیزون کا کہ اگر اوس شخص کی کشتی ڈوب جاے تو اوسکی جان کے ساتھ وہ بھی بچ جائین - اسی کا قول ہے کہ علم مالدارون کے لیے آرایش ہے اور محتاجون کے لیے وجہ معاش جس سے وہ شریفانہ زندگی بسر کر سکتے ہین حسن صاحب حسن کے لیے برا اور دوسرون کے لیے اچھا ہے

عقلین دو قسم کی ہین پیدائشی اور سنی سُنائی - جاہل جب کوئی بات
علم کی سیکھتا ہے تو وہ علم ہی بدل کر جہل ہوجاتا ہے جسطرح کہ اچھی
غذا بیمار کے پیٹ مین جاکر فاسد ہوجاتی ہے - جسمین عقل نہین ہے
سلطنت سے اوسکی عزت نہین بڑہتی - جسمین قناعت نہین ہے
مال سے اوسکی امارت نہین بڑہتی - اور جسمین ایمان نہین ہے روایت
سے اوسکی نقاہت نہین بڑہتی انسان بغیر عقل کے گویا بیجان مورت
ہے - غم عقل کو چکر مین ڈالتا اور تدبیر کی دھجیان اوڑاتا ہے مگر جب
عاقل کو کوئی امر ناگوار پیش آتا ہے تو اوسکو ایسی تدبیر کی ضرورت پڑتی ہے
جس سے ہوشیاری کے ساتھ غم کا قلع قمع ہوجاے اور وہ عقل کو تدبیر
سوچنے مین مشغول کردیتا ہے - جھوٹ بولنے والا بادشاہ شمار نہین ہوتا
مولف کہتا ہے کہ جسطرح کہ سراب پانی نہین سمجھا جاتا -
اور ارسطوطالیس **کا قول ہے** کہ ادب کا جاہل مین آجانا ویسا ہی
بعید ہے جیسا کہ آگ کا پانی مین روشن ہونا - عالم بے عمل کے علم
کی رونق ویسی ہی کم ہوتی ہے جیسے بڑے مالدار بخیل کے مال کی -
جھوٹ بولنے والا اپنے مُنہ سے آپ رسوا ہوتا ہے -

کم تردد کے ساتھ کم۔ بدانجام زیادہ سے زیادہ خوشگوار ہے۔
جس نے مال کو شکر کے راستہ سے روکا ناشکر اوس کا وارث ہوا نصیحت
جاہل کی ایک کان سے آتی ہے دوسرے سے نکلجاتی ہے۔
بدکار کی زندگی زمانہ کی رسوائی ہے۔ نادان کو اپنے دل کی دائمی نادانی
کی تکلیف اوسیطرح محسوس نہین ہوتی جسطرح متوا سے کو اپنے ہاتھ پانون
مین چبھے ہوے کانٹون کی۔ کھلا عتاب چھپے کینے سے بہتر ہے
خیرخواہ کی مار بدخواہ کے پیار سے بہتر ہے۔
فروتنی بزرگی بڑہاتی ہے اور نخوت گمنامی کی راہ دکہاتی ہے۔ بڑہاپے
سے موت اوتنی ہی قریب ہے جتنا پکا ہوا پھل ہوا چلتے وقت گرنے سے
تنگ حالی مین حق ادا نہ کرنے والا فراخ حالی مین احسان نہ کرنیوالے
سے زیادہ معذور ہے۔ دانشمند کو چاہیئے کہ زمانہ کے ساتھ ویسی
مدارات کرے جیسے بہتے پانی کے ساتھ تیرنے والا کرتا ہے۔
آٹھ چیزون پر ہرگز رشک نہ کرنا چاہیئے۔ ناانصاف بادشاہ ناجایز دولت
مالدار بے راست گفتاری کی بلاغت۔ بیراہ و بے موقع سخاوت اور
بے خوف خدا اطاعت۔ اصلی عقل انسان کے باطن مین درخت کی

جڑون کی طرح ہے جو زمین مین رہتے ہین اور کبھی عقل جو تعلیم سے حاصل ہوتی ہے انسان کے ظاہر مین درخت کی ٹہنیون کیطرح ہوتی ہے۔ جسمون کا سہارا غذائین ہین اور عقلون کا سہارا حکمتین اس لئے جب عقلون کو حکمتین نہ ملینگی تو اوسیطرح مرجائینگی جسطرح غذا نہ ملنے سے جسم۔ شفیق معلم اپنے شاگرد کی بڑے علمون کے پہلے چھوٹے علمون سے اسیطرح پرورش کرتا ہے جسطرح مان اپنے بچہ کو غذا کے قبل دودھ سے پالتی ہے۔ جو نعمت کی ناشکری کرے وہ اگلی نعمت کے چھین لئے جانے اور زیادہ سے محروم رکھے جانے کا سزاوار ہے۔ دانشمند حاکمون کے ستانے اور اسکو چھوڑ کر جاہلون کو اپنا مقرب بنانے سے نالہ و فریاد نہین کرتا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ قسمتین رتبون کے انداز سے نہین رکھی گئی ہین۔

نیکوکار کی نیکی ظاہر ہو کر رہتی ہے گو وہ اوسکے چھپانے کی کوشش کرے جسطرح مشک گو چھپا ہوا ہو اوسکی خوشبو پھیلتی ہی ہے۔ جب اللہ تعالی نے عدل کو پیدا کیا جسکو اوس نے اپنی بارگاہ کی طرف جانے کی راہ بنایا ہے تو شیطان نے اوسکے مقابلہ مین کمی و زیادتی کو پیش کیا

اس لیئے ان دونون کو جہنم کی راہین بنایا - مولف کہتا ہے کہ عدل سے وہ افعال مراد ہین جو بندون پر واجب ہین اور جنمین زیادتی "افراط" اور کمی "تفریط" ہے اور بارگاہ باری کی طرف جانے سے مراد اللہ عزوجل کی طرف رجوع ہونا ہے کہ یہی معاد اور جنت ہے - ارسطوطالیس کا قول ہے کہ شاباش ہے اوس شخص کو جو میانہ روی کی راہ چلتا ہے کیونکہ گو اوسکی چال سست ہو وہ عنقریب منزل پر پہونچے گا اور پھٹکار ہے اوسپر جو ظلم و زیادتی کی راہ چلتا ہے کیونکہ یہ جسقدر رستہ کے طے کرنے مین مشقت اوٹھاے گا اوسی قدر منزل سے دور ہوتا جاے گا - بمقابلہ فریب دینے والے کے فریب خوردہ سعادتمند ہے - اگر سچ بولنے والی زبان پہاڑ کو ہٹ جانے کا حکم دے تو وہ ضرور ایک جگہ سے دوسری جگہہ ہٹ جاے - حکیم نیکوکار کسی کو دہوکا نہ دے گا اور دانشمند کامل کسی سے دہوکا نہ کہاے گا - مولف کہتا ہے کہ آدمی کا دہوکا کھا جانا کوئی پسندیدہ صفت نہین ہے کیونکہ اسکا شمار کم عقلی مین ہوتا ہے حالانکہ لوگون کا اکثر گمان ہے کہ یہ اچھی صفت ہے کیونکہ یہ مقولہ سنا جاتا ہے کہ "الکریم مخدوع" سخی

وہ ہے جو دہوکا کہا سے اور ایک شاعر کا یہ قول سننے مین آیا ہی کہ مصرع

اِنَّ الکَرِیْمَ اِذَا مَا خُودِعَ انْخَدَعَ

(فیاض کو جو دہوکا دو کہا جاسے وہ دہوکا -)

اور ایک دوسرے شاعر کا قول ہے کہ ؎

ان الخلیفة للسؤال ینخدع   خادع خلیفتنا عنہا بمسألة

(اوسکے بارہ مین ہمارے خلیفہ سے سوال کرکے اوسکو دہوکا دو - خلیفہ سوال کے دہوکے مین آجایا کرتا ہے -)

لیکن جیسا کہ لوگون کا گمان ہے ویسا نہین ہے دہوکا کہا جانے سے یہان مراد یہ ہے کہ دہوکے کو جان کر انجان بنجاتا اور بناوٹ سے دہوکا کہاتا ہے ۔ چنانچہ ابو تمام طائی نے اس معنی کو کھول دیا ہے وہ کہتا ہے کہ ؎

لکنّ سید قومه المتغابی   لیس الغبی بسید فی قومه

(غبی اپنی قوم کا سردار نہین ہوتا البتہ اپنی قوم کا سردار غبی بن جاتا ہے)

ارسطوطالیس کہتا ہے کہ آدمی کو مصیبتون مین اپنے بہائیون اور تربیت دارون پر بہروسا کرنا چاہیے - قول و قرار مین راستبازون پر

اخلاص مین نیکو کار بہی پر اور مرنے کے وقت اون نیکیون پر جو پہلے سے کر رکہی ہین - جہل سے بڑہکر کوئی محتاجی نہین خود پسندی سے زیادہ کوئی وحشت نہین اور مشورہ سے زیادہ زیرک کوئی مصاحب نہین - مشورہ راے کو لغزش سے اوسی طرح پاک کر دیتا ہے جسطرح آگ سونے کو کہوٹ سے - حاکمون کا عالمون کو اپنا مقرب بنانا پوشاک و سواری سے زیادہ تر آرایش کا ذریعہ ہے کیونکہ انکی زینت تو صرف دیکھنے والون ہی کے سامنے ہے اور علماء سے جو زینت حاصل ہوگی وہ دیکھنے والون کے نزدیک بہی ہے اور اونکے نزدیک بہی جو انکی زندگی مین اور انکے مرنیکے بعد ہونگے - جسنے سخیون سے امید رکہی وہ فائز المرام ہوا - عاقل کے نفس کو عاقلون کے ساتھہ بیٹھنے مین جو خوشی ہوتی ہے وہ جاہلون کے ساتھہ کہانے پینے مین نہین ہوتی کیونکہ اوسکو دونون حالتون کے انجام کی خبر ہے - عاقل کی نصیحت عام لوگون کے لئے ہوتی ہے اور اوسکا راز خاص لوگون کے سوا اور سب کے لئے سربستہ ہوتا ہے -

بدکار کی تعظیم کرنی اوسکی بدکاری مین مدد کرنی - کنجوس سے سوال کرنا آبرو کہونی جاہل کو سمجہانا اوسکے جہل کو بڑہانا - بے عقل کو تعلیم کرنی عمر کو ضایع

کرنا اور ناشکرے کے ساتھہ احسان کرنا نعمت کا خون کرنا ہے۔
اِس لیے ان کامون مین سے جب کسی کا ارادہ کرو تو عمل کا اقدام کرنے
سے پہلے موقع ومحل کی جستجو لازمی سمجھو۔ رومیون کا قول ہے کہ بادشاہ
اگر اپنی ذات کے لئے بخیل اور اپنی رعیت کے لیے سخی ہو تو اوسکے
لیے عیب نہین ہے اور ہندیون کا قول ہے کہ بادشاہ کا اپنی ذات اور
اپنی رعیت کے حق مین بخیل ہونا درست ہے، اور ایرانیون کا قول ہے
کہ بادشاہ کا اپنی ذات اپنی رعیت کے حق مین سخی ہونا واجب ہے اور سب کے
سب اسپر متفق ہین کہ بادشاہ کا اپنی ذات کے لیے سخی اور اپنی رعیت کے
لیے بخیل ہونا عیب ہے۔ فصاحت فضیحت کی بنیاد ہے۔ جس بادشاہ
نے اپنے دین کو اپنے ملک کا خادم بنایا اوسکا ملک اوسپر وبال ہے۔
جس بادشاہ کا راز اوسکے وزیر سے آگے بڑہا وہ کمزور یا بازاریون کے
شمار مین ہے۔ جلد غصہ آجانا درندون اور بچون کی خصلت ہے۔ جماع کی
کثرت جسم کو کمزور اور عمر کو کم کرتی ہے۔ اپنی جان کو اپنی خاطر درست کرو۔
اور ارسطو نے سکندر سے کہا کہ رحیم رہو مگر تمھاری رحمت فساد نہونے
پائے۔ جو تم سے پہلے ہو گذرے ہین اون سے عبرت حاصل کرو اور

جو تمہارے بعد آنے والے ہین اون کے لیئے عبرت نہ ہو۔ جو شخص
تم سے باتین کرے اوسکا قطع کلام نہ کرو کیونکہ یہ ادب کے خلاف ہے۔
اے اسکندر سمجھ رکھہ کہ تیرے کارکنون کے عیب تیرے ہی عیب ہین۔
جب تو اپنے سپاہیون کے لیئے خون بہا مقرر کرے تو جس شخص کے
باپ سے تو واقف نہو اور جو شخص غلامی مین پیدا ہوا ہو اونکے لیئے کچھہ مقرر
نہ کر کیونکہ لوگ حمیت اور غیرت کی وجہ سے لڑتے ہین۔ اے سکندر تیرے
انعام کی کوئی حد ہونی چاہیئے کیونکہ اس سے لوگون کو تجھسے زیادہ وسیع امیدین
ہون گی۔
اے سکندر جو عمارتین تجھسے پہلے کے لوگ بنا گئے ہین اونکی شکست و
ریخت کی مرمت کرا کہ تیرے بعد والے تیری عمارتون کی مرمت کرین۔
اے سکندر اپنے دشمن کی قبل اسکے کہ وہ ہاتھہ پانون پھیلانے پائے لوٹہ لے
اور رخنہ کو وسیع ہونے سے پہلے بند کر۔ اے سکندر جب تیری کوئی اولاد
ہو تو اوسکو بیدار رکھہ اور جب کوئی آگ سلگائے تو اوسکو روشن رکھہ۔
اے سکندر جب تو کسی قوم پر فتح پاسے تو دیکھہ اون مین اپنے غصہ کو ہاتھہ
پانون نہ پھیلانے دے کیونکہ اون مین سے اکثر ضعیف و ناتوان گناہ سے

بری ہو نگے - اے سکندر جان لے کہ سنت عادلہ (قانون انصاف) مین ہے کہ جو اوس سنت پر رہو اوسکو نام نہ رکھے اور جو شخص اوسکی رسی کو پکڑے ہو اوس سے جنگ نہ کر - اے سکندر خاص و عام پر حکم جاری کر - اور اوسکا قول ہے کہ حاکم جسکو حکومت عطا کرتا ہے اوسکا وہ شریک ہوتا ہے صرف وہی تمہارا ہمنشین ہو جسپر تمکو اعتماد ہو - بہت تھوڑے ہین جنکو شہوات نے مغلوب نہ کیا ہو - آپنے دین کی بلائین اپنے ملک کے ذریعہ سے دفع کرو - اپنی دنیا کو اپنی عقبیٰ کا محافظ بناؤ - علم بادشاہون کی زیبایش ہے - جو چیز زایل ہونے والی ہے اوسمین کچھہ فخر نہین اور جسمین ثبات نہین اوس مین غنا نہین - لوگون کی ستایش حاصل کرو کیونکہ اون کے ستایش کی عمر تمسے بہت زیادہ ہے - عذاب کو اپنی آنکھون کے سامنے رکھو - اور جو نعمتین اللہ نے تمکو عطا فرمائی ہین اونپر غور کیا کرو - قناعت کرو غنی ہو جاؤ گے - دنیا پر نہ جھکو کیونکہ تمکو اسمین بہت تھوڑا رہنا ہے -

اور ارسطو نے کہا تھا کہ اے سکندر قدیم گھرانون کی مدد کرو اون کی حالت متزلزل ہو کیونکہ اونکے اسلاف اونکے لئے مایہ فخر ہین - اے سکندر یہی شرف تیرے لئے کافی ہے کہ بادشاہون کی اولاد تیری طرف مائل ہے - ارسطو کہتا ہے کہ

جس شخص کے دل مین دنیا جو ہمیشہ قطع تعلق کرنے والی ہے جمی ہوئی ہو وہ عجیب و غریب آدمی ہے۔ جس بادشاہ نے اپنے سپاہیون اور فوجی افسرون پر ظلم و تعدی کی وہ ہرگز موت سے بے کھٹکے نہین ہے۔ جس بادشاہ نے اپنے چھوٹے معاملہ کو برباد کیا وہ بڑے معاملہ مین بے خطرہ نہین ہے۔ ہٹ بادشاہون کے لیے ہلاکت ہے۔ جو بادشاہ اپنی راے کی غلطی کو معلوم کرکے اوسپر قائم رہے وہ اپنے آپ کو برباد اور اپنے دشمنون کو مسرور و شاد کرنیوالا ہے۔

جس بادشاہ نے اپنے سے آگے کے قابل تعریف بادشاہون کی تعریف کی اور قابل مذمت کی برائیون سے احتراز کیا اوس سے بھی اوسکے بعد ایسا ہی برتاؤ ہوگا۔ جس بادشاہ نے زور آورون پر نظر رکھی اور کمزورون کے معاملہ کو نظر انداز کیا اوسکی مثال اوس باغ والے کی سی ہے جو شاداب درختون کو سیراب کرے اور جو مرجہاے ہون اونکو چھوڑ دے۔ اور اوس نے اسکندر سے کہا کہ صیغۂ جنگ کے انتظام مین مقتول کی اولاد کا وظیفہ مقرر کر اور جسکے چہرہ پر زخم لگا ہو اوسکو انعام دے اور جس نے پیٹھہ پر زخم کھایا ہو اوسکو صرف باتون سے ملامت کر لڑائی مین جسکا کوئی عضو بیکار ہوگیا ہو وہ جبتک زندہ

رہے بجہیر اوسکی پرورش واجب ہے لڑائی مین کم عمر کو ہرگز آگے نہ بڑہا کیونکہ زندگی کی محبت اوسکو مقابلہ سے روکے گی اور نہ پیر فرتوت کو کیونکہ برودت رطوبت اوسمین جوش نہ آنے دینگے اور نہ بڑے مالدار کو کیونکہ مال کی محبت اوسکو مقابلہ سے باز رکھے گی اور نہ غلام کو اور نہ ایسے شخص کو جو غلامی کی حالت مین پیدا ہوا ہو کیونکہ ان مین غیرت نہین ہوتی۔
حمیت اور حسب والون کو آگے بڑہا اور ایسے شخص کو جو پہلے غلبہ پا چکا ہو کیونکہ یہ اپنی نیکنامی کو بچائے گا۔ صفراوی وسوداوی مزاج والون کو آگے رکھہ کیونکہ انمین اورون سے زیادہ سہار ہوتی ہے اپنے ساتھیون کو منع کر کہ بھیڑون کی طرح ایک جگہہ جمع نہ ہون اس سے فوج کی آراستگی مین نقصان ہوتا ہے کثرت سے کمینگاہین بنا اور ہر کمینگاہ پر پیدلون کو تعینات کر کیونکہ پیدل لڑائی کا قلعہ ہین اور جب تجہے جنگ مین دشواری معلوم ہو تو مکر پر بہروسا کر کیونکہ اس سے لڑائی بہی مات ہے اور جب تجکے فتح حاصل ہو جائے تو دیکہہ اس سے سخت پرہیز کر کیونکہ فتح کے بعد سختی ویسی ہی ہے جیسے صحیح ہو جانے کے بعد مرض کا عود کرنا۔ گرے ہوے کو قتل نہ کر اور نہ ایک شب سے زیادہ شکست کہانیوالون کا تعاقب کر۔ اے سکندر اس کو

روک کہ تیرے لشکر مین بدکاری دنشہ بازی پہیلے کیونکہ یہ کمزوری کی کنجیان ہین اور سپاہیون کے آپس کی پھوٹ کو دفع کرتا رہ اس لئے کہ اسکی آگ کی لپیک بہت سخت ہوتی ہے ۔ دیکھہ بذات خود ہرگز مقابلہ پر نہ جا کیونکہ اگر تو بچگیا تو خطا کا خطاؤن مین تیر پہونچانیوالا ٹھیرا اور اگر دشمنو نکے پنجہ مین پہنسا تو نادانی کا مقتول ہوا ۔ اور اوسکا قول ہے کہ ہرگز بغیر وصیت کئے رات کو نہ سو رات کو مشورہ کیا کرو کیونکہ رائے باعتبار دن کے رات کو خوب قائم ہوتی ہی ۔ رات کو مشورہ کرنا اوس شخص کا دروازہ ہے جس سے قسمت تمکو محروم رکہے ۔ دنیا پہلے کمانیوالی ہے اور سلطنت عاریت ہے بادشاہ کا ہاتہہ اسکو عزت والون کے لئے ذلت کے پہلو پر اور ذلت والون کے لئے عزت کے پہلو پر لاتا ہے تمکو میٹھے کڑوے اور نزدیک دور ہونا چاہیے بالکل نرم بہی نہ ہو کہ طمع کے دانت تمپر تیز ہون اور بالکل سخت

ع ۵ کتاب کی عبارت کا یہی ترجمہ ہوسکتا ہے لیکن اصل عبارت چونکہ مبہم ہے اس لئے ترجمہ سے بہی ظاہر نہین ہوتا کہ قائل کا مطلب کیا ہے ۔ غالباً اس سے مقصود یہ ہے کہ جو عقلا زمان یا مکان کی دوری کے باعث تمہارے مشورہ مین شریک نہ ہوسکتے ہون رات کے مشورے مین گویا ان کی عقل و تجربے سے بہی روحانی فیض پہنچتا ہے ۱۲

بھی نہین کہ لوگ تسے بہاگین - گالیان دینی سرداردن کی خصلت نہین ہے حق کی طرف رجوع کرگو تجہپر گران گذرے - اور اوسکا قول ہے کہ اے سکندر اپنے کمزور دشمن سے اس اصول پر معاملہ کر کہ وہ تجھسے زیادہ قوی ہے اور اپنے سپاہیون کی اوس شخص کی طرح لوہ لیا کر جسپر کوئی آفت آئی ہو اور وہ اوسکے دور کرنے پر مجبور ہو اور تاوقتیکہ لوگ تیرے ظلم سے بے کھٹکے نہ ہوجائین تو اپنی سلامتی کی امید نہ رکھہ اور جس چیز کو تو اپنے لئے جایز رکھتا ہو اوس پر اورون کو سزا نہ دے -

راستگوئی سے خلق کے معاملات قایم ہین اور دروغگوئی وہ بیماری ہے کہ جسکو لگتی ہے وہ جانبر نہین ہوتا - جس نے موت کو پیش نظر رکھا اوس نے اپنے نفس کو درست کیا - جسنے اپنے نفس کو ناپاک کیا اوس سے اوس کے خاص لوگ بھی دشمنی رکھین گے - جو شخص اپنے بھائیون کے چھپے ہوئے عیبون کے تجسس مین رہے گا وہ ہرگز سردار نہین ہو سکتا - جو لوگون پر جبر کرے گا لوگ اوسکی خطا کے خواہان رہین گے - جو ملامت مین افراط کریگا لوگ اوسکے جینے کو ناپسند کرینگے -

جو تعریف کے ساتھہ مذمت کے ساتھہ جلنے والے سے اچھا رہا - جو بادشاہ

سے دست و گریبان ہوا وہ اپنے وقت سے پہلے مرا - جو بادشاہ بازاریون سے جھگڑا اوسنے اپنی شرافت ڈبوئی -

جو بادشاہ ذلیل چیزون کی طرف جھکا اوسکے لئے موت ہی مناسب ہے - جو دنیا کی محبت مین حد سے گذر گیا وہ محتاج مرا - شراب مین حد سے گذرنا کمینون کی خصلت ہے - جو اپنے حاسدون سے پہلے مرا اوس سے حاسد خوش ہوئے - حکمت اوسکے لئے شرف کا باعث ہے جسمین کوئی اگلی بزرگی نہین - لالچ ایسی ذلت کا سبب ہوتا ہے جو کبھی نہین جاتی - بخالت بزرگی کو مٹاتی اور جان کو ہلاکت کا نشانہ بناتی ہے - سوء ادب بزرگون کی عمارت کو ڈہاتا ہے - جہل سب سے برا مصاحب ہے - لوگون کے سامنے آبرو کھونا ہی بڑی موت ہے - امید کی برداشت مصیبت کی برداشت سے زیادہ دشوار ہے - اور اوس نے اسکندر سے کہا تہا کہ جب کسی گروہ پر تو فتح پالے تو غصہ کے ہتیارون کے ساتھ لڑائی کے ہتیار بہی رکھہ دے کیونکہ وہ اوس حال مین دشمن تہے اور اس حالت مین غلام ہین -

کمزور کی دوستی خوشامد اور زور آور کی فروتنی دعالی ہمتی شمار ہوتی ہے - زمانہ ہر شخص پر اثر کرتا اور افعال کو پیدا کرتا نشانیون کو مٹاتا اور یاد کو بہلاتا ہے - البتہ محبت

جو لوگون کے دلون مین بیٹھہ جاتی ہے وہ آیندہ نسلون تک بطور وراثت کے پہنچتی ہے۔ بے سبب پتھر کھینچکر مارنے سے بے معنی لفظ اوٹھا کا زیادہ سخت معلوم ہوتا ہے۔ جب تم بادشاہ عادل کی قوت الٰہی کے مقابلہ مین دیکھنا چاہو تو قوانین پر نگاہ ڈالو۔ تمکو اون مین تنگ دلی کی باتین اور خرافات کی مشابہ چیزین ملینگی جو عادت کے سبب سے لوگون کے نزدیک ایسے معتبر ہو گئی ہین کہ وہ اون کی حقیقت کو پہچان نہین سکتے۔ آدب امیر کی امارت کو زینت دیتا اور فقیر کے فقر کو چھپاتا ہے۔ شہوت ہی سے لذت ہے نخشش ہی سے سخاوت اور شجاعت ہی سے عزت۔

حکمت کا گفتگو کے وقت پتہ لگتا ہے شجاعت کا غصہ کے وقت اور پارسائی کا شہوت کے وقت۔

جسنے آدمیون سے شرم کی اور اپنی روح سے شرم نہ کی اوس کے نزدیک اپنی روح کی کچھہ قدر نہین ہے۔

اس سے پوچھا گیا کہ کون سے پیامی کو زیادہ کامیابی ہو سکتی ہے اوسنے کہا کہ جسمین عقل کے ساتھہ جمال بھی ہو۔ اور کسی نے اس سے پوچھا کہ تمھارے نزدیک کسوقت جماع کرنا مناسب ہے۔ اوس نے کہا کہ جب کمزور ہونیکی خواہش ہو۔

اس نے ایک کمزور آدمی کو دیکھا کہ زیادہ کھاتا پیتا اور یہ سمجھتا ہے کہ اس سے اوسکو قوت ہوگی - اسپر اوس سے کہا کہ اے شخص زیادہ غذا کے تیرے جسم مین داخل ہونے سے قوت نہ ہوگی بلکہ زیادہ غذا کے نیگ لگنے سے -

ایک شخص نے اسکے سامنے بہت ہی طولانی گفتگو کی تو اس نے اوس سے کہا کہ تمہاری تقریر کے اول کو تو مین بہت دیر ہو جانے کے باعث بھول گیا اور اوسکے آخر کو اول سے میل نہ کھانے کے سبب مین نہین سمجھا -

اس سے سوال کیا گیا کہ شریر آدمی لوگون کے سر کیون ہو جایا کرتے ہین - اسنے کہا کہ اس سبب سے کہ جب لوگون پر تہمتین لگا ئینگے تو اونہین انکی برائیون پر توجہ کرنے کی فرصت نہ ملے گی - اور اسکا مقولہ ہے کہ مجھے "مین نہین جانتا" کہنا اسقدر بھلا معلوم ہوا کہ جو مین جانتا ہون اوسکی نسبت بھی یہی کہہ دیتا ہون -

لوگون کو ذلت کے وقت نہین بلکہ قابو و حکومت کے وقت آزماؤ کیونکہ جسطرح چرخ دینے سے سونے کی آزمایش ہوتی ہے اوسیطرح قابو سے آدمی کا امتحان ہوتا ہے - اسی وقت نیک سے نیکی اور بد سے بدی ظاہر ہوتی ہے -

آداب نفس کے معاون ہین - مین اس غرض سے علم کی تلاش نہین کرتا کہ مین اوسکی چوٹی پر پہونچ جاؤن اور اوسکی انتہا کو پالون بلکہ اوس چیز کی جستجو کے لئے ہی

جس سے ناواقف رہنے کی گنجایش نہین ہے۔

ایک دن افلاطن نے ارسطوطالیس سے پوچھا کہ باریتعالے کے وحدت پر کیا دلیل ہے؟ اوسنے کہا کہ جو دلیل مین ایجاد کرونگا وہ اوس کے مخلوقات سے زیادہ اوسپر دلالت کرنے والی نہوگی (اور ابو العتاہیہ نے اسی مضمون کو نظم کیا ہے جسکا ترجمہ یہ ہے)

تعجب ہے! کیسے ہین منکر ذلیل — جو کرتے ہین انکار رب جلیل
ہر اک شے مین موجود ہے یہ دلیل — کہ وہ ایک ہی ہے بلا قال و قیل

سقراط کا کلام

سقراط سے کسی نے کہا کہ تم بہی کتنے محتاج ہو!! اوسنے کہا کہ اگر تم محتاجی سے واقف ہوتے تو تمکو اپنے درد سے سقراط کی ہمدردی کی فرصت نہ ملتی **مولف کہتا ہے** اوسنے کنایۃً یہ کہا کہ توانگری قناعت ہی ہے جسکو سقراط سمجہا ہے اور محتاجی سے اوسکی مراد جہالت ہے جو روح کی محتاجی ہے کیونکہ آدمی نفس کی خواہشون کا غلام ہے اور مال کا ہونا جسم کی محتاجی ہے اور اوس کے نزدیک آدمی جسم کو کوئی بڑی چیز نہین سمجہتا۔ اور ایک عورت نے سقراط

سے کہا کہ تم کیسے بدشکل ہو! تو اوس نے کہا کہ اگر تو زنگ خوردہ آئینہ نہوتی تو تجھے میری صورت بُری نہ نظر آتی **مولف کہتا ہے** کہ اوسنے عورتون کے کم عقل ہونے کی طرف اشارہ کیا جسکی غایت یہ ہے کہ وہ اصلی خوبصورت و بدصورت مین بھی تمیز نہین کر سکتین۔ اوس سے کسی نے پوچھا کہ اسکی کیا وجہ ہے کہ مین تجھہ مین غم کا کوئی اثر نہین دیکھتا۔ اوس نے کہا کہ مین دنیا کی کسی ایسی چیز کا مالک ہی نہین ہون جسکے چلے جانے سے مجھے غم ہو۔ کسی نے اوس سے پوچھا کہ اگر تمہارا یہ مٹکا ٹوٹ جاے تو تم کیا کرو اوس نے کہا کہ اگر مٹکا ٹوٹ جائیگا تو اوسکی جگہہ تو نہین ٹوٹے گی۔ ایک شخص نے اوسکو پھٹا ہوا کمل پہنے دیکھکر تعجب کیا اور کہنے لگا کہ یہ گمراہی کے ناموس کا بانی ہے۔ اسپر سقراط نے اوس سے کہا کہ اے شخص ناموس حق (شریعت حقہ) کی علّت کچھہ نیا کمل نہین ہے۔ **مولف کہتا ہے** کہ انکے یہان "ناموس" شرع و اوضاع شرعیہ کو کہتے ہین اور سقراط بانیان شریعت مین سے ایک تھا مگر اوسکی قوم والون نے اوسکی قدر نہین کی اور انتہا یہ ہوئی کہ اوسکے بادشاہ نے اوسکو مروا ڈالا اور سقراط کا قول ہے کہ غصہ کی دوا خموشی ہے۔ انسان کے لئے سب سے زیادہ مضر چیز اپنے نفس سے راضی ہونا ہے اور جو شخص اپنے نفس سے راضی ہوا بیر

جو کچھہ لازم ہے اوسکی انتہا تک اوسکا پہونچنا بند ہو گیا - خود پسند اپنی ذات مین
ایسی چیز سمجھتا ہے جو اوس سے زیادہ بزرگ ہے اسلیے اپنی ذات کی نسبت
اوس سے خوشی کا ظہور ہوتا ہے - جاہل کا گم گشتہ مال موجود نہین ہے -
مولف کہتا ہے کہ اسکا مطلب یہ ہے کہ جاہل کا گم گشتہ مال حکمت ہے
اور جاہل کو خبر نہین کہ وہ اوسکا گم شدہ مال ہے اسلیے وہ اسکی تلاش نہین کرتا
پہر کیونکر وہ اوسے مل سکتا ہے اور اوسکا مقولہ ہے کہ عالم جہان جاے اوس کا
مال اوسکے ساتھہ ہے **مولف کہتا ہے** کہ اس سے اوسکی مراد یہ ہے
کہ عالم کا مال علم ہی ہے اسلیے وہ کسیطرح اوس سے جدا نہین ہو سکتا جیسا کہ
ایک دوسرے حکیم نے کہا ہے کہ "وہ مال جمع کرو کہ اگر سمندر مین کشتی ٹوٹ جاے
تو تمہارے ساتھہ تیرے" اور سقراط کہتا ہے کہ حکیمون کی راحت حق کے
ملنے مین ہے اور نادانون کی باطل کے ملنے مین - چراگاہ عالم کا چشمہ زبردست
بادشاہ ہے - اس سے پوچہا گیا کہ تم نے فضیلت کی تلاش کب سے شروع کی
اسنے کہا کہ جب سے مین نے اپنے نفس کو ڈانٹنا شروع کیا - اور اسکا قول ہے
کہ جسکو حکمت عطا ہوئی اور اوسنے سونے چاندی کے لیے گریہ وزاری کی اوسکی
مثال اوس شخص کی سی ہے جسکو سلامتی ملے اور اوسنے بیماری کے لیے داد یلا

مچائی کیونکہ حکمت کا ثمرہ سلامتی و سعادت ہے اور سونے چاندی کا نتیجہ کلفت و شقاوت -

افلاس عاقل کو کمینہ خصلتون سے بچانے کیلیئے قلعہ ہے اور جاہل کی راہ اونہین کی طرف ہے **مولف کہتا ہے** کہ یہ قول ایک عربی شاعر کے قول کا سا ہے ؎

اِنَّ مِنَ العِصمَۃِ ان لا تجد

(یہ بھی ہے ایک بچاو کہ کچھ بھی نہین ملے)

سقراط سے کہا گیا کہ ایک گروہ نے کل تمکو پکڑ لینے کا ارادہ کیا ہے - اوسنے کہا کہ اگر ایسا ہوا تو کل میرا علم اونپر ظاہر ہوگا - اور کسی نے اوس سے پوچھا کہ اسکی کیا وجہ ہے کہ تمہارے شاگرد شعر کہتے ہین اور تم نہین کہتے ؟ جواب دیا کہ مین اوس سان کی مانند ہون جو لوہے کو کاٹنے کے قابل بنا دیتا ہے اور خود نہین کاٹتا - اسی کا مقولہ ہے کہ خوشی کے اندازہ سے ناخوشی بھی ہوا کرتی ہے - ایک شخص نے اپنے غلام کو سزا دینی چاہی اوس سے سقراط نے کہا کہ اوسکی خطا معاف کردے کیونکہ اپنے غلام کے بگاڑ سے تیرا درست ہونا اس سے بہتر ہے کہ اپنے بگاڑ سے تو غلام کو درست کرے - ایک شخص نے اس سے کہا کہ سقراط

تم بہت ہی بدصورت ہو اس نے اوسکو جواب دیا کہ نہ تمہاری صورت کا اچھا بنانا
تمہارے اختیار مین تھا کہ تمہاری تعریف کیجاے اور نہ میری صورت کا بُری بنانا
میرے اختیار مین تھا کہ میری مذمت ہو - یونانیون مین ایک پہلوان تھا جو ہمیشہ
پچھڑ جاتا تھا آخر اوس نے پہلوانی چھوڑ دی اور طبابت سیکھی اسپر سقراط نے کہا کہ اب
یہ لوگون کو پچھاڑا کرے گا - اور اسکا قول ہے کہ جہان شراب وکباب اور چنگ
رباب ہون وہان حکمت جمع کرو - ایک عورت بناؤ سنگار کرکے تماشہ دیکھنے
باہر نکلی سقراط نے اوس سے کہا کہ تو اس لیے نکلی ہے کہ شہر تجھکو دیکھے نہ کہ تو
شہر کو دیکھے - اور اسکا مقولہ ہے کہ انصاف جان کی امان ہے - حکمت خدا
کیطرف چڑہنے کا زینہ ہے - جمع کیا ہوا مال خدمت کرتا ہے اور جو شخص اپنی
سواری کے جانور کے سوا کسی کی خدمت کرے وہ آزاد نہین ہے -
اے موت کے قیدیو اپنی بیڑیان حکمت کے ذریعہ سے دور کرو - جمع کیا ہوا
مال رنج وغم کا چشمہ ہے - اسنے اپنے شاگردون سے کہا کہ ارادہ سے مرو
طبیعت سے زندہ رہو - **مولف کہتا ہے** کہ ارادہ سے مرنا یہ ہے کہ شہوت
وغضب پر حکمت کو غالب کرکے اون کو ماردیا جاے اور طبیعت سے زندہ رہنا نفس
کا بدن سے جُدا ہوکر زندہ رہنا ہے اسلیے وہ کہتا یہ ہے کہ علم وعمل کے ذریعہ سے

اپنی روحون کی تکمیل کرو تاکہ بدن کو چھوڑنے کے بعد دایمی زندگی تمہین حاصل ہو۔

اور سقراط کی بیوی جب اوسکے قتل کے باعث نالہ وزاری کرنے لگی تو اوسنے پوچھا کہ تو کیون روتی ہے؟ اوسنے کہا کہ اسلیے کہ تم ناحق مظلوم مارے جاتے ہو سقراط نے کہا کہ اے کم عقل کیا تو یہ چاہتی تھی کہ مین حق پر قتل ہوتا۔

سقراط سے مرتے وقت کسی نے پوچھا کہ اے سقراط تم اپنی نعش کی نسبت کیا مناسب سمجھتے ہو اوسنے کہا کہ اسکی فکر تو وہ کرے جسکو مکان کی ضرورت ہو۔

ایک مرتبہ سقراط بیٹھا ہوا دہوپ کہا رہا تھا کہ اوسکے پاس سے بادشاہ کا گذر ہوا مگر یہ کہڑا نہوا اسپر چوبدار نے اوسکو پائون سے ٹھوکر ماری سقراط نے کہا کہ ہان اللہ نے انسان بھی پیدا کیے ہین اور جانور بھی تمکو میرے ساتھ یہ حرکت کرنے کیا باعث ہوا؟ چوبدار نے کہا کہ بادشاہ کی تعظیم کو تمہارا نہ کہڑا ہونا۔ سقراط نے کہا کہ بھلا مین اپنے غلام کے غلام کے لیے کیا کہڑا ہوتا۔ اس اثنا مین وہان بادشاہ بھی آگیا اور اوسنے یہ گفتگو سنی اور پوچھا کہ تمکو کس نے بتایا ہے کہ مین تمہارے غلام کا غلام ہون؟ سقراط نے اوس سے کہا کہ کیا تم اپنی شہوت و غضب کے تابع فرمان نہین ہو۔ بادشاہ نے کہا کہ ہان ہون۔ تب سقراط نے کہا کہ یہ دونون میرے غلام ہین اسلیے تم حقیقت مین میرے غلام کے غلام ہو۔ اس پر بادشاہ نے اوس سے کہا کہ تم میرے ساتھ

چاہوبین تمکو مزے مزے کے کہانے کہلاونگا اور عمدہ عمدہ پوشاکین پہناونگا سقراط نے پوچہا کہ جن چیزون سے بہوک دور ہو اور شرمگاہ ڈہنک جاسے اونپر ادن کو کیا فضیلت ہے؟ بادشاہ نے کہا کہ اے سقراط تمکو ہمارے پاس آنے سے کونسی چیز مانع ہے؟ اوسنے کہا کہ جس چیز سے زندگی قایم رہے اوسمین میرا مشغول رہنا اور جو چیز موت کے مناسب ہے اوسکو مین نے لٹا دیا ہے سقراط کو زمین کے پتہرون گہاس پات اور کیڑون کے لعاب کی کوئی ضرورت نہین ہے۔ جنکے ساتہہ وہ جہان جایگا محتاج ہی رہےگا آسیر بادشاہ کے مسخرہ نے کہا کہ اے سقراط تمنے اپنی جان کو دنیا کی نعمتون سے محروم رکہا سقراط نے اوس سے پوچہا کہ دنیا کی نعمتین کیا ہین؟ مسخرہ نے کہا کہ عمدہ عمدہ گوشت کہانا شراب مصفا پینی حسین عورتین رکہنی اور ستہری پوشاکین پہننی سقراط نے کہا کہ جو عورتون پر حریص ہوتے اور اپنے پیٹ کو حیوانون کا مقبرہ بنانے مین اپنے آپ کو بندرون کتون سورون اور گدہون کے مانند بنانے پر خوش ہو اور جس نے فانی کے آباد کرنے کو باقی کے آباد کرنے پر ترجیح دی ہو کچہہ تعجب نہین ہے کہ اوسکے نزدیک یہ چیزین دنیا کی نعمتین ہون۔ اور سقراط کا قول ہے کہ حکمت کو چارپایون کے چمڑون مین جمع کرنے سے زیادہ تر اوسکو اپنے دل مین جمع کرنے کا اہتمام ہونا چاہیئے۔ بڑی

بادشاہت یہ ہے کہ انسان اپنے شہوات کا مالک ہو جاے - ایک جوان نے
سقراط سے اپنی شادی کے بارہ مین مشورہ پوچھا تو اوسنے کہا کہ دیکھو جو معاملہ مچھلیون
کو جال کے ساتھ پیش آتا ہے کہین وہی تمکو بھی نہ پیش آئے کیونکہ جو مچھلیان جال
کے باہر ہوتی ہین وہ اوسکے اندر جانا چاہتی ہین اور جو اندر ہوتی ہین وہ باہر آنے کو
تڑپتی ہین - سقراط علم موسیقی سکھیا تا تھا اسپر ایک شخص نے اوس سے کہا کہ تمکو سفید
چونڈا لیکر سیکھتے ہوے شرم نہین آتی - اوسنے کہا کہ سفید چونڈا لیکر جاہل رہنا
اوس سے بدتر ہے - اوس سے پوچھا گیا کہ سب سے خوبصورت کونسا جانور ہے ؟
اس نے کہا کہ عورت - سقراط کی زوجہ نے جو ہاتھہ مین عرق کا قرابہ لئے ہوے تھی
اوسپر حملہ کیا اور وہ عرق پر اونڈیل دیا - اسپر سقراط نے اوس سے کہا کہ ہمیشہ تو گرجتی
اور چمکتی تھی آخر برس پڑی - سقراط سے کسی نے پوچھا کہ تمکو نہایت ہی کم عقل عورت
کیون پسند آئی ؟ اوس نے کہا کہ اس لئے کہ مین اوسکے ذریعہ سے اپنے نفس
کو ذلیل کرون اور میرے اخلاق خاص و عام کیلئے درست ہو جائین - اس سے
کسی نے کہا کہ اے سقراط شہر کے لوگ تم سے ہنسی مذاق کرتے ہین اوس نے کہا کہ
اونکی دوستی کے سبب سے چاہتا ہون کہ اونکا مجھہ سے ہنسنا میرے مرنے تک تمام
ہو جائے - اور سقراط سے پوچھا گیا کہ بادشاہ سے لوگون کو کیا فائدہ ہے اوس نے

کہا کہ وہ اونکو اونکے ارادہ کے بغیر ادب دیتا اور ایک کو دوسرے کے شر سے محفوظ رکہتا ہے -

اور اوسکا قول ہے کہ عشق ایسی قوت ہے جسکو اللہ تعالی نے جاندار کے بقا کے لئے مہیا کیا ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ عشق حیوان کو جماع کی رغبت دلاتا ہے جس سے اولاد پیدا ہوتی ہے اور حیوان کی صورت باقی رہتی ہے اور اسکے سوا اوکی افراد کے باقی رہنے کی اور کوئی تدبیر نہ تہی

وہ کہتا ہے کہ عاشق اچہی ہی صورت پر اس لئے مرتے ہین کہ عمدہ ترین صورتین ظہور مین آئین سقراط سے کہا گیا کہ یہ کیا بات ہے کہ تم ہمیشہ کم عمرون سے ملاجلا کرتے ہو ؟ اوس نے کہا کہ گہوڑے پہیرنے والے جو کرتے ہین وہی مین ہی کرتا ہون کیونکہ وہ بچہیرون کو پہیرنا چاہتے ہین نہ کہ بڑی عمر کے گہوڑون کو - اسکا مقولہ ہے کہ اپنی فکرین کم کرو تمہاری مصیبتین کم ہونگی - اس سے کہا گیا کہ تم مین غم کا اثر ہم کیون نہین دیکہتے اوسنے کہا اس لئے کہ مین ایسی چیز ہی نہین رکہتا جسکے جاتے رہنے سے مجہے غم ہو - بعض شاعرون نے کہا ہے کہ

مٹاتا ہے بنے گہر گو زمانہ | وہ لے لیتا ہے جو اسنے دیا ہے
جو چاہو رنج سے محفوظ رہنا | نہ لو وہ شے جسے آخر فنا ہے

اور اسکا قول ہے کہ فضائل کا نہ جاننا موت کے برابر ہے۔ جسکا فعل اچھا نہ سمجھا جائے اوسکا خیال بہی دل مین نہ لاؤ۔ ہر شخص کا عطیہ اوسکی ہمت کے انداز سے ہوتا ہے۔ جسکو نفسانی خواہشون نے اپنا غلام بنا رکھا ہو اوسکا صاحب فضل ہونا بہت دور ہے آدمی کو اوسکے فعل سے جانچو نہ قول سے۔ بہاری کام کرو بہاری سامان جمع کرو۔ جو تمسے سختی کرے اوسکی تعریف کرو نہ کہ جو نرمی و چاپلوسی کرے **مولف کہتا ہی** کہ اسی کے مانند اہل عرب کا یہ قول ہی کہ اپنے رُلانے والے کو حاکم بناؤ نہ ہنسانیوالے کو اور اسکا مقولہ ہے کہ جاہل وہ ہے جو ایک پتھر سے دو مرتبہ ٹہوکر مین کہائے۔ **مولف کہتا ہے** کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول کہ "ایک سوراخ سے دو مرتبہ مومن کو ڈنک نہین لگتا" اسیکے مشابہ ہے۔

سقراط کہتا ہے کہ جس حالت پر تم زندہ رہنا پسند کرو اوس سے کم پر مرجاؤ۔

مولف کہتا ہے کہ مین خیال کرتا ہون کہ اوسکی مراد یہ ہے کہ نفسانی خواہشون سے حظ اوٹہانا چہوڑ دے کیونکہ یہ عمر کو تباہ کرتی ہین **اور سقراط کہتا ہے** کہ مین کثرت سے خواب دیکہا کرتا تہا کہ مین اپنے زمانہ کے لوگون کو جانتا ہون حالانکہ مین اپنے آپ کو اس صفت کا مستحق صرف اتنی بات سے پاتا تہا کہ جو کچہہ مجہہ سے پوچہا جاتا تہا اوسکے جواب مین اکثر "مجہے معلوم نہین" کہدیتا تہا **مولف کہتا ہی** کہ

یہ حکایت اور طرح سے بھی منقول ہے اور وہ یہ کہ سقراط نے کہا کہ مجھپر وحی آئی ہے
کہ مین اپنے زمانہ کے لوگون کو جانتا ہون اس سے مجھے تعجب ہوا کیونکہ مجھے معلوم
تہا کہ مجھمین یہ صفت نہین ہے اور وحی جھوٹی نہین ہوا کرتی اور اب مین سمجھا کہ مین
اس صفت کا مستحق اسوجہ سے ہون کہ مین نہین جانتا اور جانتا ہون کہ مین نہین جانتا
اور دوسرے لوگ نہ جانتے ہین اور نہ یہ جانتے ہین کہ نہین جانتے اسی مضمون کو
بعض شاعرون نے لیکر کہا ہے کہ ؎

ولیس یدری المسکین ان لیس یدری

(بیچارہ کو جہل سے بھی ہے جہل)

ایک شخص نے سقراط سے کہا کہ مجھے امید ہے کہ مین ایک سال مین فلاسفر ہوجاؤنگا
اوسنے کہا کہ اگر ایک سال مین تم بدلکر فلاسفر ہوجاؤ تو مین خودکشی کرلون۔ بعض جاہلون
نے اوسے گالیان دین تو اوسکے شاگردون نے جواب دینے کی اجازت چاہی
اسپر اوسنے کہا کہ جو بُرائی کی اجازت دے وہ حکیم نہین ہے۔

سقراط سے پوچھا گیا کہ کون درندہ سب سے خوبصورت ہے؟ اوس نے کہا کہ عورت۔

اسی سے پوچھا گیا کہ نوجوانون کے آداب سیکھنے مین کیا فائدہ ہے؟ اوس نے کہا
کہ اگر انکو اور کوئی فائدہ اوس سے نہو صرف یہی ہو کہ بُرے طور وطریق سے الگ

رہین تب بھی کافی ہے - اور اسکا قول ہے کہ جسطرح طبیب بیمارون کی سلامتی کے سبب ہین اوسیطرح قوانین مظلومون کی سلامتی کے سبب ہین - آسنے ایک بوڑہے کو دیکھا کہ علوم سے واقف ہونا چاہتا ہے مگر شرماتا ہے اوس سے کہا کہ اے شخص تجھے شرم آتی ہے کہ جس حالت مین تو آخر عمر مین ہے اوس سے افضل مین ہوجاے اور اسکا قول ہے کہ جسکو دینا نہ چاہیئے اوسکو دینا اور جسکو دینا چاہیے اوسکو نہ دینا دونون خطائین ایک ہی سی ہین - عاقل کو چاہیئے کہ جاہل سے اوسطرح باتین کرے جسطرح طبیب بیمار سے کرتا ہے - مزہ میٹھی چھری ہے - سقراط نے ایک جوان کو جس نے اپنے باپ کا چھوڑا ہوا مال لٹادیا تھا زیتون کھاتے ہوئے دیکھا تو اوس سے کہا کہ صاحبزادے اپنے باپ کا ترکہ ضایع کردینے کے پہلے ہی اسپر بسر کرتے تو عمر بھر کے لئے تمہاری یہ غذا ہوتی -

ایک مرتبہ سقراط ایک موچی کی دوکان مین بیٹھا تھا کہ موچی کو پیاس معلوم ہوئی اور اوس نے اپنے چھوکرے سے کہا کہ نان بائی کے پاس جا اور اوس سے درخواست کر کہ تھوڑی شراب مجھے قرض دے - اسپر سقراط نے کہا کہ اس سے تو بہتر یہ ہے کہ تو اپنے نفس سے درخواست کرے کہ پانی پر قناعت کرے - سقراط کہتا ہے کہ کسی چیز کے حاصل کرنے پر اوسقدر توجہ ہونی چاہیے جسقدر کہ اپنے حاصل کئے ہوے کو عمدہ

طور سے کام مین لانے پر۔ عاقل کی رایون سے ڈرو اور جاہل کے زورون سے خواب خفیف موت ہے اور موت سنگین خواب۔

ایک شخص نے سقراط کے گال پر طمانچہ مارا تو اوس نے طمانچہ کے نشان پر یہ عبارت لکھہ دی " فلان شخص نے مجھے طمانچہ مارا تھا یہ میری طرف سے اوسکا بدلہ ہے۔

ارسیجانس و سقراط کی گفتگو

ایک دن ارسیجانس نے سقراط سے کہا کہ میری اور تمہاری طبیعتین ملتی جلتی ہوئی ہین اس لئے مجھے مختصر سا ایسا دستور العمل بنادو کہ زیادہ کی ضرورت نہ رہے۔ اسپر سقراط نے کہا کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ اختصار پر تم بس کردگے تو جو باتین تمہارے لئے مفید ہین اونمین سے کچھہ بھی ہین رکھہ نہ چھوڑتا۔

ارسیجانس سوال کرکے آزمایش کرلو۔

سقراط۔ راتون کو ایسی جگہہ باتین کیا کرو جہان چمگادڑون کے گھونسلے نہ ہون۔

ارسیجانس۔ اے حکیم! تیری مراد یہ ہے کہ مین تنہائی مین بیٹھکر غور و فکر کیا کرون اور حق کی طلب کے وقت محسوسات کے ملاحظہ سے اپنے نفس کو روکون۔

سقراط- ظرف مین خوشبو بہرو-

ارسیجانس- تمہارا مطلب یہ ہے کہ اپنی عقل کو علم و فہم سے معمور کرو-

سقراط- ترازو سے باہر نہ جاؤ-

ارسیجانس- تمہاری مراد یہ ہے کہ حق سے تجاوز نہ کرو-

سقراط- چہری کی آنچ کو تیز نہ کرو-

ارسیجانس- تمہارا مقصود یہ ہے کہ جو غصہ مین ہو اوسکو اور غصہ نہ دلاؤ-

سقراط- اوس شیر سے بچو جو چوپایہ نہین ہے-

ارسیجانس- مطلب یہ ہے کہ بادشاہ سے بچے رہو-

سقراط- جب مرد تو ہیونٹی نہ بنو-

ارسیجانس- مدعا یہ ہے کہ جب تمہارا نفس خواہشون کے مار دینے پر راضی ہو جائے

تو فنا ہونیوالی چیزین جو محسوس ہوتی ہین جمع کر کے نہ رکہو-

سقراط اپنے دوستون کے ساتھ گہوڑے نہ بنو اور اپنے دشمنون کے دروازہ

پر نہ سو جاؤ-

ارسیجانس مقصود یہ کہ اپنے بہائیون سے گردن کشی نہ کرو اور جب تک

اس فانی زندگی مین ہو مطمئن مود ہو نہ بن جاؤ-

سقراط۔ کسی زمانہ مین بہار کا موسم دور نہین رہتا۔

ارسیجانس۔ تمہارا مطلب یہ ہے کہ کسی زمانہ مین فضائل حاصل کرنے کی کوئی چیز مانع نہین ہے۔

سقراط۔ ترنج کو انار سے ڈہانکو۔

ارسیجانس۔ اسکے معنی یہ ہین کہ اپنی باطنی تدبیر کو ظاہری تدبیر سے چہپاؤ جیسا قیمتی جواہرات کو چوری کے ڈر سے خاک مین دبا دیتے ہین

سقراط۔ جس نے سیاہ سے کہیتی کی اوس نے سفید سے کاٹی۔

ارسیجانس۔ تمہارا مقصود یہ ہے کہ جس نے اس تاریک عالم مین اچہے کام کئے اوسکو اللہ تعالی عالم نور مین اونکی جزا ئین دے گا۔

(گفتگو ختم ہوئی)

سقراط سے کسی نے کہا کہ فلان شخص سے تمہارا ذکر آیا مگر وہ تمکو نہین جانتا۔ سقراط نے کہا کہ اوسیکا نقصان ہے کہ وہ مجھے نہین جانتا اور اگر مین بہی اوسیکا حرج ہے کہ مین اوسے نہین جانتا کیونکہ مین ذلیل کو جاننے کی کوشش نہین کرتا۔ سقراط سے پوچہا گیا کہ کون سی چیز ارّہ سے زیادہ تیز ہے۔ اوسنے کہا کہ چغلی۔ سقراط نے ایک عورت کو دیکہا کہ درخت سے لٹکا کر اوسکو پہانسی دیگئی ہے اسپر اوسنے کہا کاش درختون مین ایسے ہی پہل

لگا کرتے - سقراط نے ایک شخص کو دیکھا کہ تیر چلا رہا ہے - مگر اوسکے تیر داہین بائین جاتے اور نشانہ پر نہین بیٹھتے ہین - اس سبب سے سقراط نشانہ کی جگہہ جا کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ مجھے اندیشہ تھا کہ اوسکے تیر مجھکو لگتے - اور یہ بھی روایت ہے کہ اوسنے کہا کہ مین نے تمام جگہون سے زیادہ محفوظ نشانہ ہی کی جگہہ کو پایا - اور سقراط نے ایک شکاری کو ایک شکیل عورت کے پاس کھڑا ہوا اوس سے کچھ خریدتے دیکھا تو شکاری سے کہا کہ تجھکو اپنے ہنر سے یہ فائدہ تو ضرور ہوگا کہ تو اوسکو جال سمجھیگا مگر دیکھ اسمین پہنس نہ جانا -

اومیرس (ہومر) شاعر کے مقولے

چھوٹا کسی چیز کے لائق نہین ہوسکتا تاوقتیکہ بوڑھی مین بہتر یا ہو جانے کی صلاحیت نہ ہو - نیک آدمی روے زمین کے سب جانورون سے افضل ہے اور برا آدمی سب جانورون سے ذلیل ہے اومیرس (ہومر) نے یہ نقل لکھی ہے کہ ایک فلاسفر کی کشتی دریا مین تباہ ہوئی تو اوس نے کہا کہ اے لوگو - ایسی چیزین جمع کرو کہ اگر سمندر مین تمہارا جہاز تباہ ہو جاے تو وہ تمہارے ساتھہ تیر کر نکل آئین اور جب تم اونکو لیکر بچ جاؤ تو تمہارے پاس باقی رہین اور وہ علوم و فضائل

ہین اومیرس کا قول ہے کہ ایسا کام کبھی نہ کرو کہ جب تمکو اوسکا عیب لگایا جائے تو تمکو غصہ آئے کیونکہ جب تم اوسکے مرتکب ہوئے تو اپنے آپ کو تمہین نے عیب لگایا - جو فروتنی سے رام ہوگا وہ فائز المرام ہوگا اور جو حلم مین نامی ہوگا وہ نامور وگرامی ہوگا مگر اوسپر فخر نہ کرنا چاہیے - فضائل کا نگہبان بن حجت تیری نگہبان بنے گی - اچھے کام کا ایک پیشرو ہوتا ہے اور تمام اچھے کامون کی پیشرو حیا ہے - اور ہر برُے کام کا بھی ایک پیشرو ہوتا ہے اور تمام بُرائیون کی پیشرو بیحیائی ہے - مجھے لوگون سے سخت تعجب ہے کہ اللہ تعالی نے تو اونکو فرشتون کی پیروی کی قدرت عطا فرمائی ہے اور وہ اوسے چھوڑ کر جانورون کی پیروی پر جھکتے ہین - **مولف کہتا ہے** کہ ان لوگون کا عقیدہ یہ ہے کہ فلسفی ہونا ہی اللہ تعالی کا اقتدا کرنا ہے اور اوسکی صورت یہ ہے کہ حق کو جانے اور نیک کام کرے - چنانچہ افلاطون نے فلسفہ کی تعریف یہ کی ہے کہ "فلسفہ انسانی بساط بھر اللہ کے ساتھہ مشابہت پیدا کرتی ہے"۔

اور اومیرس کا قول ہے کہ وہی انسان جو ہر چیز کو جانتا ہے اپنے نفس کے نزدیک کچھہ بھی نہین جانتا ہے

اسکندر کے بعض کلام

جب اسکندر نے دارا پسر دارا پارس کے بادشاہ کا ملک فتح کر لیا اور اوسکی حکومت حاصل کی تو داراکی بیٹیون کے اوصاف سنکر اونکے دیکھنے کی خواہش کی اور پھر خود ہی کہا کہ یہ برا معلوم ہوتا ہے کہ ہم تو لڑنے والون مردون پر غالب آئین اور ہم پر وہ عورتین غالب آجائین جو قید مین ہین - ایک مرتبہ سکندر نے اپنے مصاحبون مین سے ایک شخص کو ایلچی بناکر پارسیون کے پاس بہیجنا چاہا مگر اوسکو اندیشہ ہوا کہ پارسی اوس شخص سے دغا کرینگے اسپر اوس شخص نے کہا کہ مین اس سے خوش ہون کہ اپنے بادشاہ کی خدمت گذاری مین تصدق ہو جاؤن اسکندر نے کہا کہ اسی لئے تو مجھپر ضرور ہوا کہ مین تجھپر مہربان ہون - اسکندر کے پاس اوسی کا جاسوس یہ خبر لایا کہ اوسکے مقابلہ کے لئے بہت بڑا لشکر تیار رہوا ہے اس کو سنکر اسکندر نے کہا کہ بہیڑیا ایک ہی ہو تب بھی بہیڑون سے گو بہت زیادہ ہون خوف نہین کہاتا - اس سے کہا گیا کہ دارا نے جو فوج تیار کی ہے اوسمین تیس ہزار مردان کارزار ہین اوس نے کہا کہ قصاب گو ایک ہی ہو بہیڑون سے جا ہے جتنے ہون نہین ڈرتا - اسکو مشورہ دیا گیا کہ پارسیون کی لڑکیون کو اپنی

فتح کا ذریعہ بناؤ مگر اسنے کہا کہ بادشاہ کو یہ زیبا نہین ہے کہ فتح حاصل کرنے کو چوری
کرے - اور اسکندر نے اپنے ہمنشینون سے کہا کہ آدمی کو چاہیئے کہ برائی
کے ارتکاب سے شرم کرے - گہر مین تو اپنے بال بچون سے اور دوسری جگہہ اپنے
ملنے والون سے اور جہان کوئی ملنے والا نہو تو اپنی روح سے اور اگر اپنی روح کو
اس قابل نہ بنائے کہ اوس سے تنہائی مین شرم کیجائے تو اللہ تعالی سے
شرم کرنی چاہیئے - اسکندر سے ایک شخص کی چغلی کہائی گئی تو اسکندر نے
چغلخور سے پوچہا کہ کتنے دنون سے تم اوسکو جانتے ہو؟ اوس نے کہا اتنے دنون
سے اسکندر نے کہا کہ چلو ہٹو مین اوسے پہلے سے جانتا ہون - اور ایک اور
شخص نے کسی کی چغلی کہائی تو اوس سے اسکندر نے کہا کہ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ
اوسکے بارہ مین جو تم کہتے ہو اوسکو مین اس شرط پر سنون کہ وہ جو کچہہ تمہاری نسبت
کہے اوسکو مین مان لون؟ اوس نے کہا کہ نہین - اسکندر نے ایک چور کو سامنے
بلواکر اوسکو سولی دینے کا حکم دیا - چور نے کہا کہ بادشاہ سلامت مین نے جس وقت
چوری کی تہی اوسکو برا سمجہتا تہا اوس نے کہا کہ اچہا سولی پر چڑہو اور اس کو بہی بہت
ہی برا سمجہو -

بعضون نے اسکندر سے کہا کہ حضور بنفس نفیس کیون جنگ مین شریک ہوتے

ہین- اوس نے کہا کہ یہ ٹھیک نہین ہے کہ میرے ہمراہی میری طرف سے لڑین
اور مین اپنی طرف سے نہ لڑون- اوسکے مذہبی سرداردن نے اوس سے آکر کہا
کہ اللہ تعالی نے تمہاری سلطنت کو بہت وسعت دی ہے اسلیئے تمکو عورتون کی
تعداد زیادہ کرنی چاہیے تاکہ تمہاری اولاد بہت ہو- اسکندر نے کہا کہ جو مردون پر
غالب آیا ہو اوسکے لیئے یہ خوب نہین کہ عورتین اوسپر غالب آئین-
ایک روز اس نے دربار عام کیا مگر کسی شخص نے اُس سے کوئی درخواست نہ کی
اس لیئے اس نے کہا کہ مین اس دن کو اپنی سلطنت کے دنون مین شمار نہ کرون گا-
اسکندر نے اپنے دو مصاحبون کو جھگڑتے اور ہر ایک کو ایک دوسرے کی آبروریزی
کرتے دیکھا حالانکہ دونون مین پہلے دوستی تھی اسپر اسکندر نے اپنے ہمنشینون
سے کہا کہ آدمی کو چاہیے کہ جب کسی دوست سے بھائی چارہ کرے تو جو باتین
اوسکی معیوب ہون اون کو اوسکے سامنے کھولکر نہ رکھدے اور اوسکے فساد دون
سے بچتا رہے- مولف کہتا ہے کہ ابن الرومی کہتا ہے کہ

احذر عدوک مرة ‌‌ واحذر صدیقک الف مرة
فلربما انقلب الصدیق ‌‌ فکان اعلم بالمضرة

دشمنون سے اگر ڈرو اک بار (ترجمہ) دوستون سے ہزار بار حذر

بارہا جاتے ہین بدل احباب ان سے دیو بنچے کا سبب بڑے ہی حزر

اسکندر کے پاس اوسکے ایک دوست کی سنادنی آئی تو اوس نے کہا کہ مجھے اوسکے مرنے کا اسقدر غم نہین ہے جسقدر اس بات کا ہے کہ مین نے جسقدر احسان کا وہ مستحق تہا اوسقدر احسان مینے اوسکے ساتھ نہین کیا اسپر حاضرین مین سے ایک شخص نے کہا کہ بادشاہ سلامت! حضور کا فرمانا فلان شخص کے قول سے کسقدر مشابہ ہے اوسکو جب نیزہ لگا اور وہ بخوشی مرنے لگا تو اوس نے کہا کہ مجھے اپنے مرنے کا اسقدر غم نہین ہے جسقدر اس بات کا ہے کہ دشمنون مین جو میری دہاک بندہی تہی اور جو ہیبت بیٹہی تہی وہ جاتی رہی۔

اور اسکندر کا قول ہے کہ مین نے باعتبار اپنے دوستون کے اپنے دشمنون سے زیادہ فائدہ اوٹہایا کیونکہ میرے دشمن مجھپر خطا کا عیب لگاتے اور مجھے اوس سے متنبہ کرتے تھے اور میرے دوست میری خطا کو میرے سامنے عمدہ ٹھیراتے اور مجھے اوسپر جرأت دلاتے تہے۔ اسنے ایک شہر کا محاصرہ کیا تو وہان کی عورتین جنگ کرنے کو تیار ہوئین۔ اسنے لڑنے سے ہاتھ اوٹہایا اور کہا کہ یہ وہ فوج ہے کہ اگر ہم اسپر غالب آئے تو ہماری کوئی سرخروئی نہوئی اور یہ ہمپر غالب آئی تو قیامت تک رسوائی ہوئی۔

اسکندر سے کسی نے پوچھا کہ چھوٹی عمر مین تجھے اتنی بڑی سلطنت کیونکر مل گئی؟ اوس نے کہا کہ دشمنون کی دلجوئی اور دوستون کی خبر گیری سے - اور مین اومیرس شاعر کے اس قول سے عمر بھر کبھی غافل نہ ہوا "رئیس کو ساری رات سونا نہ چاہیئے" اور اسکندر نے ایک سفلے بدکردار شخص کو کہ اوسکا بھی نام اسکندر ہی تھا دیکھکر کہا کہ سُنو جی! یا تم اپنا نام بدل ڈالو یا اپنی خصلت بدلو -

باسلیوس کے بعض کلام

کلام کی خوبی پر نہ اترا جب اوسکی غرض مضر ہو کیونکہ جو لوگ زہر دیتے ہین وہ زہر کو میٹھائیون مین ملا دیتے ہین اور کلام کی درشتی پر نہ جا جب اوسکا مقصود مفید ہو اس لیئے کہ اکثر صحت بخش دوائین کڑوی کسیلی ہوتی ہین + اون فضائل کی مذمت نہ کرو جنکو حاصل کرنے کی تم مین سکت نہین ہے اور اون مین سے جسکی طلب مین تم ہو اوسکے چھوٹے ہونے کا خیال نہ کرو بلکہ اپنی قوت کی مقدار کو دیکھو کیونکہ پھولون سے شہد جمع کرنا مکھیون کے لیئے ممکن ہے اور انسان کے لیئے ممکن نہین - کیا یہ بُری بات نہین کہ ملاح اپنی کشتی کو ہر ہوا کے ساتھ نہ چھوڑے اور ہم اپنی روح کو بغیر سوچے سمجھے کل اعتقادون کے حوالہ کردین؟ جب آدمی جلوت مین

کسی چیز سے شرمائے تو اوسکو خلوت مین بھی شرمانا چاہیئے کیونکہ یہ انصاف کے
خلاف ہے کہ آدمی عوام کی عزت و آبرو کرے اور اپنی ہی جان کو ذلیل و خوار جانے
لوگون کے پاس جو کچھہ ہو سب نہ لے لیا کرو بلکہ جسکی سب خصلتین پسندیدہ ہون
اوس سے تو سب لے لو اور جسکی ایک آدہ بات اچھی ہو اوسکی صرف وہی بات لو۔
دیکھو سیب ایسی شے نہین ہے جسکی صرف خوشبو ہی مزہ دیتی ہو بلکہ اوسکے کہانے
سے بھی حظ حاصل ہوتا ہے۔ خوشبودار پہول صرف سونگھنے ہی کے ہین۔
کنیر کی پتیان صرف دیکھنے ہی کی۔ کہجور کے درختون کے پہل کام کے ہین
اور گلاب کے پودون سے پہول چن لیتے اور کانٹون کو چہوڑ دیتے ہین۔ جب
ایسی حالت ہے تو جو شخص سراپا خوبی ہو اوسکے تو قول و فعل اور سب صفات لینے
چاہئین اور جسکا صرف فعل پسندیدہ ہو اوس سے فعل اخذ کرنا چاہیئے نہ قول حکم
کے سارے اعضا خصوصاً اعضاء رئیسہ کی بڑی نگہداشت کیا کرتے ہین اس
لئے ہمکو مناسب ہے کہ نفس کے اجزا خصوصاً عمدہ ترین جز یعنی عقل کی خوب
نگہداشت کرین جسطرح کہ ایسے لوگ جو صرف حواس بدنیہ سے کام لیتے ہین
محسوس بادشاہ کی حضوری کے خوف سے غصہ کی اطاعت سے باز رہتے ہین
اوسیطرح جو شخص حواس نفسیہ سے کام لیتا ہے اوسپر واجب ہے کہ معقول بادشاہ

یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ کے خوف سے جسکے حضور مین وہ ہردم حاضر ہے۔ غصہ کی فرمانبرداری سے باز رہے۔ جب تم کسی آدمی کو اوسکی بہتری کے ارادہ سے نصیحت کرو تو اوس شخص کا پیرایہ نہ اختیار کرو جو اپنے دوست کی سخت بیماری کے علاج مین اول تو تساہل کرے اور پہر جسم کے داغنے پر آمادہ ہوجاے۔ اور جب تمکو تمہاری درستی کے لئے نصیحت کیجائے تو وہ ہئیت اختیار کرو جو طبیب کے سامنے مریض کی ہوتی ہے۔ جسطرح تمکو جسم پر اسبات مین رحم نہین آتا کہ اوسکا کوئی جزو جسمین زہر اتر گیا ہے کاٹ ڈالا جاے اور اگر تمکو اوسپر رحم آے تو حقیقت مین تم جسم کے خیرخواہ نہین بدخواہ ہو اوسیطرح تمکو نہین چاہئیے کہ نفس جب غلبہ کرے تو اوسکو ملامت کرنے مین رحم کرو کیونکہ کہتے ہین کہ جسنے اسپنے تازیانہ پر رحم کہایا وہ اپنے بیٹے کی زندگی تلخ کرنے والا ہے اور اگر ایسے جسم کو جو میلا کچیلا اور گندہ ہو صاف ستھرے لباس سے آراستہ کرنا برا ہے تو اوس سے زیادہ برا یہ ہے جان عیبون کے میل مین آلودہ اور جسم باہر سے آراستہ ہو۔



فیثاغورس کے بعض اقوال

کہتے ہین کہ یہی پہلا حکیم ہے جسکے پاس شاگرد جمع ہوئے اسنے ایک موٹے تازے آدمی کو دیکھکر اوس سے کہا کہ تنے اپنے قیدخانہ کی چار دیواری کو بلند کرنے مین کسقدر اہتمام کیا ہے؟ **مولف کہتا ہے** کہ اسکا مقصود یہ ہے کہ جسقدر لحم وشحم کی زیادتی ہوگی اوسیقدر فراست وفہم کی کمی ہوگی۔ فیثاغورس اپنے شاگردون کو منع کیا کرتا تہا کہ حکمت کو کتابون کی صورت مین جمع نہ کرو اور کہتا تہا کہ ہو جیتی جاگتی حکمت کو مرے مردون کے چمڑون مین نہ رکہو۔ اسنے اپنے بیٹے سے کہا تہا کہ مین تجہے دس باتون کی نصیحت کرتا ہون انہین یاد کر تو تجہپر کبہی آنچ نہ آئیگی (۱) لوہے کے منہ نہ چڑہ۔ (۲) غیر متند کے ہم پیالہ نہو۔ (۳) حاسد کا ہم خانہ نہو۔ (۴) جاہل سے بات نہ کر۔ (۵) اپنے سے زیادہ زور والے کا مقابلہ نہ کر۔ (۶) ریائی کو بہائی نہ بنا۔ (۷) جہوٹے سے معاملہ نہ کر (۸) عورتون کے ساتہ زیادہ نہ بیٹہا کر۔ (۹) بخیل کی مصاحبت نہ کر۔ اور دسوین نصیحت جو سب مین جان کی تان اور اسی پر تیری جان کی سلامتی داماں سے یہ ہے کہ اپنا رازدار کسی کو بنا۔ جب تم چیزون کو ان کے اندازے

دیکھنا چاہو تو اپنی بصیرت کو ہوا و ہوس سے خالی کرلو - صقلیہ کے سرکش حاکم نے فیثاغورس سے اپنے پاس ٹھیرنے کی درخواست کی فیثاغورس نے اوس سے کہا کہ تیری عقل اوسکی مخالف ہے جو تیرے لیے مفید ہی اور تیری عادت تیری بنیاد کو کھوتی ہے اسلیئے ہرگز اسکی طمع نہ کر کہ مین تیرے پاس رہونگا کیونکہ طبیبون کا یہ فرض نہین ہے کہ بیمارون کے ساتھ خود بھی بیمار ہوجائین - آدمی پر واجب ہے کہ والدین کے حق تربیت کو ادا کرے اور اپنی اولاد کے ساتھ بھلائی کرے تاکہ وہ اوسکا بدلہ دین - تدبیر مین خطا کرنی یہی ہے کہ چیزون کو فطرت کے برخلاف لیجاتی ہو تم اوسکے خلاف کیطرف لے جاؤ - جس سے یہ بن آئے کہ اپنی اور نیز دوسرون کی آزادی کو بچائے یعنی نہ کسی کے نزدیک بے آبرو ہو اور نہ کسی کو بے آبرو کرے وہی فیض رسان اور وہی آزادی کا نگہبان ہے - لوگ تمکو صرف اوسی اندازہ سے دیکھتے ہین جس اندازہ پر تم اپنے نفس کی صورت قائم کرتے ہو - اس لئے اگر تم نے اوسکو معزز بنایا ہے تو عزت سے دیکھے جاوگے اور اگر مبتذل تو ذلت سے -

چھوٹی چیز اگر بڑہنے والی ہے تو ابتدا مین اوسکو چھوٹی نہ سمجھو کیونکہ جب ابتدا مین تم تھوڑے کو جمع کروگے تو آخر مین اوسی تھوڑے کا کئی گونہ ہوجائے گا -

جسم عودؔ کے مانند ہے اور عقلی قوے کھونٹیون کیطرح اور روح اوس موسیقی کے مشابہ جو نئی نئی آوازین نکالتی ہے اور حکمت روحون کی طب ہے۔

بقراط طبیب کے بعض اقوال

بقراط کہتا ہے کہ عمر قلیل یعنی طب فن طویل وقت تنگ تجربہ مین عقل دنگ اور قضا بر سر جنگ ہے۔ ہر بیمار کا اوسکی سرزمین کی جڑی بوٹیون سے علاج کرنا چاہیے کیونکہ طبیعت اپنی ہوا کی مشتاق اور اپنی غذا کے لیے بیقرار رہتی ہے۔ طبیعت کے مناسب غذا سب سے خوشگوار دوا ہے۔ اس سے پوچھا گیا کہ اسکی کیا وجہ ہے کہ جب آدمی دوا پیتا ہے تو اوسکے جسم مین نہایت سخت ہیجان پیدا ہوتا ہے۔ اوسنے کہا کہ اسکی مثال گھر کی سی ہے کہ جسوقت اوسمین جھاڑو دیجاتی ہے اوسیوقت اوس سے بہت گرد اوٹھتی ہے

جالینوس کے بعض کلمات

ضرر کرنیوالی چیزون سے پرہیز کرنیوالے تھوڑے اور جو چیزین ضرر کر چکی ہین اون

ع۵ ایک باجہ کا نام ہے ۱۲

سے شفا چاہنے والے بہت ہین - دل جب پاک صاف ہوگا اور منطق کے تخم کو جگہ دے گا تو اوسکو کبھی کو نہ بڑہائے گا انصاف کرے گا - طبیبون کے حق مین لوگون نے کیا خوب انصاف کیا ہے - جب بیمار اچھا ہوگیا تو کہا کہ خدا نے صحت دی - اور جب مر اتو کہا طبیب نے مار ڈالا - یا تو دونون حالتون کی نسبت اللہ تعالےٰ ہی کی طرف کرین - یا دونون کو طبیب کے ہی سر منڈہ ہین -

بیمار اپنی سرزمین کی ہوا سے اوسیطرح شگفتہ و شاداب ہوتا ہے جس طرح منہ کی تری سے دانہ -

×

دمیستانس خطیب کے بعض مقولے

جو شخص کوئی بھلائی کرے اوسپر واجب ہے کہ اوسکو فوراً بھلا دے اور جسکے ساتھ کوئی نیکی کیجائے اوسپر فرض ہے کہ اوسکو ہمہ دم یاد رکھے مولف کہتا ہے کہ یحیی بن فضل کی تعریف مین ہے کہ ؎

ینسی الذی کان من معروفہ ابدا   الی الرجال ولا ینسی الذی یعد

(ترجمہ) بہولتا نہین وہ قول و قرار   اپنے احسان بہول ہی جاتا ہے وہ

دمیستانس کا قول ہے کہ ہم مین سے ہر آدمی کے پاس دو جھولیان ہین ایک

سامنے اور ایک پیچھے۔ جو سامنے ہے وہ تو لوگون کے عیبون سے بھری ہوئی ہے اور جو پیچھے ہے وہ خود اپنے عیبون سے۔ اسی لیئے انسان دو سرون کے عیب دیکھتا ہے اور اپنے عیبون کو نہین دیکھتا - اُس سے پوچھا گیا کہ انسان کیا ہے؟ اسنے کہا کہ آگ ہے جسکو ہر طرف سے ہوا گھیرے ہوے ہے۔ جب اسکندر نے اوس شہر کو فتح کیا جسمین دیستانس رہتا تھا تو اوسنے اوسے دیکھا کہ ایک درخت کے سایہ مین لیٹا ہوا ہے اور اوسکی آنکھہ لگ گئی ہے - اسکندر نے اوسے ایک لات ماری وہ گھبرا کر اوٹھا اور سنبھل کر بیٹھا تب اسکندر نے اوس کہا کہ اے حکیم اوٹھہ مین نے تیرے شہر کو فتح کر لیا اوسنے کہا کہ شہرون کا فتح کرنا بادشاہون کے لیئے کوئی عجیب بات نہین ہے یہ تو اونکا کام ہی ہے البتہ دو لتیان جھاڑنی گدہون کا کام ہے - بادشاہون کی سی طبیعت رکھو اور دیکھو گدہون کی خصلت چھوڑ دو -

زینون فیلسوف کے بعض کلام

جب تمہاری کوئی چیز چلی جاے تو یہ نہ کہو کہ جاتی رہی بلکہ یہ کہو کہ مین نے واپس کر دی کیونکہ اگر وہ تمہاری ہوتی تو تمہارے ہی قبضہ مین رہتی - اسنے اسکندر کے پاس

پاس جاکر کہا کہ مجکو دس ہزار دینار دینے کا حکم ہوجائے سکندر نے کہا کہ اتنی تو تمہاری قدر نہین ہے۔ اوسنے کہا کہ آپ کی تو قدر ہے۔ چنانچہ اوس نے اوسیقدر دینے کا حکم دیا۔

دلقومیس کے بعض قول

اس سے پوچھا گیا کہ جو بوڑہا بیاہ کرے اوسکی نسبت تم کیا کہتے ہو؟ اسنے کہا کہ جو خود دریا مین تیر نہ سکتا ہو وہ دوسرے کو اپنی گردن پر بٹھا کے کیونکر لیجاے گا اور اس سے کسی نے کہا کہ اسکی کیا وجہ ہے کہ جسقدر علما دولتمندون کے دروازہ پر آتے ہین اوسقدر دولتمند عالمون کے دروازہ نہین جاتے؟ اسنے کہا کہ اسکی وجہ یہ ہے کہ عالمون کو دولت کی قدر معلوم ہے اور دولتمندون کو علم کی قدر نہین معلوم

فیلمون بادشاہ کے بعض مقولے

اس نے اپنے مصاحبون سے کہا کہ بہائیون سے محض دوستی کا برتاو کرو۔ رعایا سے رغبت و ہیبت کا۔ اور کمینون سے ڈرانے اور ذلیل جاننے کا۔

اس سے پوچھا گیا کہ کون سا بادشاہ افضل ہے؟ اسنے کہا کہ جو اپنی نفسانی خواہشون

کا مالک بنا اور جسکو خواہشون نے اپنا غلام نہ بنایا۔

نوموس کے بعض کلمات

اسکی بیٹی کا پیغام دو شخصون نے بھیجا ایک امیر تھا اور دوسرا فقیر مگر اس نے امیر کو لڑکی نہ دی فقیر کو دی۔ اسکندر نے اسکا سبب پوچھا تو اسنے کہا کہ بادشاہ سلامت! دولتمند نادان تھا اور اوسمین اسقدر سلیقہ نہ تھا کہ اپنی دولت کو بچاتا اور محتاج سلیقہ مند تھا اوسکے دولتمند ہو جانے کی امید تھی۔

کسانو قراطس کا کلام

اس سے اسکندر نے پوچھا کہ بادشاہ کو کس بات کی پابندی ضرور ہے؟ اسنے کہا کہ رات مین رعایا کی فلاح مصالح پر غور کرنے اور دن مین اون کو جاری کرنے کی۔

فورس اسکندر کے کلانوت کا کلام

اس نے اسکندر سے کہا کہ جب تمکو کوئی بات حکیمون سے پوچھنی ہو تو مجھسے

پوچھو - اسکندر نے اوس سے پوچھا کہ وہ کون سی چیز ہے جس سے آدمی بڑھاپے مین فائدہ اوٹھا سکتا ہے ؟ اوس نے کہا کہ مال - اسکندر کو سخت تعجب ہوا -

فاطین اسکندر کے مسخرہ کا کلام

اس نے اسکندر سے کہا کہ ایک مرتبہ مین ایک مصوّر کے پاس سے گذرا تو اوسکے ہاتھ مین مینے ایک لڑکی کی تصویر دیکھی جسکو اوس نے زیور سے لاد دیا تھا مین نے اوس سے اسکا سبب پوچھا - اوس نے کہا کہ اسکو حسین بنانا میرے امکان مین نہ تھا اسلیے مین نے اسکو مالدار بنا دیا -

انخرسیس صقلے کے بعض کلام

اس نے ایک حکیم سے مباحثہ کیا تو اوس نے اس سے کہا کہ صقلیہ والے چپ رہ - اسنے کہا کہ میرا ننگ تو میری جماعت ہے مگر تم اپنی جماعت کے ننگ ہو - ع

ع اسی مضمون کو ہمارے زمانے کے سعدی شمس العلما مولانا الطاف حسین حالی نے اس شعر مین ادا کیا ہے ~ حالی کو تو بدنام کیا اسکے وطن نے ؛ اور آپنے بدنام کیا اپنے وطن کو ۱۲

مترجم

مولف کہتا ہے کہ یہ ایک دوسرے حکیم کے قول کے مماثل ہے جسکو نسب کا عیب لگایا گیا تو اسنے عیب لگانیوالے سے کہا کہ میرے نسب کا عیب مجھ پر ختم ہوا اور تمہارے نسب کا تم پر ختم ہے اور تم عیب جو لگاتے ہو اوسکی ابتدا تمہیسے ہے اور اسکا قول ہے کہ جب تمہارے امکان میں ہو نیکی کرو کیونکہ بدی ہر وقت ممکن ہے

دیمسطس کی بعض کلام

یہ کہتا ہے کہ میرا ایک پڑوسی ناکارہ مصور تھا اسکو خبر ملی کہ میں ایک مکان میں نقش و نگار بنوانا چاہتا ہون - اس لیئے اوس نے مجھسے کہا کہ اپنے مکان پر گچ کراو تو میں تمہیں پھول بوٹے بنادونگا میں نے کہا کہ نہیں پہلے تم پھول بوٹے بنا لو تب میں گچ کراونگا -

دیوجانس کلبی کے اقوال

فلسفیون میں کلبیون کا ایک فرقہ ہے جو ذلیل عادتیں رکھتے اور خفیف حرکتیں کرتے ہیں مثلاً ادھر ادھر پھرنا جو ملجاے اوسکو ہیں لینا اور جہان اتفاق ہو سو رہنا - اسی لئے اونکو کتون سے تشبیہ دیگئی ہے -

دیوجانس نے ایک ایسے لڑکے کو جسکو کسی نے اٹھا کر پال لیا تھا پتھر پھینکتے دیکھکر کہا کہ پتھر نہ پھینکا کر۔شاید تیرے باپ کے لگجائے اور تجکو خبر نہو مولف کہتا ہے کہ عرب کے شاعرون نے اسی مضمون کو لیکر کہا ہے کہ

لا تہجون اسن منک فربما تہجو اباک و انت لا تدری

تو اوسکی ہجو نکر سن مین خورد یا دا ہو تجھے خبر نہو شاید وہ تیرا دادا ہو

دیوجانس نے دو شخصون کو ساتھ شراب پیتے اور ہمیشہ ساتھ رہتے دیکھکر اونکا حال پوچھا۔کسی نے کہا کہ یہ دونون آپس مین دوست ہین تو اوس نے کہا "پھر اسکی کیا وجہ ہے کہ ایک کو مین امیر اور دوسرے کو فقیر دیکھتا ہون" اور اسنے ایک احمق جوان کو سونے کی انگوٹھی پہنے دیکھا تو کہا کہ اس سونے نے جسقدر تجکو زینت دی اوس سے زیادہ تو نے اسکو ذلت دی ہے۔

نیکو کار وہ نہین جو برائی سے باز رہے بلکہ نیکو کار وہ ہے جو نیک کام کرے۔ اسنے ایک بوڑھے سے جو ڈاڑھی مین خضاب کئے ہوئے تھا کہا کہ مین نے مانا کہ تم نے اپنے بالون کی رنگت چھپالی مگر مین بوڑھاپے کو بھی چھپا سکتے ہو؟ اسنے ایک آدمی سے اپنا ذکر برائی کے ساتھہ سنکر کہا کہ جو حال ہمارا اللہ کو معلوم ہے وہ اس سے زیادہ ہی جو تو کہتا ہے۔ایک عورت کو اسنے دیکھا کہ تازیانے

کہا رہی ہے اور خود اوس سے فریاد کرتی ہے اسنے کہا کہ مجہسے زیادہ تیرے لئے وہی مفید ہے۔

ایک زشت رو خوشخو آدمی کو دیکھکر اس نے کہا کہ تمہاری نفس کی خوبیوں نے تمہارے چہرہ کی خوبیاں بہی اڑالین۔ کہانے کا وقت اس سے پوچہا گیا تو اس نے کہا کہ مقدور والے کیلئے تو جب بہوک لگے اور نادار کے لئے جب ملجاے۔ دوستون کو اس سے پوچہا گیا تو اس نے کہا کہ ایک جان کئی قالبون مین۔ کسی نے پوچہا کہ یونانیون مین سب سے بڑا اشاعر کون ہے ہا اسنے کہا کہ اپنے نزدیک ہر شخص اور جمہور کے نزدیک اومیرس (ہومر) کسی نے دولتمندی کو پوچہا تو کہا شہوات سے باز رہنا۔ اور عشق کو پوچہا تو کہا کہ بیکار بے ہمت نفس کی بیماری کا نام عشق ہے پوچہا گیا کہ آدمی کو کس چیز سے بچنا چاہیئے؟ تو کہا کہ دوستون کے حسد اور دشمنون کے مکر سے۔ اسکو ایک مرتبہ کتے نے کاٹ کہایا۔ اس لئے اسکندر بادشاہ نے اپنے مزاح مطلس کو مزاج پرسی کے لئے بہیجا اوس نے اوسے تکلیف مین بتلا دیا کر کہا کہ اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارا درد جاتا رہے تو جس کتے نے تمکو کاٹا ہے اوسکو ترید اور روغن کہلاؤ۔ دیوجانس نے کہا کہ اگر مین تمہارے کہنے پر عمل کرون تو شکر کا کوئی کتا مجہے کاٹے بغیر نہ رہے۔ اسی سے کسی نے

پوچھا کہ حکیمون کو کس چیز سے تشبیہ دیجائے؟ جواب دیا کہ آدمیون پر قیاس کرو
تو دیوتاؤن کے مشابہ ہین اور اللہ پر تو فرشتون کے۔ لوگون نے پوچھا کہ تم
مین اور بادشاہ مین کیا فرق ہے؟ تو کہا کہ بادشاہ شہوات کا غلام ہے اور مین
اونکا آقا ہون۔ اس سے کسی نے کہا کہ بادشاہ تمکو دوست نہین رکھتا۔
اس نے کہا کہ آدمی اپنے سے بڑے کو دوست نہین رکھتا۔ اس نے کچھ
لوگون کو دیکھا کہ ایک عورت کو دفن کر رہے ہین تو اون سے کہا کہ اچھے داماد سے
تم نے رشتہ کیا **مولف کہتا ہے** کہ عقلون کا توارد بھی کچھ عجیب ہے!
حضرت علی علیہ السلام کی نسبت روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ "کیا اچھا داماد مرقد ہے"
دیوجانس کہتا ہے کہ جو شخص تم سے محبت بھی کرے اور تمکو صلاح بھی دے
اوسکی تم محبت کے ساتھ اطاعت بھی کرو۔ ہر چیز کی زیادتی پسندیدہ ہے۔
الا کلام کی اس لئے اس سے بچو کیونکہ یہ ناپسندیدہ ہے۔ اس نے اپنے
شاگردون سے کہا کہ اپنی خطاؤن کو صدقہ سے اور اپنے گناہون کو رحمت سے
پاک کرو۔ اگر تم نیکی کو نیکی کی نیت سے نہین بلکہ صرف ستایش کی تمنا مین کرتے
ہو تو تم مین اس سے زیادہ خوبی نہین کہ اگر تمہاری تعریف ہو تو تم برائی بھی کرو
کیونکہ بہت سے آدمی تعریف کے لئے برائیان بھی کرتے ہین۔ اور دیوجانس

نے ایک گورے لڑکے کو دیکھکر جو ادب سے معرا تھا کہا کہ یہ وہ گھاس[ع] ہے جسمین جڑ نہین ہوتی - اور اس نے ایک عورت کو درخت مین لٹکے اور جھپے ہوئے دیکھا تو کہا کہ کاش سب درخت یون ہی پھلا کرتے -

اور ایک بدسیرت خوبصورت آدمی کو دیکھکر اس نے کہا کہ مکان تو اچھا ہے مگر مکین بُرا ہے - ایک بے ادب جوان کو سونے کی انگوٹھی پہنے دیکھکر کہنے لگا کہ گدھا ہے جسکی لگام سونے کی ہے - ایک جاہل کو پتھر پہ بیٹھا دیکھکر کہا کہ پتھر پہ پتھر ہے اور اسکا قول ہے کہ جو چاہے کہ اوسکی روش عمدہ ہو اوسکا رویہ برے آدمیون کی روش کی ضد ہونا چاہیے - اس سے کہا گیا کہ دیکھو شہر کی گلیون مین نہ جاؤ ایک گروہ نے تمھارے مارنے کی سازش کی ہے - اسنے کہا کہ اگر وہ ایسا کرینگے تو میری حکمت دیکھ لینگے - اسکو ایک شخص نے گالیان دین مگر اسنے اوسکو کچھ نہ کہا - اسپر کسی نے اس سے پوچھا کہ تمکو غصہ کیون نہ آیا؟ اسنے کہا کہ اوسکے لئے یہ گالی کیا کم ہے کہ اوسنے مجھکو گالیان دین اور مینے نہ دین - اس سے کسی نے سوال کیا کہ دوست کس بات سے پہچانا جاتا ہے - اسنے کہا کہ مصیبتون کے وقت -

ع یعنی اوسکو امربیل سے تشبیہ دی جو سفید ہوتی ہے مگر جڑ نہین رکھتی ہے ۱۲ مترجم

اور ایک سپاہی کو اسنے ایک چور کو مارتے ہوئے دیکھکر کہا کہ ون دہاڑے چوری کرنے والے کو دیکھو کہ چھپکر چوری کرنے والے کو سزا دیتا ہے۔ اور اس نے ایک عورت کو دیکھکر جسے سیلاب بہائے لئے جاتا تھا کہا کہ گندے پن پر گندلا پن بڑہا اور برائی برائی ہی سے مٹتی ہے۔ اس سے کسی نے کہا کہ تم بازار مین کیون کہاتے ہو؟ اسنے کہا "اس لئے کہ مجھے بازار مین بہوک معلوم ہوئی" اور اسنے ایک حسین لڑکے کو بنتے سنورتے دیکھا تو ہنسا اور اوس سے کہا کہ اگر تم نے مردون کے لئے بناؤ سنگار کیا ہے تو خطا کی اور عورتون کے لئے تو گنہگار۔ ایک عورت کو سر پر آگ لئے ہوئے دیکھکر اسنے کہا کہ آگ پر آگ ہے اور بوجھ سے بوجھ اُٹھانے والا زیادہ بُرا ہے۔ یہ ایک نان بائی کی دوکان کے پاس سے گذرا اور اوسکی ایک روٹی لیکر کہا گیا اور دوسرے دن پھر ادہر سے اسکا گذر ہوا اور ایسا ہی وقوع مین آیا تب نان بائی نے کہا کہ حکیم جی! کل تو تم میرے یہان کی روٹی کہا چلے ہو۔ اسنے کہا کہ اور آج بھی کہاتا ہون کیونکہ تم روزانہ روٹیان پکاتے ہو اور مجھے روزانہ بہوک لگتی ہے۔ اسکندر جب تخت سلطنت پر بیٹھا تو اس نے اوس سے جاکر کہا کہ اے نسے سردار! پہلے مین تمہارا بہائی تہا اور آج تمہارا تابع ہوگیا اور بہائی

اور تاج مین بڑا فرق ہے - اور اسنے ایک بچہ کو اپنے باپ سے بہت ہی مشابہ دیکھکر کہا کہ تو اپنی مان کا کیا اچھا گواہ ہے - اور یونان کے ایک شہر کے رہنے والون نے جسمین بہت سے طبیب رہتے تھے اس سے پوچھا کہ ہم اپنے دشمنون کو کیونکر قتل کرین؟ اسنے کہا کہ اپنے یہان کے طبیبون کو اپنی فوجون کے سردار مقرر کردو بس وہ جسکا علاج کرینگے اوسے مار ہی ڈالینگے اور اپنی فوجون کے سردارون کو اپنے یہان کے طبیب بنالو کیونکہ اونہون نے کبھی بھی کسیکو مارا نہین ہے - اور اسکو ایک شخص نے جسکی چندیا کے بال اڑے ہوئے تھے گالیان دین - اسنے کہا کہ مین تو تجھے گالیان نہ دونگا - ہان تیری چندیا کے بالون پر مجھے البتہ رشک آتا ہے کہ وہ تجھسے بچ نکلے -

ایک دن اسکندر نے اپنے ہاتھہ مین ایک روٹی لی اور سونگھہ کر حکیمون کیطرف بڑھائی اور اون سے پوچھا کہ بتاؤ اسکی بو کیسی ہے؟ مگر کسی نے کوئی جواب نہ دیا - آخر مین اوس نے دیوجانس کی طرف وہ روٹی بڑھائی - اسنے اوسے ہاتھہ مین لیکر اور سونگھہ کر کہا کہ اس مین حیات کی بو آتی ہے - اور اسکندر کے ایک طبیب نے کھانے کیلئے گھاس پات دہوتے ہوئے دیکھکر کہا کہ اگر تم بادشاہ کے پاس آتے تو تمکو اسکے کھانے کی احتیاج نہوتی - دیوجانس نے اوس سے

کہا کہ وہ اور تم بھی اگر اسی کے کھانے پر قناعت کرتے تو آزادی کے بعد تم
بادشاہ کے غلام نہ بنتے" دیوجانس کا قول ہے کہ جسطرح بجانے پر آواز سے
مٹی کے درست اور ٹوٹے ہوئے برتن پہچان لئے جاتے ہین اوسیطرح آدمی
کی باتون سے اوسکا کمال و نقصان پہچانا جاتا ہے۔ آپنے ایک کانی عورت
کو بناؤ سنگار کرتے ہوئے دیکھکر کہا کہ آدھی بُرائی بھی آخر برائی ہی ہے۔ آسکندر
نے اسکے لئے نفیس خلعت کا حکم دیا مگر اسنے قبول نہ کیا اور کہا کہ بادشاہ سلامت
بدشکل آدمی جب عمدہ پوشاک پہنتا ہے تو اور بدصورت نظر آتا ہے اور جب
اپنی شکل سے بھی بُرا لباس پہنتا ہے تو اوسکی بدصورتی اچھی معلوم ہوتی ہے
اسلئے حضور اپنی پوشاک سے مجھے بدصورت نہ بنائین اور میرے لباس کی
بُرائی کو مجھے اچھا ظاہر کرنے دین۔ اور اسکندر نے اس سے پوچھا کہ کس چیز
سے ثواب حاصل کیا جاسکتا ہے اس نے کہا کہ خیرات کے کامون سے
اور اے بادشاہ سلامت آپ ایک دن مین جو ثواب حاصل کرسکتے ہین وہ
رعایا قیامت تک نہین کرسکتی۔

اس سے پوچھا گیا کہ سونے کا رنگ زرد کیون ہے اسنے کہا کہ دشمنون کی کثرت
اور اس بات سے کہ مبادا باندہا اور جکڑا اور زمین مین گاڑا جاؤن۔ اس سے پوچھا گیا

کہ فلان شخص کو بتاؤ کہ وہ دولتمند ہے یا نہین؟ اسنے کہا کہ مجھے معلوم نہین ہو سکتا جبتک کہ یہ نہ معلوم ہو کہ وہ اپنے مال کا کیا انتظام کرتا ہے - ایک مرتبہ یہ چنگی وصول کرنیوالے کے پاس سے گذرا تو اوس نے اس سے پوچھا کہ تمہارے پاس کچھہ ہے؟ اسنے کہا کہ ہان اور اپنی جھولی اوسکے سامنے رکھدی - اوس نے اوسکو ٹٹول کر دیکھا تو کچھہ بھی نہ پایا - اسپر وہ کہنے لگا کہ تمنے جو کہا تھا کہ "ہے" وہ کہان ہے - دیوجانس نے اپنا سینہ کھولکر کہا کہ یہان ہے جہان سے نہ کوئی لے سکتا ہے اور نہ تم دیکھہ سکتے ہو - اس نے ایک خوش گلو لڑکے کو حکمت حاصل کرتے ہوئے دیکھکر کہا کہ میان لڑکے؟ تمنے بہت اچھا کیا جو گلے کی خوبی اپنی عقل کو دیدی - اور ایک شخص کو جو اپنے عمدہ عمدہ مال کو برباد کر رہا تھا دیکھکر اسنے کہا کہ مجھے ایک من چاندی دلواؤ اوسنے کہا کہ تجھے خیر ہے! اوردن سے تو ایک حبہ اور ایک پیسہ مانگتا ہے اور مجھسے ایک من چاندی - اس نے کہا کہ اوردن سے مجھے پھر سوال کرنے کی امید ہے اور تجھسے اسکی امید نہین - اسنے ایک جوان کو ایک آدمی کے پہلو پر ادہر اودہر رینگتے ہوئے دیکھکر کہا کہ یہ چور ہے جو جنگل مین راستہ نہ ملنے سے پریشان ہے - اور اس نے ایک جنگل مین ایک عورت کو دیکھکر جو شراب کے بڑی رسیا تھی کہا کہ اسکے لئے شراب کے مٹکے

کے سر پر روئی کا ایک گالا رکھدو تاکہ یہ مٹکے کے قریب نہ جانے پائے - ایک
جوان کو اسنے دیکھا کہ ایک بگڑی ہوئی عورت کو نصیحت کر رہا ہے - اس لئے
اوس سے پوچھا کہ کیا کر رہے ہو اوسنے کہا کہ اس عورت کو سمجھاتا ہون - دیوجانس
نے کہا کہ حبشی کو دہو شاید گورا چٹا ہو جائے - اس سے پوچھا گیا کہ میٹھا اور
کڑوا کیا ہے ؟ اسنے کہا کہ میٹھا باادب فرزند اور کڑوا ہماری دین ہے -
یہ بیمار ہوا تو اِسکے بہائی بند مزاج پرسی کو آئے اور اس سے کہنے لگے کہ تم گبھراؤ
نہین - یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے - اسنے کہا کہ تب تو اور بھی سخت ہے - اور اس
سے پوچھا گیا کہ کونسی خصلتون کا انجام بخیر ہے ؟ اسنے کہا کہ اللہ تعالےٰ پر
ایمان والدین کے ساتھہ احسان اور قبول ادب - ایک بڑے چپ رہنے والے
جوان کیطرف اسنے نگاہ کی اور اوس سے کہا کہ اگر تمہاری خموشی کا باعث تمہارا
سوء ادب ہے تو تم بڑے باادب ہو اور اگر حسن ادب ہے تو تم نے اپنے
ادب سے بڑا برتاؤ کیا کہ اوسکو روک رکھا - اور اسکا مقولہ ہے کہ عقل کو جیسی جنگ
ہوا وہوس سے کرنی پڑتی ہے ویسی کسی سے نہین - ایک خوشحال گردہ
نے اسکی طرز زندگی پر طعن کیا اسنے اون سے کہا کہ اگر مین تمہاری جیسی
زندگی بسر کرنی چاہتا تو مین کرسکتا تھا لیکن اگر تم میری جیسی زندگی بسر کرنی چاہو

توتم سے نہین ہوسکتا - ایک عورت کو چند عورتون سے مشورہ کرتے دیکھکر اس
نے کہا کہ اژدہا کالون سے زہر قرض لے رہا ہے - ایک بوڑھیا کو بناؤ سنگار
کرتے ہوئے دیکھکر اوس سے کہا کہ اگر زندون کے لئے بنتی سنورتی ہے تو تو نے
کچھہ بھی نہ کیا اور اگر مردون کے لئے تو جلدی کر - ایک ایسی قد حسین عورت کو
دیکھکر اسنے کہا کہ خوبی تو ذراسی اور شر بڑی ہے - ایک لڑکی کو جو کمسن و حسین
تھی پڑہتے دیکھکر اسنے کہا کہ برائی کے لئے تلوار سان پر چڑہائی جاتی ہے -
اور اسنے ایک گنجے سفلے کو دیکھکر اس سے کہا کہ مین تو تیرے بالون کو سراہتا
ہون کہ برے سر سے سرک گئے - ایک معلم کو یہ دیکھکر کہ وہ ایک لڑکی کو پڑہارہا
ہے اسنے کہا کہ برائی مین اور برائی نہ ملاؤ - اس سے پوچھا گیا کہ انسان کے
لئے کونسی چیز سب سے زیادہ فسادکی ہے؟ اس نے کہا کہ مال - اور اسکا قول
ہے کہ دشمن جو باتین کرے اونپر نہ ہولو بلکہ جو دل مین رکھے اوسکا خیال رکھو -
ایک طالب علم سے جو پڑہنے مین کاہلی کرتا تھا اسنے کہا کہ میان لڑکے اگر تم
سے پڑہنے کی مشقت نہین اٹھائی جاتی تو جہالت کی بدبختی اوٹھانے پڑے گی
ایک جوان آدمی کو اپنے پدر بزرگوار سے حقارت کے ساتھہ پیش آتے ہوئے
دیکھکر اسنے کہا کہ میان صاحبزادے اتمکو شرم نہین آتی کہ اوسی کی حقارت کرتے ہو

جسکے سبب سے تم خود پسند بنے ہو - ایک آدم خوار حبشی کو اسنے دیکھا کہ لڑکیون کو کہا رہا ہے اسلیے کہا کہ دن کو رات کہا رہی ہے - اور اسکا قول ہے کہ عورت بُری ہوتی ہے خصوصاً جب اس لفظ کی دوہری مصداق ہو ایک تو عورت اور دوسرے باپ کی عورت - اُس نے ایک دوشیزہ صاحب جمال لڑکی کو لکہنا سیکہتے دیکہکر کہا کہ مین دیکہتا ہون کہ تلوار سان پر چڑہی ہوئی ہے اس سے پوچہا گیا کہ کہانے کا کونسا وقت سب سے بہتر ہے؟ اسنے کہا کہ مقدور والے کیلیے جب اشتہا ہو اور جو بیمقدور ہو اوسکے لیے جب ملجائے ایک شخص نے اسکو کہانے پر بلایا تو یہ اوسکے پاس چلا گیا - لیکن جب اوس نے دوسری مرتبہ بلایا تو نہ گیا - اسکا سبب پوچہا گیا تو اسنے کہا کہ اوس نے پہلی مرتبہ میرا شکریہ نہ ادا کیا - اور یہ ایک اونچی عمارت پر چڑہکر اے آدمیون کہکر چلایا چنانچہ ہر طرف سے عوام جمع ہو گئے تو اسنے کہا کہ مین نے تمہین نہین آدمیون کو بلایا تہا - اور اُسنے ایک خوشرو بدخو آدمی کو دیکہکر کہا کہ اچہا مکان ہے مگر مکین شیطان ہے -

اکیس کا کلام

بوڑہا ہوجانے کے بعد ایک شخص نے اس سے پوچہا کہ کہو کیا حال ہے

اسنے کہا کہ اب تو مین آہستہ آہستہ مر رہا ہون -

اِسٹحولیس

اسنے ایک لڑکے کو یہ کہتے سنا کہ مین بہتیرے عالمون سے ملا ہون - تو کہا کہ مین بہت سے دولتمندون سے ملا ہون مگر مین دولتمند نہین ہون -

انکسیمنیس

زمانہ عالم کو عبرت دلانے والا ہے -

فندروس کا مقولہ

جو حالت جسم کی ہے کہ جب روح اوس سے الگ ہو جاتی ہے تو اوسکی بدبو باہر پہیلتی ہے یہی حالت جاہل کی ہے جو حکمت سے الگ ہے کہ جو لفظ اوسکے مُنہ سے نکلتا ہے اوسکی گندگی و بدبو سننے والے تک پہونچتی ہے اور جیسا کہ جسم کو مردہ ہونے کے باعث اوسے بدبو کی خبر نہین ہوتی جو اوس سے ظاہر ہوتی ہے ویسا ہی جاہل کو اپنے کلام کی بدبو محسوس نہین ہوتی - اس لیے کہ اوسکی تمیز بے جان ہے -

سولون کے بعض کلمات

کہا جاتا ہے کہ یہ یونان کے انبیا مین سے ایک تھا۔ اسکا قول ہے کہ جاہل
سے خطا سرزد ہوتی ہے تو اورون کو الزام دیتا ہے اور ادب کا طالب اپنے
آپ کو اور با ادب نہ اپنے آپکو نہ غیرون کو۔ اس سے پوچھا گیا کہ سخی کون
ہے؟ اسنے کہا کہ جو اپنے مال مین سخاوت کرے اور دوسرے کے مال سے
اپنے آپ کو بچائے اور پوچھا گیا کہ بچہ مین کونسی صفت زیادہ قابل تعریف
ہے حیا یا خوف؟ اسنے کہا کہ حیا کیونکہ حیا عقل کیطرف لیجاتی ہے اور خوف
نامردی کی راہ دکھاتا ہے۔ اسنے اپنے شاگردون سے کہا کہ اپنے حاکمون
سے ڈرتے رہو تاکہ جنپر تم حاکم ہو وہ تم سے ڈرین اور ڈر کر تمھاری اطاعت کرین
اور اسکا قول ہے کہ اقبال کی حالت مین نیکیان سمیٹنے ادبار کی حالت مین
سمیٹنے سے بہتر ہے۔ دولتمندون کے مقابلہ سے بچو کیونکہ بدنصیب ہی
پٹ جاتا ہے۔ اور اسنے اپنے بعض شاگردون سے کہا کہ اپنے کامون
مین سبک رہو بوجھل نہ بنو کیونکہ جو کاہلی سے ہیغم رہا وہی کاہل ہے اور اسنے اپنے
بیٹے سے کہا کہ ہنسی مذاق چھوڑ دو کیونکہ یہ عداوتون کا تخم ہے۔ اس سے پوچھا گیا

کہ تمنے باپ کے قاتل کے لیے کوئی سزا کیون نہ مقرر کی۔ اسنے کہا کہ مجھے کوئی
ایسا شخص معلوم نہین ہے جو اپنے باپ کے قتل کا اقدام کرے۔ اور اس
سے کسی نے پوچھا کہ مین کیا تدبیر کرون کہ میری خطائین کم ہون؟ اسنے کہا کہ
شریرون کی عداوت کی زد مین نہ آو۔ اور ایک مالدار سے جس نے اسکو محتاجی کا
عیب لگایا تھا اسنے کہا کہ میرے مال کو دیکھو کہ وہ کسی وقت اورون کا نہین
ہو سکتا لیکن اگر مین خود کسی آدمی کو عطا کرون تو بھی بغیر کمی کے میرے پاس باقی
رہے۔ اور تمہارا مال اورون کا ہو جائیگا اور اگر اسمین سے کچھ دو تو کم ہو جائے
اور اسمین اور کہیل کے اون پانسون مین کوئی فرق نہین ہے جسکے پہلو اتفاقی
طور پر پہر ایک طرف پلٹے کہاتے ہین۔ اسکا قول ہے کہ جو ایسی چیز کا طالب
ہو جسکی انتہا نہین وہ جاہل ہے اور تو انگری کی کوئی حد نہین اور بادشاہون
کے ساتھ عمدہ ترین برتاؤ خندہ رو رہنا اور اپنا بار کم ڈالنا ہے اور اس سے
پوچھا گیا کہ سب سے دشوار کیا ہے؟ اسنے کہا کہ انسان کا اپنے نفس کو پہچاننا
اور اپنے راز کو چھپانا۔ اور سوال کیا گیا کہ سب سے گران کونسی بات ہے اسنے
جواب دیا کہ انسان کا اپنی کوشش مین ناکام رہنا۔ اور پوچھا گیا کہ کونسی چیز
لوگون کے اخلاق بگاڑتی ہے؟ اسنے کہا کہ زر۔۔

دیموقریطس کا مقولہ

اس سے کہا گیا کہ تم نے خوبصورت و ذی وجاہت ہوکر بدصورت و بدسیرت عورت اپنے لئے کیون پسند کی۔ اسنے کہا کہ برائی مین سے مین نے تھوڑی ہی اختیار کی۔

حکیم قراطس کے بعض مقولے

اسنے اپنے شاگردون سے کہا کہ ضروری خورش پر قناعت کرو اور بھوک کی بیقراری کو اپنے آپ سے دور کرو اللہ تعالی سے قریب ہوجاؤ گے کیونکہ اللہ تعالی کبھی کسی چیز کا محتاج نہین اسلئے جسقدر زیادہ محتاج ہو گے اوسی قدر اوس سے دور ہو گے۔ اور اسکا قول ہے کہ اگر چاہتے ہو کہ تمہاری خواہش پوری ہو کرے تو جو تمہارے امکان مین ہو اوسی کی خواہش کرو۔ اور اس سے پوچھا گیا کہ کونسی چیزین بری ہین تو اوسنے کچھ جواب نہ دیا اور جب کہا گیا کہ تم جواب کیون نہین دیتے تو کہا کہ اسکا جواب سکوت ہی ہے۔ اور اسکندریہ نے

یوفسن نے لکھا ہے کہ سقراط سے کسی نے پوچھا کہ کون کون چیزین اچھی اور کونسی بری ہین تو اوسنے کہا کہ فی ذاتہ کوئی چیز نہ اچھی ہے نہ بری۔ چیزین اضافت و نسبت سے بھلی یا بری کہلاتی ہین مترجم

اس سے پوچھا کہ کونسا آدمی بادشاہ ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے؟ اسنے کہا کہ یا حکیم صاحب مملکت یا بادشاہ طالب حکمت - اور قراطس سے کہ اسنے مین ایک مالدار آدمی کا ساتھ ہوا وہ لوٹ رہزنون کے ہتھے چڑھے اس پر مالدار نے کہا کہ میری شامت ہے اگر رہزنون نے مجھے پہچان لیا اور قراطس نے کہا کہ میری شامت ہے اگر اونہون نے مجھے نہ پہچانا -

انیقانیوس کا جملہ

کسلمند کے سامنے امور حکمیہ کو بیان کرنا چاہیے کیونکہ جسطرح سے چوپایے سونے چاندی کو صرف بوجھ سے حس کرتے اور اونکی نفاست کو نہین جانتے اسیطرح کسلمند آدمی حکمت کی باتون کو اونکی نفاست سے نہین بلکہ صرف اس سے حس کرے گا کہ اسپر بھاری ہین -

انیدرس کے مقولے

جسکو معلوم ہو کہ مین عنقریب مرنے والا ہون اوسکو کسی امر دشوار پر غم نہ کرنا چاہیے اور اگر تمکو کسی انسان کی نسبت معلوم ہو کہ وہ حکیم عادل ونکوکار ہے اور اسکے بعد

تھکو خبر لگی کہ اوسنے شادی کرلی تو پہلے جو کچھ تمھارا خیال اوسکی نسبت تھا اوس کو اپنے دل سے نکال ڈالو۔

دیوقودیس کے بعض کلام

اگر گالیاں دینے والا کمینہ ہو تو گالیون کا معاوضہ گالیون ہی سے کرنیوالا بھی کمینہ ہے۔ اور شریف وہی ہے جو گالیون کو تحمل سے سُن لے۔ انتخینس کو ایک شخص نے گالیان دین تو اوسنے کہا کہ مین ایسی لڑائی مین نہین پڑتا جس مین فریقین مین سے جو زیادہ کمینہ ہو وہی میدان مارے۔ اور شادن کا قول ہے کہ مال ہی کی محبت کل بُرائیون کی جڑ ہے اور اوسکی وجہ یہ ہے کہ سب بُرائیان اوسی کی شاخین ہین۔ اور آبا حیات کے باعث ہین اور حکمار اوسکی درستی کے سبب ہین۔ عنان طفیل سے پوچھا گیا کہ تجھے سب سے زیادہ کونسی بات پسند ہے؟ اوسنے کہا کہ جس دن مینہ برستا ہو اوسدن دعوت مین جانے کا اتفاق ہوجانا اور کودوس[a] سے پوچھا گیا کہ کونسی چیز گھوڑے کو تیار کرتی ہے اوسنے کہا کہ آقا کی آنکھہ۔ قندرس کے ایک شخص نے دو تنومندی

[س] کسی غیر معروف حکیم کا نام ہے ۱۲ [a] کسی شخص کا نام ہے ۱۲

زہد اختیار کرنے کی ستایش کی تو اوسنے کہا کہ مجھے ایسی چیز کی کیا ضرورت ہے جسکو اتفاق لائے بخل نگاہ رکھے اور پارسائی لات مارے۔ اور پوچھا گیا کہ انسان کیا ہے اسنے کہا کہ عالم کی ہلاکت۔

سیموینڈس شاعر کے بعض کلمات

اسنے ایک بہت خاموش رہنے والے جوان کو دیکھکر کہا کہ اومیان سکوت بتون کے لئے ہے آدمی تو آپسمین بولتے چالتے ہین۔ اس سے کسی نے پوچھا کہ قارون کی طرح سرائی سے تم کب ہاتھہ اوٹھاوگے؟ اسنے کہا کہ جب قارون اپنے احسان سے ہاتھہ کھینچیگا۔ اسنے ایک پہلوان کو شیخی بگھارتے دیکھا تو اس سے کہا کہ کیا تم اپنے آپ سے زیادہ زور والیکو پچھاڑتے ہو یا اپنے جوڑ کو یا کم کو؟ اوسنے کہا کہ زیادہ زور والے کو اسنے کہا کہ غلط اوسنے کہا کہ اچھا تو جوڑ کو۔ اسنے کہا کہ یہ بھی غلط اگر تمہارے برابر ہو تو تم دونوں برابر بسر ہو اوسنے کہا کہ اچھا تو اپنے آپ سے کم کو۔ اسنے کہا کہ اپنے آپ سے کم پر تو ہر آدمی غالب آتا ہے۔ ایک شخص نے اسکو رات کے کھانے کی دعوت دی مگر وہان اسے کچھ بھی کھانے کو نہ ملا تب اسنے دعوت کرنیوالے سے کہا کہ تم نے

مجھے رات کا کھانا کھانے کو نہین بُلایا تھا بلکہ مجھے اپنے گھر مین رات کا کھانا کھانے سے منع کیا تھا۔ اِس سے ایک شخص نے کہا کہ مین ہمیشہ بے چین رہتا ہون چاہے بیٹھون چاہے چلون چاہے کھڑا ہون اور چاہے لیٹ رہون اسنے کہا کہ سولی ہی پر چڑہنا باقی رہ گیا ہے۔ بعضون کا مقولہ ہے کہ عجلت کلام کی بیڑی ہے

قیلن کا کلام

اس سے پوچھا گیا کہ تم اولاد کیون نہین چاہتے اسنے کہا کہ اسلئے کہ مجھے اولاد سے سخت محبت ہے

بعض کا قول ہے کہ جو حکمت کو قبول کرتا ہے وہی حکمت کا گم شدہ ہے حکمت اسکی گم شدہ چیز نہین ہے۔ مولف کہتا ہے کہ یہ متنبی کے اس قول سے ملتا ہوا ہے ؎

اذا ترحلت عن قوم وقد قدروا ان لاتفارقهم فالراحلون هم"

ترجمہ اگر جدا ہو تم ان سے جو رک سکتے تھے + تو تم حضر مین ہو۔ اور خود وہی سفر مین گئے۔

اور ارسطوطالیس کہتا ہے کہ حق فی نفسہ روشن ہے اور ہمسے جو چھپا ہے تو

ہماری عقلوں مین غتور آنے کے باعث کیونکہ آفتاب روشن ہے اور چمگادڑ اپنی بینائی کے فتور سے اوسے نہین دیکھتی مولف کہتا ہے کہ ایک قصیدہ مین میرا ایک شعر اسی مضمون کا ہے

وزاد کما التبصیر جہلا وقد یرے ۔ سنا الشمس اعمی ناظر المتامل

ترجمہ گڑو کر آنکھ دیکھا جسنے سورج کو ہوا اندھا دفور علم سے زنگ جہالت ہو گیا گہرا

ایک حکیم کو ایک شخص نے دن بھر اس دہوکے مین رکھا کہ رات ہے یہانتک کہ رات کی تاریکی پہیل گئی اور جب وہ شخص چلا تو وہ حکیم ہاتہہ مین چراغ لیکر دوڑا اور تا بخانہ اوسے پہونچا آیا۔

سیافیدس سکیت (خاموش کے) کلام

یہ خلاسفر تہا اور اسنے بولنا اپنے اوپر حرام کر لیا تہا انتہا یہ کہ بعض بادشاہون نے اسے تلوار کی آنچ دکہائی کہ بولے مگر اسکی مہر سکوت نہ ٹوٹی پر نہ ٹوٹی اور جب بادشاہ کو اسکے بولنے سے مایوسی ہوئی۔ اوسنے حکم دیا کہ کچہہ مسائل لکہکر اوسکو دئے جائین کہ اونکے نیچے جواب لکہہ دے اون جوابات مین سے جو نادر تہے اونکو ہمنے چہانٹ لیا ہے۔

سوال - عالم کیا ہے -

جواب - سہدی پردہ - موجودات کا جامع -

س - اللہ کیا ہے -

ج - عقل سے معلوم نامعلوم - اوسکا کوئی مثل نہیں مطلوب نایافتہ -

س - آفتاب کیا ہے -

ج - چراغ جو اکسایا نہ جاسے - دن کے آسمان کی آنکھہ نباتات کی علت پہلون کا سبب -

س - ماہتاب کیا ہے

ج - آفتاب کا پس آہنگ رات کا چراغ آسمان کا فرفیر - مولف کہتا ہے کہ ان لوگون کے نزدیک ستارون مین سے ماہتاب ناقص النور ہے اسی لئے اسکی روشنی تیرگی مائل نظر آتی ہے اور "فرفیر" رومی زبان مین اوس رنگ کو کہتے ہین کہ جو سرخی کے قریب مگر اوس سے زیادہ گہرا ہوتا ہے اسی لئے اس حکیم نے ماہتاب کو آسمان کا فرفیر کہا ہے -

س - انسان کیا ہے -

ج - عالم کی ٹوہ مین رہنے والا - بخت و اتفاق کا کہلونا زمین کا مطلوب

مٹی کی مراد۔

س - زمین کیا ہے۔

ج - آسمان کی ٹھیک - عالم کا بچھونا - نیچے - ہواؤں گڑی ہوئی جڑ - پہاڑوں کی ماں

س - عورت کیا ہے۔

ج - مرد کی فکر - بیان سے باہر بُرائی - ہم نوالہ و ہم پیالہ درندہ - تمہاری ہی چادر میں شیرنی کپڑوں میں چھپا ہوا کالا ناگ - جنگ بے صلح - سونے والی تم کو بیدار رکھنے والی دائمی رنج و مصیبت - کم عقل کی ہلاکت - فواحش کا آلہ - انسانی چھلاوا - ابقار صورت کی کل -

س - کشتی کیا ہے۔

ج - بے بنیاد مکان - مانوس گورستان -

س - ملاح کیا ہے۔

ج - ہوا کا بازیچہ - دنیا سے قریب - زمین سے دور - اٹکل پر اڑنے والا - بلا اختیار مرنے والا -

س - جنگ کیا ہے۔

ج - کینہ تن -

س - کاشتکار -

ج - غذا کا خادم - جان کو اتفاق پر چھوڑ دینے والا -

س - دوست کسکو کہتے ہین -

ج - اسم بے مُسمّیٰ - نہ ظاہر ہونے والا انسان - خود تم مگر کوئی اور -

س - حسن کیا چیز ہے -

ج - فطرتی تصویر - مرجھانیوالا پھول -

س - توانگری کیا چیز ہے -

ج - شہوات کی بیش خدمت - ہر روز کی فکر و غم دلپسند برائی -

س - بینوائی کیا ہے -

ج - ناپسند بھلائی - دولتمندی جسمین ہماہمی نہین مشکل سے جدا ہونیوالا فتنہ - فکر و غم کا پہاڑ - مال جسمین محاسبہ نہین - تجارت جسمین گھاٹا نہین -

س - بوڑھاپا کیا ہے -

ج - برائی جسکی آرزو کی جاتی ہے - حالت صحت کی بیماری جیتے جی کی موت حرکت کرنیوالا مردہ - بھائی ہوئی عقل - جان رہتے ہوئے مردہ -

س - موت کیا ہے -

ج - بغیر بیداری کی نیند - بیماردن کا آرام - پیوند کی جدائی - عمارت کی ویرانی عنصر کی طرف لوٹنا - توانگردن کی ہیبت - بینوادن کی آرزو - جان کا سفر - بڑی ہوئی چیز کا کھونا -

طارس کا کلام

اس سے کہا گیا کہ مایندرس نے جو اسکا استاد تہا وفات پائی تو اسنے کہا کہ میری شامت - میری عقل کو سان پر چڑہانے والا جاتا رہا -

حارافرن کا مقولہ

اس سے کہا گیا کہ تم نیچ لوگون مین سے ہو - اسنے کہا کہ گلاب کانٹون سے نکلتا ہے - مگر اسے اوسکا کچھ نقصان نہین ہوتا -

بادزیوس خطیب کے مقولے

رعب کلام کی بڑی ہے - اور جنگ مین مارا جانا قربانی ہونا ہے -

سطیحوس کا مقولہ

اس سے کہا گیا کہ اومیرس (ہومر) بہت جھوٹ بولتا ہے اسنے کہا کہ لوگ

شاعر سے تو صرف اچھا مزہ داری کلام چاہتے ہین - اور سچائی کی تو انبیا علیہم السلام سے خواہش کرتے ہین -

سطناطونیقوس کے کلام

اس سے کہا گیا کہ فلان شخص نے تجھے پیٹھ پیچھے گالیان دی ہین - اسنے کہا کہ مین موجود نہون اور کوئی مجھے کوڑے لگائے تو مجھے مطلق چوٹ نہین لگے گی - یہ پچھنے لگوانے کو ایک حجام کے پاس گیا اوسنے بُری طرح پچھنے لگائے اور چرکے دے - جب حجام فارغ ہوا تو اسنے اوسے تین پیسے دیئے - حجام نے کہا کہ میری مزدوری تو ایک ہی پیسہ ہوتی ہے اسنے کہا کہ مجھے معلوم ہے مگر مین نے تمکو دو پیسے زیادہ اس لئے دئے ہین کہ تمنے میرے ساتھ احسان کیا کہ اپنے پاس سے مجھے زندہ جانے دیا - اور اسنے ایک چھوٹے گھر کیطرف جسکا دروازہ بہت ہی بڑا تھا نگاہ کر کے کہا کہ "دروازہ کے کس مقام مین گھر واقع ہے -

بطولامس کا قول

اس سے کہا گیا کہ تیرا بیٹا لڑائی مین مارا گیا اسنے کہا کہ وہ اپنے باپکا بیٹا تھا

اسکے بعد اس سے کہا گیا کہ وہ مار انہین گیا بلکہ گرفتار ہوا تب اسنے کہا کہ وہ اپنی ماں کا پوت تہا۔

بطلیموس کا قول

ایک بادشاہ نے اسکو کہانے پر بلایا تو اسنے معافی چاہی اور کہا کہ صورتون کے دیکہنے والون کی جو حالت ہوتی ہے تقریباً بادشاہون کو بہی وہی حالت پیش آتی ہے اور وہ یہ ہے کہ جب دور سے دیکہتے ہین تو انکی صورتین بہت ہی بہلی معلوم ہوتی ہین - مگر جب انہین کو نزدیک سے دیکہتے ہین تو اچہی نہین معلوم ہوتین

اناقراطس کا مقولہ

اسنے دو چوکیدار ون کو گشت کرتے وقت سوتا پاکر مار ڈالا اور کہا کہ جس حال مین مینے انکو پایا اسی مین چہوڑ آیا -

بیاس کا مقولہ

حاسد اپنی جانون کے لئے اژدہ ہین (اپنے لئے سوہان روح ہین) -

مولف کہتا ہے کہ یہ اپنے جانون کو خود ہی ہلاک کرتے اور انہین حسد سے

ٹکڑے ٹکڑے کرتے ہین - ان لوگون کے نزدیک آرہ سب سے تیز اوزار ہے کیونکہ جن چیزون کو چہری اور تلوار نہین کاٹتی اوسکو آرہ کاٹ دیتا ہے اور شاعر نے اسی معنی مین کیا خوب کہا ہے۔

اصبر علی مضض الحسو د فان صبرک قاتله
کالنار تاکل بعضها ان لم تجد ما تاکله

ترجمہ
حسد اور آتش کا ہے ایک حال جو سب جلتے ہون تم سے اونہین چہوڑدو
سے ملے گر نہ باھر سے ان کو غذا یہ اپنے لئے آپ ہی ہین وبال

ابافیثاغورس کا مقولہ

مسافرت مین یہ مرنے لگا تو اسکے رفیقون کو اسکی پردیس کی موت پر غم ہوا - اسنے کہا کہ یارو! دیس اور پردیس کی موت مین کچہہ فرق نہین ہے کیونکہ تمام جگہون سے آخرت کو ایک راہ گئی ہے -

افرسیبس کے مقولے

نقل ہے کہ یہ دریا کے سفر پر روانہ ہوا اور جب سمندر مین پہونچا اسنے ملاح سے

پوچہا کہ اس کشتی کے تختون کی موٹائی کسقدر ہے؟ اوسنے کہا کہ دو انگل تب یہ کہنے لگا کہ ہمارے اور موت کے درمیان مین دو ہی انگل کا فرق ہے۔ کسی حکیم سے ایک شخص نے پوچہا کہ فلان شخص کو کیا ہو گیا ہے کہ اپنی ڈاڑہی مین خضاب لگاتا ہے اوسنے کہا کہ یہ ڈرتا ہے کہ لوگ بوڑہون کے تجربے ڈہونڈینگے۔

اسکندر کے مسخرہ فورنفس کا کلام

نقل ہے کہ ایک سردار لشکر اپنے بیٹے کو ساتہہ لیکر اسکندر کے حضور مین آیا۔ اوسوقت اسکندر خاصہ پر تہا اور سامنے خواصے مین فورنفس حاضر تہا۔ اوس فوجی افسر کا بیٹا نہایت ہی کریہ منظر تہا اور اسکے باپ نے کوئی شعر سنانے کو اُسے کہا تو شعر پڑہنے مین اوسکا مُنہ اور بہی بن گیا مگر اوسکا باپ اوسے چہوتا اور پہولا نہ سماتا تہا۔ یہ عجیب منظر دیکہکر اسکندر نے فورنفس سے پوچہا کہ کہو یہ شعر خوانی کیسی رہی؟ اوسنے کہا کہ جہان پناہ! لوگون کا خیال ہے کہ بندریا جب بچہ دیتی ہے تو اپنے بچہ کے پاس بیٹہتی اور اوس پر اور اوسکے حسن پر اتراتی اور بندرون کی جماعت سے کہتی ہے کہ اسقدر حسن اسمین کہان سے آیا؟ اور مین اس لڑکے کے باپ کے سوا سارے خلایق مین کسی کو ایسا نہین جانتا جسکو آج سے لیکر

قیامت تک یہ لڑکا اور اسکا شعر پڑہا جاتا ہوا معلوم ہو۔

اقلیدس کے جملے

ایک شخص نے اسکو دہمکانے کے لیے کہا کہ مین تیری جان کہونے مین کوئی کوشش اوٹھا نہ رکھونگا۔ اسپر اقلیدس نے کہا کہ مین تیرا غصہ کہونے مین کوئی کوشش اوٹھا نہ رکھونگا۔ ایک حکیم کو جو شراب پر جان دیتا تھا ایک یونانی نشہ مین دیکھکر ملامت کرنے ڈانٹنے اور کہنے لگا کہ تجھے شرم نہین آتی۔ نشہ پیتا ہے؟ اسنے کہا کہ تجھے شرم نہین آتی کہ متوالے کو نصیحت کرتا ہے۔

ثاوفرطیس کا جملہ

اسنے ایک بدخط معلم کو دیکہا کہ بچونکو لکہنا سکہا رہا ہی تو اوس سے کہا کہ تم کشتی لڑنیکی تعلیم کیون نہین دیتے اوسنے کہا اسلیے کہ مجھے یہ فن خوب نہین آتا۔ اسنے کہا کہ اب بہی تمہارا یہی حال ہے کہ لکہنا سکہاتے تو ہو مگر اوسکو خوب نہین جانتے۔

کلمات جو یونانیون سے منسوب مین مگر اونکے قائل کے نام مذکور نہین

کسی حکیم کا قول ہے کہ کسکو دوست بنانیوالے کا حال بحری مسافر جیسا ہے

نہین جانتا کہ بچ نکلے گا یا نہین - اور جسمون کی غذا طعام ہے اور عقلون کی حکمت کے کلام - اسلئے عقلون کو جب اونکی غذا یعنی حکمت نہین ملتی تو اوسی طرح مردہ ہوجاتے ہین جسطرح کھانا نہ ملنے سے جسم - ایک حکیم سے پوچھا گیا کہ کون سے علوم بچون کو سیکھنا واجب ہین ؟ اسنے کہا کہ وہ علوم جنکا نہ جاننا بڑہاپے کے وقت معیوب ہو - ایک اور کا قول ہے کہ آدمی کو چاہیئے کہ تند مزاجی مین اس حد تک نہ پہونچے کہ لوگ شریر سمجھین اور نہ نرم دلی مین اس غایت تک کہ لوگ خوشامدی جانین - شریرون کا ایک گروہ ایک حکیم سے مدح سرائی کے ساتھہ ملا تو اوسنے اپنے شاگردون سے کہا کہ دیکھو تو سہی شاید مینے کسی معاملہ مین برائی کی ہے جب تو یہ گروہ میری ستایش کرتا ہے - ایک اور حکیم کا قول ہے کہ انسان کی فطرت مین حب وطن کا خمیر ہے - اسکندر نے ہندوستان کے حکما سے پوچھا کہ تمھارے یہان قوانین کی حاجت کیون نہین ہے اونھون نے کہا اسلئے کہ ہم اپنے حقوق ادا کرتے اور ہمارے بادشاہ ہمارے حقوق مین انصاف کرتے ہین ،، اور اسکندر نے بابل کے حکما سے پوچھا کہ تمھارے نزدیک کونسی چیز زیادہ کارگر ہے بہادری یا انصاف ؟ اونھون نے کہا کہ جب ہم انصاف کا برتاؤ کرینگے تو بہادری سے بے نیاز ہوجاینگے -

اور ایک حکیم کہتا ہے کہ خوف کی تونگری سے امن کی بینوائی بہتر ہے - اور ایک اور کا قول ہے کہ قناعت پرہیزگارون کا ہتیار ہے - اور ایک دوسرے کا قول ہے کہ قانع کبھی بینوا نہین ہوسکتا اور بخیل کبھی صاحب غنا نہین ہوسکتا - اور ایک اور کہتا ہے کہ اگر صاحب قناعت کو دیکھو تو قناعت ہی اوسکو آشکارا کرتی ہے - ایک اور حکیم کا مقولہ ہے کہ غصہ تنگی فکر کا نتیجہ ہے - اور ایک دوسرے کا مقولہ ہے کہ گئی ہوئی چیز پر افسوس کاہلی ہے - ایک اور کہتا ہے کہ خودپسندی مین وسوسہ کی بار ہین - ایک حکیم کا مقولہ ہے کہ حسد حاسد ہی کی ہلاکت ہے - اور دوسرے کا مقولہ ہے کہ حسد کا نتیجہ عداوت ہے - ایک حکیم کہتا ہے کہ طالب علم کو جب کسی مجمع مین دوسرے طالب علم سے ملنے کا اتفاق ہو تو وہ دو حال سے خالی نہ ہوگا یا وہ اوس سے علم مین زیادہ ہوگا - ایسی صورت مین معلم کی شان سے باتین کرے یا اس سے کم ہوگا اس حالت مین متعلم کے رتبہ کی باتین کرے - پس ضرور ہے کہ اپنے ساتھہ بیٹھنے والے کو دونون صورتون مین ٹٹولے تاکہ اوسکا کلام حسب حال ہو ورنہ سوء ادب مین داخل ہوگا - **مولف کہتا ہے** کہ اسکی تیسری صورت کو بھی شمار مین لینا ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ یا علم مین اوسکا ہمسر ہوگا تو ہمسرون

کیطرح کلام کرے اور مولف کہتا ہے کہ خلیل بن احمد بصری نے
اس قول کے حسن کو بڑہا کر ایسا کر دیا ہے کہ گویا وہ حکیم ہی اسکا خوشہ چین ہے
وہ کہتا ہے کہ جب مجھے اپنے سے زیادہ علم والا ملجاتا ہے تو وہ دن میرے
استفادہ کا ہوتا ہے اور جب اپنے سے کم علم والا ملتا ہے تو وہ دن میرے افادہ
کا ہوتا ہے اور جب اپنا ہمسر ملتا ہے تو وہ دن مذاکرہ کا ہوتا ہے اور جب ان
مین سے کوئی بہی نہین ملتا تو میری مصیبت کا دن ہوتا ہے۔

ایک شخص نے کسی حکیم سے پوچہا کہ کیا آپ میرے لئے مناسب سمجھتے ہین
کہ مین شہسواری سیکہون اوسنے کہا کہ عمر تو تمہاری ہی ہے جسمین چاہو صرف
کرو۔ ایک حکیم نے دیکہا کہ ایک شخص نے اوسکا مال چورایا اور اوسکو اوٹہائے
لئے جاتا ہے مگر اسکو دیکہکر شرما گیا اور کہنے لگا کہ مجہے معلوم نہ تہا کہ تمہارا مال
ہے۔حکیم نے کہا کہ اگر تمکو یہ معلوم نہ تہا کہ میرا ہے تو کیا یہ بہی معلوم نہ تہا کہ تمہارا
نہین ہے۔

ایک حکیم سے کسی نے کہا کہ تمہاری یہ کیا عادت ہے کہ جس سے پاتے ہو
اوس سے سیکہتے ہو اور تمکو برا نہین معلوم ہوتا۔ اوسنے کہا کہ اسکا سبب یہ
ہے کہ ہمکو معلوم ہے کہ علم جہان سے ہاتہ آجائے مفید ہے۔ ایک اور

حکیم سے کسی نے پوچہا کہ کس بات سے تمکو حکمت نصیب ہوئی؟ اوسنے کہا کہ اس سے کہ جو مجھپر واجب ہے اوسکو سب کام چھوڑکر کرتا ہون۔ اور ایک فلسفی سے کہا گیا کہ اس غم کو تم اپنے دل سے نکال ڈالو۔ اوسنے کہا کہ مجھسے پوچھکر نہین آیا تہا۔ اور ایک اور سے کہا گیا کہ نہ دیکھو اوسنے آنکہین میچ لین۔ پہر کہا گیا کہ نہ سنو اوسنے کان بند کر لئے۔ پہر کہا گیا کہ باتین نہ کرو اوسنے مُنہ پر ہاتہہ رکہہ لیا۔ تب اوس سے کہا گیا کہ نہ جانو۔ اوسنے کہا کہ یہ میرے بس مین نہین ہے۔ ایک حکیم کا قول ہے کہ برج اور فصیلین شہر کو نہین بچاتین اوسکو تو مردون کی رائین اور حکیمون کی تدبیرین بچاتی ہین۔ **مولف کہتا** ہے کہ شاعر کا قول بہی اسکے مشابہ ہے۔

ان الحصون الخیل لا مَدرُ القرے

ترجمہ۔ گہوڑے ہین قلعے روڑے نہین۔ خوب جان لو

نقل ہے کہ علاقہ اطیفی کی ایک بوڑہیا نے دیکہا کہ ایک آدمی اپنی بی بی کو اوسکے میکے سے لایا چاہتا ہے اور اوسنے اپنے مکان کو آراستہ کر رکہا اور اوسکے دروازہ پر یہ جملہ لکھکر لگایا ہے "اے گہر تجہہ مین غم نہ آنے پائے" اس لئے بڑہیا نے اوس سے کہا کہ پہر تمہاری بیوی کدہر سے آئیگی؟ ۔

اور ایک حکیم کہتا ہے کہ جو ادب مین مشغول ہوگا اوسکو کم سے کم یہ نفع ہوگا کہ اوسے بدراہی کے لیے فرصت نہ ملے گی۔

اونکی تمثیلی حکایتین

لومڑی نے شیرنی پر طعنہ زنی کی کہ تو اپنی ساری عمر مین ایک بچہ دیتی ہے۔ اوسنے کہا کہ ہان مگر وہ ہوتا بھی توشیر ہے۔ نقل ہے کہ ایک بھیڑیا ہڈی نگل گیا تھا۔ اس لیے اوسے معالج کی جستجو تھی چنانچہ سارس کے پاس آیا اور اپنے حلق سے ہڈی نکالنے کی کچھہ مزدوری ٹھیرائی۔ سارس نے بھیڑئے کے مُنہ مین سر ڈالکر اپنی چونچ سے ہڈی نکالدی اور بھیڑئے سے کہا کہ مزدوری دلواؤ۔ بھیڑیے نے کہا کہ تو اسی کو غنیمت نہین جانتا کہ میرے مُنہ مین سر ڈالکر صحیح سلامت نکال لایا کہ مجھہ سے مزدوری بھی مانگنے لگا۔

نقل ہے کہ ایک بکری کا بچہ چھت پر کھڑا تھا کہ اوسکے پاس سے ایک بھیڑیا گذرا بکری کا بچہ اوسے مغلظات سُنانے لگا۔ بھیڑیے نے کہا کہ بچہ! تم مجھے گالیان نہین دیتے مجھے تو وہ جگہہ ملاحی سناتی ہے جسمین تم ہو۔

نقل ہے کہ کانٹون کے گٹھے پر ایک کالا سویا ہوا تھا کہ سیلاب اوسے بہا لے گیا

اور پیچھا نہین چھوڑتی - اوسکی طاقت طاق ہوجاتی ہے - مگر اوسکی زبان کے طنطنے
اور طمطراق مین کمی نہین آتی - اگر اوس سے دور ہو تو نزدیک نہ جاؤ - اور اگر نزدیک
ہو تو جلد اپنے آپ کو چھٹاؤ اور اگر اوس سے چپکے ہوئے ہو تو رہائی کی دعا
کرو -

اور ایک دوسرے کا مقولہ ہے کہ عورت کا جمال اوس کا مال نہین کمال
ہے -

یونانی اشعار جو عربی مین ترجمہ ہوئے ہین

اونکے بعض مضامین

ادب وہ خزانہ ہے جو دستبرد سے محفوظ ہے - شریفون کو برائی کا ایک
مرتبہ مس لینا ہی اوس سے دور رکھتا ہے - جو نفع ظلم سے حاصل ہوتا ہے
وہ نقصان پہونچانیوالا ہے - جو فکر معاش مین لگا اوسکے اخلاق درست
نہ ہونگے - عادل وہ نہین ہے جو ظلم نہین کرتا بلکہ وہ ہے جو ظلم کی قدرت رکھتا
اور اوسکو نہ اچھا سمجھتا اور نہ کرتا ہے -

بوڑہاپا جسم کی قوت کو برباد کرتا اور عقل کی قوت کو بڑہاتا ہے۔ بدبخت وہ ہے

جو آزردہ پر چلتا ہے۔

جسکی حالت ایسی ہے اوسکو دوستون کی کیا کمی ہے۔ جو عمر کی محتاج ہے

وہ عمر نہین ہے جسمانی بیماری روحانی بیماری سے بہتر ہے۔

عورت کا گہنا اوسکا خاموش رہنا ہے۔ نیکوکار عورت کا ملنا کچہ آسان نہین

بزدل کی راے بزدل۔

کوئی چیز غلام سے زیادہ خراب نہین کہ غلامون مین اوسکا جواب نہو۔

بہوک پیاس عشق کو کہاجاتی ہے۔

طبیب کی بکواس بیماری ہے۔ برا آدمی مرتے جیتے عذاب ہی مین ہے

مصیبت کی زندگانی سے جان جاتی بہتر ہے۔

جب تم پردیس مین ہو تو جس شہر مین ہو وہین کے لوگون کی روش اختیار

کرو جس نے چہٹپن مین علم کو دوست رکہا وہ بڑا ہوکر عالم ہوا۔

جسمین فائدہ نہو اوسمین محنت ومشقت نہ کرو۔ لذت کو عقل پر غالب نہ آنے دو

صحت وسلامتی عمدہ چیزین ہین۔ جو بہت کم اکٹہا ہوتی ہین۔

مال کی محبت کا نتیجہ لعنت وملامت ہے۔

ضرر پہونچانے والے دوست مین اور دشمن مین کچھ فرق نہین - اپنی ستایش سے زیادہ دوستون کی مدح سرائی کرو - اولاد کی محبت سخت مصیبت ہے -
جب تمہارے کچھ دوست ہون تو سمجھ لو کہ تمہارے پاس خزانے ہین -
محنت سے محبت کرو تمہاری حالت درست ہوگی - تمہارے ساتھ جو احسان ہو اوسکو یاد رکھو اور تم جو احسان کرو اوسکو بھول جاؤ -
زمانہ ہر چیز بھُلا دیتا ہے - لوگون کے نفس کے لیئے عقل بڑی لگام ہے -
قطرے اپنے استقلال سے چٹان مین سوراخ کر دیتے ہین - ہر پارسائی کی ابتدا اللہ تعالے کو آنکھون مین رکھنا ہے - جس کا فعل اچھا ہے ساری دنیا اوسکا وطن ہے -
شکر بندہ کے لئے خدا کا عطیہ ہے - بدون کی موافقت اللہ تعالی پر طوفان باندہنا ہے - جسنے اللہ تعالی اور قسمت سے جنگ کی وہ مغلوب ہے - اللہ جب کسی کو بچانا چاہے تو وہ بوریہ پر سمندر کو عبور کرے -
قسمت کا مشورہ سب سے زیادہ مفید ہے - نیکوکار دل کا عمدہ کلام عقل کے بیمار کو طبیب کا کام دیتا ہے - جس نے چغلخوری مین بسر کی اوسکا بیخ برُا - زندگی کی لذت کا کیا کہنا ہے بشرطیکہ حسد سے پاک ہو - پانی دینے والون کی انتہائی

صدمات رسانی ہے۔ نیکوکاری کی زندگی برے مذہبوں سے افضل ہیں

ایک اور حکیم کہتا ہے کہ انسان کو سب جانداروں پر بولنے اور سمجھنے ہی سے

شرف ہے اسلئے اگر اوسنے خموشی اختیار کی اور سمجھانہ سکا تو جانور کا سا ہو گیا

الحمد للہ والمنۃ کہ بتاریخ پانزدہم شعبان المعظم ۱۳۲۱ھ مطابق ششم نومبر ۱۹۰۳ء

بعد نماز جمعہ این ترجمہ باتمام رسید



اشتہار چھپائی مطبع شمسی آگرہ

پاک پروردگار کا ہزار ہزار شکر ہے کہ مطبع مذکورۃ الصدر کو جاری کئے ہوئے ابھی چھ ماہ کا بھی عرصہ نہین گذرا کہ چارون طرف سے کتابین بغرض طبع آنی شروع ہوگئین - اگرچہ ہمارا ایک مطبع اسی نام کا حیدر آباد دکن مین اپنے فرض منصبی کو ادا کر رہا ہے اور عرصہ آٹھ سال مین اتنا مشہور ہوا اور اتنا کام ملا کہ ایک مطبع آگرہ مین بھی جاری کرنے کی نوبت آئی - مطبع شمسی آگرہ کی چھپائی کا نمونہ یہ کتاب خود موجود ہے یہین چھپائی - لکھائی - صفائی کی تعریف کرنے کی کوئی ضرورت نہین - جب چیز سامنے موجود ہے قدردان خود اچھے برے کو پرکھ لین گے - اب رہا نرخ وہ بھی اتنا سستا کہ لوگ تعجب کرینگے - اگر کتاب کی تعداد دو ہزار ہے تو اعلی درجہ کے چکنے ولایتی کاغذ پر جسکی چھپائی لکھائی مثل اس کتاب کے ہوگی ایک روپیہ کے پچاس جزو اگر تعداد ایکہزار ہے تو ۴۵ جزو - جن صاحبون کو ہمارے آگرہ کے کارخانہ مین کتاب نقشہ - فارم طبع کرانا ہو وہ مشتہر سے خط و کتابت کرین مگر صاحبان حیدرآباد دکن کو خط و کتابت کی بھی تکلیف نہ اٹھانے پڑے گی کیونکہ محمد ابراہیم خان اکبر آبادی مالک مطبع شمسی بازار شیدی عنبر حیدر آباد دکن مین موجود ہین جنسے ہر معاملہ بالمشافہ نہایت آسانی کے ساتھ طے ہو سکتا ہے -

المشتہر

محمد بشیر الدین خان منیجر مطبع شمسی آگرہ